فہم صفر المظفر کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

- ماہ صفر، پیروں، ولیوں، غیب کی خبروں، ثواب وعذاب مختلف چیزوں (پتھروں، ستاروں، سیاروں، ناموں کے اعداد، ہاتھوں کی لکیروں، بدشگونیوں، بدفالیوں، غیر شرعی استخاروں) سے متعلق عوام میں کثرت سے پائے جانے والے غلط عقائد ونظریات کی نشاندہی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں باحوالہ صحیح عقیدہ کی وضاحت
- قرآن وحدیث میں بتائے گئے ایسے 21 کاموں کی نشاندہی جن کی وجہ سے لوگ حادثات مصیبتوں آفتوں میں مبتلا ہوتے ہیں
- مصیبتوں بلاؤں آفتوں، حادثات سے بچانے والے قرآن وحدیث میں بتائے گئے 8 زبردست مجرب اعمال اور وظیفے
- بچوں، کاروبار وغیرہ پر نظر بد لگنے کی حقیقت اور نظر بد کے 7 علاج
- تعویذ، جھاڑ پھونک اور ان سے متعلق ذہنوں میں پیدا ہونے والے اکثر سوالات کے تسلی بخش جوابات
- جن، جنات، جادو، سحر سے بچانے والے قرآن وحدیث میں بتائے گئے 16 طریقے
- تصوف، پیری، مریدی کی شرعی حیثیت اور اس سے متعلق ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کے تسلی بخش جوابات
- بڑے بوڑھے جوان اور مرد وخواتین سب کے لیے یکساں طور پر قابل استفادہ مساجد میں درس قرآن کے ساتھ عوام الناس کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے آئمہ مساجد کے لیے بہترین تحفہ
- مختلف مناسبات سے منعقدہ کیے جانے والے مختلف فہم دین کورسز اور تعلیم بالغان کے لیے لاجواب اور دلچسپ کورس

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

فہم صفر المظفر کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

- ماہ صفر، پیروں، ولیوں، غیب کی خبروں، ثواب وعذاب مختلف چیزوں (پتھروں، ستاروں، سیاروں، ناموں کے اعداد، ہاتھوں کی لکیروں، بدشگونیوں، بدفالیوں، غیر شرعی استخاروں) سے متعلق عوام میں کثرت سے پائے جانے والے غلط عقائد ونظریات کی نشاندہی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں باحوالہ صحیح عقیدہ کی وضاحت
- قرآن وحدیث میں بتائے گئے ایسے 21 کاموں کی نشاندہی جن کی وجہ سے لوگ حادثات مصیبتوں آفتوں میں مبتلا ہوتے ہیں
- مصیبتوں بلاؤں آفتوں، حادثات سے بچانے والے قرآن وحدیث میں بتائے گئے 8 زبردست مجرب اعمال اور وظیفے
- بچوں، کاروبار وغیرہ پر نظر بد لگنے کی حقیقت اور نظر بد کے 7 علاج
- تعویذ، جھاڑ پھونک اور ان سے متعلق ذہنوں میں پیدا ہونے والے اکثر سوالات کے تسلی بخش جوابات
- جن، جنات، جادو، سحر سے بچانے والے قرآن وحدیث میں بتائے گئے 16 طریقے
- تصوف، پیری، مریدی کی شرعی حیثیت اور اس سے متعلق ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کے تسلی بخش جوابات
- بڑے بوڑھے جوان اور مرد وخواتین سب کے لیے یکساں طور پر قابل استفادہ مساجد میں درس قرآن کے ساتھ عوام الناس کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے آئمہ مساجد کے لیے بہترین تحفہ
- مختلف مناسبات سے منعقدہ کیے جانے والے مختلف فہم دین کورسز اور تعلیم بالغان کے لیے لاجواب اور دلچسپ کورس

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعۃ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◄ کتاب کا نام : فہم صفر المظفر کورس

◄ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب

◄ تاریخ طباعت دوم: ذی الحجہ 1442ھ جولائی 2021ء

◄ ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن

◄ ای میل : admin@almuneer.pk

◄ ویب سائٹ : almuneer.pk

◄ فیس بک : AlMuneerOfficial

◄ یوٹیوب : AlMuneer

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تاثرات شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہم العالیۃ	8
2	کچھ سوالات کورس کے بارے میں	10
3	فہم صفر المظفر کورس کا خلاصہ	18
4	فہم صفر المظفر کورس کا اجمالی خاکہ	19
5	**باب1. ماہ صفر کا تعارف**	20
6	(1) صفر کا معنی	20
7	(2) صفر کی وجہ تسمیہ	20
8	(3) صفر کو صفر المظفر یا صفر الخیر کہنا	20
9	(4) ماہ صفر کے اہم واقعات	21
10	**باب2. ماہ صفر کے اعمال**	22
11	ماہ صفر کے اعمال	22
12	**باب3. توہمات**	23
13	**فصل: 1 توہم کی حقیقت**	24
14	❑ توہم کا حکم	24
15	❑ توہم کے نقصانات	24

المرکز مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
16	**فصل:2 ماہ صفر کے توہمات**	**26**
17	1) ماہ صفر اور نحوست	26
17	• قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں اور آفتوں کے 21 حقیقی اسباب	32
19	• قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں اور آفتوں سے بچنے کے 8 طریقے	37
20	2) ماہ صفر اور تیزہ تیزی	46
21	3) ماہ صفر اور جنات کا آسمان سے نزول	46
22	**باب:4 دیگر توہمات**	47
23	**فصل:1 مختلف چیزوں کو مؤثر حقیقی سمجھنا**	48
24	1) اسباب کو مؤثر حقیقی سمجھنا	48
25	2) مختلف پتھروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا	81
26	3) ستاروں اور سیاروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا	51
27	4) ناموں، ناموں کے اعداد اور ہاتھوں کی لکیروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا	54
28	5) بیماری میں متعدی ہونے اور دوسرے کو لگ جانے کی تاثیر کا عقیدہ رکھنا	55
29	6) مختلف عملوں کی مختلف تاثیروں کا عقیدہ رکھنا	56
30	7) چرند پرند سے متعلق غلط نظریات رکھنا	58
31	8) دینی پیغام کی اشاعت وتشہیر کرنے نہ کرنے سے متعلق غلط نظریات	59
32	**فصل:2 مُردوں سے متعلق غلط نظریات**	62

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
33	فصل:3 پیروں ولایت اور بزرگی سے متعلق غلط نظریات	**65**
34	فصل 4 غیب کی خبروں سے متعلق غلط نظریات	69
35	1) قرآن مجید سے فال نکالنا	70
36	2) حاضرات کا عمل کرانا	71
37	3) نجومیوں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا	72
38	4) طوطوں، میناؤں اور پرندے کے ذریعے سے خبر معلوم کرنا، مستقبل کو جاننا	72
39	5) عاملوں، جوتشیوں اور پروفیسروں کے واسطے سے خبر دریافت کرنا	73
40	6) علمِ رمل وجفر کے ذریعہ سے خبر معلوم کرنا	73
41	7) علمِ قیافہ کے ذریعہ سے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر خبر معلوم کرنا	73
42	8) علم الاعداد اور ابجد کے ذریعہ سے خبر پوچھنا	74
43	9) جنات کی باتوں پر یقین کرنا اور ان سے دریافت کرنا	74
44	10) مختلف قسم کے غیر شرعی استخاروں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا	75
45	فصل:5 صدقات سے متعلق غلط نظریات	80
46	فصل:6 ثواب وعذاب عبادت اور پاکی وناپاکی سے متعلق غلط نظریات	85
47	فصل:7 بدشگونیاں بدفالیاں لینا	87
48	**باب 5. جو چیزیں توہمات میں سے نہیں ہیں**	93
49	فصل:1 نظر لگنے سے متعلق لوگوں کا توہم	94

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
50	1) نظر لگنے کی حقیقت	94
51	2) نظر لگنے کا ثبوت	95
52	3) نظر کا علاج	97
53	پہلا علاج: برکت کی دعا دینا	97
54	دوسرا علاج: قرآن کے ذریعے	98
55	تیسرا علاج: مختلف دعاؤں کے ذریعے	100
56	چوتھا علاج: غسل کے ذریعہ	100
57	پانچواں علاج: رقیہ کے ذریعہ	101
58	چھٹا علاج: مرچیں جلانا	102
59	ساتواں علاج: بچوں کے چہرے پر سیاہ داغ لگانا	**102**
60	4) جس شخص کو اندیشہ ہو کہ میری نظر دوسروں کو لگ جائے گی اس کو کیا کرنا چاہیے؟	**103**
61	5) جس شخص کی نظر لگ جانا مشہور ہو اس پر کیا واجب ہے	104
62	**فصل: 2 تعویذ اور جھاڑ پھونک سے متعلق لوگوں کا توہم**	105
63	1) تعویذ کا حکم	105
64	2) الزامات وجوابات	109
65	**فصل: 3 جنات اور جادو سے متعلق لوگوں کا توہم**	115
66	1) جنات اور جادو کی شرعی حیثیت	115

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
67	2) جادو اور سحر کا حکم	116
68	3) جنات، سحر اور جادو سے حفاظت کے اعمال	116
69	(1) قرآن کے ذریعے	116
70	(2) دعا، ذکر اور اوراد کے ذریعے	119
71	(3) اعمال کے ذریعے	124
72	**فصل: 4 تصوف وطریقت، پیری و مریدی سے متعلق لوگوں کا توہم**	128
73	1) تصوف وطریقت، پیری و مریدی کی شرعی حیثیت	128
74	2) بیعت کی ضرورت	129
75	3) کس سے بیعت ہونا ضروری ہے اور شیخ کامل کی علامات	130
76	**حوالہ جات**	132

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تاثرات

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہم العالیۃ

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ...

مولانا مفتی منیر احمد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی بہترین پیداوار ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیمی تدریسی اور علمی وقلمی حوالے سے بڑی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں فقہ، فقہی تدریس اور فقہی مسائل کی گتھیاں سلجھانا اوا پنے تلامذہ وقارئین کو گھول کر پلادینا، ان کے دائیں ہاتھ کا کھیل ہے ادب وانشاء اور اردو کا ستھرا ذوق رکھتے ہیں اہم فقہی موضوعات ان کے درسی ونصابی کورسز بہت مقبول مروّج اور متداول ہیں اکابر اساتذہ، مشائخ، فقہی ماہرین اور جید اساتذہ ومعلمین سے بھرپور خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں، مفتی صاحب موصوف میں فروغِ علم اور دینی اصلاح کا جذبہ ابتداءِ شعور سے موجود ہے وہ وقتاً فوقتاً اہم اصلاحی، فقہی اور تعلیمی موضوعات پر کورسز کی کتابیں شائع کرتے رہتے ہیں موصوف معروف مفسر بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد احمد مرحوم کے نواسے ہیں انہیں اپنے ناناجی سے بڑا گہرا تعلق اور بے پناہ محبت تھی یہ علمی اور قلمی کاوشیں ان ہی کی مقبول ومستجاب دعاؤں کا ثمرہ ہے ابھی تو مفتی صاحب کا آغازِ کار اور عنفوانِ شباب ہے جواں سال ہیں علمی دنیا کے لیے نووارد صاحبِ علم اور صاحبِ قلم ہیں اس وقت موصوف کا تازہ ترین قلمی اور علمی شہ کار شہ پارہ ''فہم صفر المظفر کورس'' میرے سامنے ہے جس میں ماہِ صفر کا تعارف، اعمال، کوتاہیوں، توہمات، نحوست کی حقیقت، آفات وبلیّات کے نزول کے اکیس (21) حقیقی اسباب اوران سے بچنے کے آٹھ مؤثر طریقے بتائے گئے ہیں۔ مسائل کی تسہیل وتفہیم اور طرز تحریر کا انفرادی انداز، ایک ماہر اور شفیق اتالیق کی قلمکاری کا غماز ہے۔

انہوں نے ''فہم صفر المظفر کورس'' پر جس طرح ہمہ جہتی اور ہمہ پہلو درسی جامع کتاب لکھی ہے وہ اپنے انداز میں لاریب بڑی انوکھی اور البیلی ہے اندازِ تحریر سے پتہ لگتا ہے کہ لکھنے والے ایک خاندانی اورصاحب نسبت عالمِ دین ، صاحبِ طرز ادیب ذہین وماہرنفسیات اتالیق اورمخلص داعی و مصلح غرض وہ تنہا ایک درسی ودعوتی دنیا اورقدیم اسلامی تہذیب وشرافت کی یادگار ہیں۔ انہوں نے اپنی محنت ، خداداد ذہانت وقابلیت اورسوجھ بوجھ سے آغاز کارہی سے جس قدر علمی وقلمی ترقی اورشہرت ،محبوبیت اورناموری حاصل کی اس کی مثالیں کم ملتی ہیں۔

میں نے ساری کتاب ایک نشست میں پڑھ ڈالی ان کا طرزِ انشاء نہایت سادہ مگر دلنشین اورسہلِ ممتنع کی حیثیت رکھتا ہے انہوں نے چھوٹی چھوٹی چیزوں مختلف موضوعات پر جیسے مفید، دلچسپ، سبق آموز اورنتیجہ خیز گفتگو کی ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے درسی کورسز کے حوالے سے ان کے کئی مجموعے شائع ہوچکے ہیں ان کی تصانیف کی تعداد دسیوں سے متجاوز ہے موضوعات کا اتنا تنوع اورنشیب وفراز مشکل ہی سے اردو کے کسی مصنف کے مضامین اورکتابوں کو مل سکتا ہے۔

پیش نظر رسالہ کے ہرعنوان ،موضوع اور پیراگراف میں جدت اورذہانت نمایاں ہے ان کے تمام تر مساعی نوجوان فضلاء اوران کے معاصرین علماء کے لیے جدوجہد اورسعی وعمل کا نمونہ اوراس حیثیت سے دوسروں کے لیے قابل تقلید لائحہ عمل ہے۔ میں نے ایک مرتبہ مکمل پڑھ لیا ہے دوسری دفعہ پھر پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین۔

عبدالقیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی

جامعہ ابوہریرۃ خالق آباد نوشہرہ کے پی

۲۶/ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۹/اگست ۲۰۱۸ء

کچھ سوالات فہم صفر المظفر کورس کے بارے میں

سوال 1: فہم صفر المظفر کورس سیکھنا کیوں ضروری ہے اس کے سیکھنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (سورۃ ھود:7)

تاکہ تمہیں آزمائے کہ عمل کے اعتبار سے تم میں کون زیادہ اچھا ہے۔

نیز ایک اور جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ۔

(سورۃ القارعۃ:6,7)

اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال گنے نہیں جاتے بلکہ تولے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہم جو اعمال بھی کریں گے، جس جذبہ، جس عقیدہ و نظریہ سے کریں گے وہ کل قیامت میں تولے جائیں گے اور اس وقت ہر ایک کی یہی خواہش ہوگی کہ کسی طرح ہمارے اعمال وزنی ثابت ہو جائیں، اور عمل وزنی ہوتے ہیں اتباعِ سنت سے یعنی ہمارے اعمال جتنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں گے اتنے ہی کل قیامت میں وزنی ہوں گے اور جتنے سنت طریقہ سے ہٹ کر ہوں گے اتنے بے وزنی ہوں گے اسی سنت طریقہ کو سیکھنے کے لیے اور خلاف سنت طریقہ سے بچنے کے لیے یہ فہم صفر المظفر کورس ہے گویا فہم صفر المظفر کورس سیکھ کر ہم اعمالِ صفر المظفر کو کل قیامت میں وزنی بنا سکتے ہیں الغرض فہم صفر المظفر کورس سیکھنا ہم سب کی ضرورت ہے جس نے پہلے سے نہیں سیکھا وہ اس کے ذریعہ سے سیکھ لے گا اور جو پہلے سیکھ چکے ہیں ان

کے لیے یہ کورس یاد دیہانی کا ذریعہ بن جائے گا۔

سوال 2: فہم صفر المظفر کورس سیکھنے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: علم دین سیکھنے کے جتنے فضائل قرآن وحدیث میں آئے ہیں وہ سب حاصل ہوجائیں گے۔

(1) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے صبح کو چلتا ہے تو فرشتے اس پر سایہ کرتے ہیں اور اس کے روزگار میں برکت ہوتی ہے اور اس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی اور رزق اس کے لیے مبارک ہوتا ہے۔

(2) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک کماتا دوسرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا علم سیکھتا کمائی والے نے اپنے بھائی کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اسی کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہو۔

(3) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں۔

(4) جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے خوش ہو کر پروں سے اس کے لیے سایہ کرتے ہیں۔

(5) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس حال میں موت آئی کہ وہ علم حاصل کر رہا ہو تا کہ وہ علم حاصل کر کے دین اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

- سیکھ لیا لیکن عمل نہ کر سکے یہ بھی فائدہ سے خالی نہیں۔

(1) صفر المظفر کی فضیلت اور اس سے متعلق مسائل کا صحیح علم سامنے آجانے کے بعد گمراہی اور جہالت سے حفاظت ہوجائے گی۔

(2) کبھی نہ کبھی عمل کی توفیق بھی نصیب ہوجائے گی۔

(3) خود عمل نہ بھی کیا دوسروں کو سکھلا دیا تو بھی ثواب ملے گا۔

● سیکھنے کے بعد عمل بھی کرلیا۔

(1) تو اس عمل پر جو خیر و برکت کے وعدے ہیں وہ یقینا پورے ہوں گے۔

(2) جب ان خیروں اور برکتوں کا مشاہدہ خود عمل کرنے والے اور دوسروں کو ہوگا تو اپنے یقین میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب ملے گی۔

(3) صفر المظفر کے متعلق اسلام کی ہدایات عام ہوں گی، جہالت ختم ہوگی اور کتابوں سے پڑھے اور سیکھے بغیر بھی صرف دیکھنے اور سننے سے صفر المظفر کے بہت سارے احکام لوگوں کو معلوم ہوجائیں گے۔

(4) صفر المظفر کے بہت سارے اعمال ایسے ہیں جن سے بچنے میں کوئی مجاہدہ اور مشقت نہیں اٹھانی پڑتی صرف نہ جاننے یا غلط جاننے کی وجہ سے نہیں بچ پا رہے تھے ان سے بسہولت بچنے کی توفیق نصیب ہوجائے گی۔

● صفر المظفر کے فضائل و مسائل اور عمل کرنے کے بعد اگر دوسروں کو سکھا بھی دیا تو سکھانے کے جتنے فضائل ہیں وہ سب نصیب ہوجائیں گے۔

(1) حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھلانے والے پر اللہ تعالیٰ، ان کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں سے مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔

(2) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹا نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)

(3) اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب کرے اس آدمی کو جو ہم سے کچھ بات سنے پھر اسے آگے پہنچا دے جیسا اس کو سنا تھا بہت سے ایسے آدمی جن کو بات پہنچائی جائے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں بنسبت سننے والے سے۔

سوال 3: فہم صفر المظفر کورس میں کون سے مضامین ہیں اور اس کا تعارف کیا ہے؟

جواب: اس میں درج ذیل عنوانات بیان کیے جائیں گے:

(1) تعارف (2) اعمال (3) توہمات

سوال 4: یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ فہم صفر المظفر کورس کے ذریعے باقاعدہ مسائل صفر المظفر سیکھنے کے بجائے جب کسی مسئلہ میں ضرورت پیش آ جائے ہم مفتی حضرات سے وہ مسئلہ ضرور پوچھ لیں اور جب تک اس مسئلہ کا علم نہ ہو جائے اس وقت تک اس معاملہ کو موقوف رکھیں۔

جواب: صفر المظفر کے بنیادی مسائل کا علم حاصل کرنا پھر بھی ضروری ہے کیونکہ جب انسان نے بنیادی مسائل سیکھے ہوتے ہیں پھر عمل کرتے وقت جب کوئی صورت درپیش ہوتی ہے تو فوراً متوجہ ہو جاتا ہے کہ مذکورہ عمل درست اور شریعت کے مطابق ہے یا نہیں اور علم نہ ہونے کی صورت میں مسئلہ معلوم کرنے کی فکر پیدا ہو جاتی ہے۔

بہت سارے ایسے کام جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں مگر لوگوں میں مشہور اور معمول بہا

ہیں صحیح علم حاصل ہونے کی وجہ سے آدمی ایسی خرافات اور بدعات سے بچ جاتا ہے۔ مثلاً صفر کو منحوس سمجھنا، صفر کے مہینے میں شادی بیاہ نہ کرنا، یہ نظریہ رکھنا کہ اس ماہ میں لاکھوں آفتیں بلائیں نازل ہوتی ہیں، نئے کام کے افتتاح سے اجتناب کرنا، گھروں میں اہتمام سے قرآن خوانیاں کرانا وغیرہ وغیرہ۔

امام غزالیؒ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تجارت کے بنیادی مسائل کا علم بہرحال پھر بھی سیکھنا ضروری ہے کیونکہ جب تک ان کا علم نہ ہوگا یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ کہاں معاملہ موقوف کرنا چاہیے اور کہاں علماء سے دریافت کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں تو اسی وقت کسی خاص مسئلے کا علم حاصل کروں گا جب مجھے اس کی ضرورت پیش آئے گی، اس سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو یہ بات کس طرح معلوم ہوگی کہ فلاں واقعے کے سلسلے میں شریعت کا حکم دریافت کرنا چاہیے۔ آپ تو اپنے معاملات میں مشغول رہیں گے اور یہ سمجھتے رہیں گے کہ جو کچھ میں کررہا ہوں وہ جائز ہے، حالانکہ یہ ممکن ہے کہ وہ جائز نہ ہو، اس لیے تجارت کے سلسلے میں مباح اور غیر مباح کا جاننا بے حد ضروری ہے۔

سوال 5: یہ ذہن میں آتا ہے کہ اب تو عمر کافی ہوگئی بات یاد نہیں رہتی، اب حافظہ پہلے جیسا نہیں رہا پھر کلاس میں پڑھ بھی لیا تو واپس جاکر مشغولیت کی وجہ سے پڑھنے اور یاد کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جواب: علم دین کا تعلق دماغ سے زیادہ، دل اور عمل سے ہے، عمل کی نیت سے درس سنیں اور کرنے کی چیزوں پر عمل شروع کریں، بچنے کی چیزوں سے بچنا شروع کردیں۔ پس علم بھی محفوظ ہوجائے گا، وہ چیزیں انسان بھولتا ہے جو عمل میں نہیں ہوتیں۔

سوال 6: یہ ذہن میں آتا ہے کہ زیادہ دیر زمین پر بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔

جواب: عذر ہے تو ٹیک لگا کر، کرسی پر جیسے سہولت ہو بیٹھ سکتے ہیں۔

سوال 7: اپنی مشغولیتوں کے اعتبار سے آئندہ اگر پابندی مشکل ہوجائے؟

جواب: کامل فائدہ تو پابندی سے ہی ہوگا، باقی کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے، عزم، ہمت اور دعا کر کے کورس میں آنا تو شروع کر دیں۔

سوال 8: کورس کی فیس کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ہے:

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (سورۃالشعراء:109)

اور میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ (سورۃھود:88)

میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے۔

سوال 9: اس کورس کا دورانیہ کتنا ہے؟

جواب: اگر مجمع سے یومیہ ایک گھنٹہ لیا جائے تو تین، چار کلاسوں میں بہت اچھے انداز سے اس کو پڑھایا جا سکتا ہے۔

سوال 10: کیا دوسروں کو بھی کورس میں لا سکتے ہیں؟

جواب: جی ضرور! قرآن مجید میں ہے:

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا۔ (النساء:85)

جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا۔

سوال 11: اس کے علاوہ اور مزید کون کونسے کورس یہاں ہوتے ہیں؟

جواب: فہم قربانی کورس، فہم رمضان کورس، فہم محرم الحرام کورس، فہم زکوٰۃ کورس، فہم تجارت کورس، فہم حج وعمرہ، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ پروجیکٹر (برائے حضرات و خواتین) 3 ماہی سمر کیمپ، چالیس روزہ سمر کیمپ، تعلیم بالغان، دوسالہ مختصر علم دین کورس، مکتب تعلیم القرآن وغیرہ، مختصر درسِ نظامی، عربی لینگویج کورس۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہم صفر المظفر کورس کو پڑھانے کا طریقہ

سوال 12: فہم صفر المظفر کورس کو پڑھنے پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: طریقہ **1**: سب سے اعلیٰ طریقہ تو یہ ہے کہ تدریسی انداز اختیار کیا جائے۔ پڑھانے والے کے سامنے بھی یہ کورس ہو اور تمام پڑھنے والوں کے پاس بھی، ایک ایک بات اچھی طرح سمجھائی جائے، اور دوران تدریس بذریعہ سوالات اس بات کی تسلی کی جائے کہ مجمع سمجھ رہا ہے یا نہیں اور درمیان میں جو مشقیں آئیں طلبہ ان کو گھر سے حل کر کے آئیں اور اگلے دن استاذ سے اس کی تصحیح کرالیں۔

مذکورہ کورس تین حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے ایک حصہ ایک دن میں پڑھایا جائے اس کے لیے عوام کی سہولت کے اعتبار سے درج ذیل صورتیں اختیار کی جاسکتی ہیں:

(1) ایک ہی ہفتہ مسلسل تین دن طے کیے جاسکتے ہیں

(2) ایک ہی دن مناسب وقت لے کر مجمع کو یہ کورس پڑھایا جاسکتا ہے

طریقہ **2**: اور اگر مجمع بہت زیادہ ہے کچھ کے پاس یہ کورس ہے اکثر کے پاس نہیں تو تدریسی انداز کے بجائے ترغیبی انداز سے پڑھا سکتے ہیں مثلاً کتاب میں سے عنوان دیکھا اور مجمع کو سنا دیا۔ کہیں کہیں عبارت پڑھ دی، مشقوں میں جو ضروری ضروری سوال ہیں وہ مجمع سے پوچھ لیے۔

طریقہ **3**: جمعہ کے بیانات میں فہم صفر المظفر کورس بیان کر دیا جائے۔

طریقہ **4**: بعض مساجد میں فجر یا عصر کے بعد ائمہ حضرات مجمع سے ترغیبی بات کرتے ہیں ان نشستوں میں بھی فہم صفر المظفر کورس زبانی یا کتاب سے جیسے مناسب ہو مجمع کو سنایا جاسکتا ہے۔

طریقہ **5**: جن حضرات نے یہ کورس پڑھ لیا ہے وہ اپنے دیگر احباب کو پڑھائیں۔

طریقہ امتحان

اگر اس کورس کو طریقہ 1 کے مطابق پڑھایا جائے تو جس انداز سے کتاب میں سوالات بنے ہوئے ہیں ان ہی میں سے انتخاب کر کے پرچہ میں دے دیے جائیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہمِ صفرالمظفر کورس کا خلاصہ

باب:1 تعارف

باب:2 اعمال

باب:3 توہمات

باب:4 دیگر توہمات

باب:5 جو چیزیں توہمات میں سے نہیں ہیں

فہم صفر المظفر کورس کا اجمالی خاکہ

- 1. تعارف
- 2. اعمال
- 3. توہمات
  - (1) توہم کی حقیقت، حکم، نقصانات
  - (2) اہِ صفر کے توہمات
    - (1) ماہِ صفر اور نحوست
    - (2) ماہِ صفر اور تیزہ تیزی
    - (3) ماہِ صفر اور جنات کا آسمانوں سے نزول
- 4. دیگر توہمات
  - (1) مختلف چیزوں کو موثر حقیقی سمجھنا
  - (2) مُردوں سے متعلق غلط نظریات
  - (3) پیروں، ولایت اور بزرگی سے متعلق غلط نظریات
  - (4) غیب کی خبروں سے متعلق غلط نظریات
  - (5) صدقات سے متعلق غلط نظریات
  - (6) ثواب وعذاب، عبادات اور پاکی ناپاکی سے متعلق غلط نظریات
  - (7) بدشگونیاں، بدفالیاں لینا
- 5. جو چیز توہمات میں سے نہیں
  - (1) نظر لگنے سے متعلق لوگوں کا توہم
  - (2) تعویذ، جھاڑ پھونک سے متعلق لوگوں کا توہم
  - (3) جنات، جادو سے متعلق لوگوں کا توہم
  - (4) تصوف وطریقت سے متعلق لوگوں کا توہم

باب:1

ماہ صفر کا تعارف

(1) صفر کا معنی (2) صفر کی وجہ تسمیہ

(3) صفر کو المظفر یا الخیر کہنا (4) ماہ صفر کے اہم واقعات

(1) صفر کا معنی:

سوال 1: صفر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: صفر کے معنی خالی ہونے کے ہیں۔

(2) صفر کی وجہ تسمیہ:

سوال 2: ماہِ صفر کو صفر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ صفر کے معنی لغت میں خالی ہونے کے آتے ہیں اور اس مہینہ میں عرب کے لوگوں کے گھر عموماً مردوں سے خالی رہتے تھے، کیونکہ چار مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) میں مذہبی طور پر ان کو جنگ اور لڑائی نہ کرنے اور مذہبی عبادت انجام دینے کا بطورِ خاص پابند کیا گیا تھا۔ اور محرم کا مہینہ گزرتے ہی اس جنگجو قوم کے لیے مسلسل تین مہینوں کی یہ پابندی ختم ہو جاتی تھی، لہٰذا وہ لوگ جنگ، لڑائی اور سفر میں چل دیتے تھے، اور اس کی وجہ سے ان کے گھر خالی ہو جاتے تھے۔(1)

(3) صفر کو صفر المظفر یا صفر الخیر کہنا:

سوال 3: ماہِ صفر کو صفر المظفر (کامیابی کا مہینہ) یا صفر الخیر (نیکی اور بھلائی کا مہینہ) کیوں کہا جاتا ہے؟

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ ماہِ صفر کو زمانہ جاہلیت میں منحوس مہینہ سمجھتے تھے کہ اس مہینہ میں آسمان سے آفتیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں اور اس مہینہ میں انجام دیے جانے والے کاموں میں ناکامی اور نحوست آجاتی ہے اور شرعی اعتبار سے نحوست اور ناکامی کو کسی مہینہ سے وابستہ کرنا صحیح نہیں تھا اس لیے ان کے اس اعتقاد کی تردید کے لیے احادیث مبارکہ میں صفر کے ساتھ مظفر یا خیر کا لفظ لگایا گیا کہ یہ کامیابی اور خیر کا مہینہ ہے اس کو نہ نحوست، شر اور آفت والا مہینہ سمجھا جائے نہ اس مہینہ کی وجہ سے کسی کام کو مؤخر کیا جائے۔(2)

(4) ماہ صفر کے اہم واقعات:

سوال 4: ماہِ صفر کے اہم تاریخی واقعات بیان کیجیے۔

جواب: ماہِ صفر کے اہم تاریخی واقعات:

- ماہِ صفر میں چند عظیم بابرکت شادیاں ہوئیں جیسے حضرت علیؓ کی حضرت فاطمہؓ سے۔
- ماہِ صفر میں کچھ مشہور صحابہ کرام اور قبائل اسلام میں داخل ہوئے جیسے حضرت ابوہریرہؓ اور ان کا قبیلہ دوس اور قبیلہ یمامہ کے سردار حضرت ثمامہ بن اثالؓ۔
- ماہِ صفر میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض اہم لشکر جہاد کے لیے روانہ فرمائے جیسے نبوت کے جھوٹے دعویدار اسود عنسی کذاب کی طرف حضرت فیروز دیلمیؓ کی امارت میں یمن لشکر روانہ فرمایا اسی طرح ملک شام پر قابض رومیوں کے مقابلے کے لیے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی امارت میں لشکر تشکیل فرمایا۔
- ماہِ صفر میں چند اہم فتوحات و کامیابیاں ملیں جیسے دورِ فاروقی میں کسریٰ کا محل ”قصرِ ابیض“ فتح ہوا۔ دورِ عثمانی میں مفتوحہ علاقے آذربائیجان کی بغاوت کو دبایا گیا۔
- ماہِ صفر میں اہم واقعات بھی پیش آئے جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت قائم ہوئی۔(3)

باب:2

ماہ صفر کے اعمال

سوال5: ماہِ صفر میں کن اعمال کا اہتمام کرنا چاہیے؟

جواب: صفر کے مہینے میں کوئی خاص نماز، روزہ یا کوئی اور خاص عمل سنت نہیں جیسا کہ بعض دوسرے مہینوں میں بعض اعمال مسنون ہیں۔البتہ ماہِ صفر میں بعض لوگ نحوست کے عقیدہ کی وجہ سے جو کام نہیں کرتے مثلاً نکاح یا کسی نئے کام کا افتتاح، تو ان کے غلط عقیدے کی تردید کے لیے اگر کوئی اس ماہ میں نکاح کرے تو اس کو عملی تبلیغ کا بہت ثواب ملے گا۔

حدیث میں آتا ہے:

''جس نے اسلام میں اچھے طریقے کی بنیاد ڈالی (اور اچھا طریقہ جاری کیا نہ کہ بدعت والا) جس پر بعد میں عمل کیا گیا تو اس شخص کو ان سب عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا لیکن ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کسی بُرے طریقے کی بنیاد ڈالی جس پر اس کے بعد عمل کیا گیا تو اس کو ان سب عمل کرنے والوں کے برابر وبال ہوگا لیکن ان دوسروں کے وبال میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔''(4)

باب:3

توہمات

فصل:1 توہم کی حقیقت، حکم، نقصانات

فصل:2 ماہ صفر کے توہمات

1) ماہ صفر اور نحوست

2) ماہ صفر اور تیزہ تیزی

3) ماہ صفر اور جنات کا آسمان سے نزول

فصل:1

(1) توہم کی حقیقت،حکم،نقصانات

❑ توہم کی حقیقت

سوال6: توہم کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس چیز کا حقیقت میں کوئی وجود نہ ہو، اپنے ذہن میں اس کے وجود کا اور جس چیز میں خاص تاثیر نہ ہو اپنے ذہن میں اس کی کسی خاص تاثیر کا اعتقاد رکھنا جیسے چڑیل بھوت کے وجود کا اعتقاد رکھنا یا صفر کے مہینہ میں نحوست کا اعتقاد رکھنا یا جیسے زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ انسان کے پیٹ میں ایک کیڑا یا سانپ ہوتا ہے جس کو صفر کہتے ہیں وہ بھوک کی حالت میں انسان کو ڈستا ہے اور کاٹتا ہے اور بھوک کی حالت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اسی کے ڈسنے سے ہوتی ہے۔(5)

❑ توہم کا حکم

سوال7: شریعت میں توہم کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: ہماری شریعت مضبوط عقائد اور پاکیزہ تعلیمات پر مشتمل ہے اس میں توہم پرستی کا کوئی اعتبار نہیں توہم کی وجہ سے کسی کام کو کرنا یا چھوڑنا بالکل جائز نہیں۔(6)

❑ توہم کے نقصانات

سوال8: توہم پرستی کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: توہم پرستی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ توہم پرستی حق قبول کرنے میں

رکاوٹ بنتی ہے۔(7)

سوال9: توہم پرستی حق قبول کرنے میں کیوں رکاوٹ بنتی ہے؟

جواب: توہم پرست حق وباطل کے پرکھنے کا معیار بجائے قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مادی نفع کو بنالیتا ہے پس جس چیز میں مادی نفع ہو وہ اس کے نزدیک حق ہوتی ہے اور جس چیز میں نقصان ہو وہ اس کے نزدیک غلط ہوتی ہے نیز ایک عمل میں پہلے نفع ہوتا تھا اب نقصان ہونے لگا تو اس کے اعتقاد میں فرق آجاتا ہے جیسے صحیح بخاری میں ہے کہ باہر کا جو شخص مدینہ منورہ آتا تھا اس کی یہ حالت تھی کہ اس کی بیوی لڑکا جنتی اور اسی کی گھوڑی بچہ دیتی تو وہ کہتا کہ یہ نہایت عمدہ مذہب ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو کہتا یہ نہایت برا مذہب ہے۔(8)

- نیز قرآن کریم میں ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعبُدُ اللّٰهَ عَلَى حَرفٍ فَإِن أَصَابَهُ خَيرٌ اطمَأَنَّ بِهِ وَإِن أَصَابَتهُ فِتنَةٌ انقَلَبَ عَلَى وَجهِهِ۔(الحج:11)

اور بعض لوگ وہ ہیں جو خدا کی بندگی کنارے کھڑے ہو کر کرتے ہیں (یعنی دل سے نہیں کرتے) اگر ان کو فائدہ پہنچا تو ان کو اطمینان ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں تو فوراً پلٹ جاتے ہیں۔

- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ

ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس اُنہیں بخار آنے لگا تو اُس نے کہا: ''میری بیعت واپس کر دیجئے'' چنانچہ آپ نے انکار فرما دیا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا:۔ میری بیعت واپس کر دیجیے آپ نے انکار فرمایا: پھر باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔(9)

فصل:2

ماہِ صفر کے توہمات

1) ماہ صفر اور نحوست، بلاؤں، آفتوں کے حقیقی اسباب، آفتوں سے بچنے کے اسباب

2) ماہ صفر اور تیزہ تیزی 3) ماہ صفر اور جنات کا آسمان سے نزول

سوال 10: ماہِ صفر سے متعلق لوگوں کے کیا توہمات اور غلط نظریات ہیں؟

جواب: بعض لوگ ماہِ صفر کو خاص طور سے اس کے ابتدائی تیرہ دنوں کو منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس ماہ میں لاکھوں آفتیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں حتیٰ کہ بڑے بڑے انبیاء بھی اس ماہ میں مصیبتوں میں مبتلا ہوئے، یہ سب غلط نظریات ہیں۔

1) ماہِ صفر اور نحوست

سوال 11: ماہِ صفر کی نحوست کے بارے میں عوام میں کیا کیا موضوع اور من گھڑت بے بنیاد روایتیں مشہور ہیں؟

جواب: ماہِ صفر کے بارے میں کچھ من گھڑت روایات عوام میں مشہور ہیں جو ماہِ صفر میں لوگ ایک دوسرے کو میسج کے ذریعے بھیجتے ہیں مثلاً

”جو شخص مجھے (یعنی بقول ان لوگوں کے حضور ﷺ کو) صفر کے مہینے کے ختم ہونے کی خوشخبری دے گا میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا۔“

بڑے بڑے محدثین کے نزدیک یہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے اس کو حضور ﷺ کی حدیث کہہ کر بیان کرنا، ایس ایم ایس کرنا، ناجائز سخت گناہ ہے۔ (10)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

جو شخص میرے اوپر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے، تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ (جہنم) میں بنالے۔(11)

اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

میرے اوپر جھوٹ باندھنا کسی اور پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے، جو شخص میرے اوپر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ (جہنم) میں بنالے۔(12)

سوال 12: ماہِ صفر کو منحوس اور نامبارک سمجھنے کے غلط نظریے کی بنیاد پر لوگ کیا کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: بعض لوگ ماہِ صفر کو منحوس سمجھ کر اس کی نحوست اور آفت سے بچنے کے لیے یہ کام کرتے ہیں:

- اس ماہ میں شادی بیاہ اور دوسری خوشی کی تقریبات سے پرہیز کرتے ہیں۔
- کسی نئے کام (مثلاً کاروبار کا افتتاح وغیرہ) کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔
- گھروں میں اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام کرتے ہیں۔
- مخصوص طریقے پر چار رکعت نفل پڑھتے ہیں: پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون، دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص، تیسری رکعت میں سورۃ الفلق، چوتھی رکعت میں سورۃ الناس پڑھتے ہیں پھر سلام کے بعد 70 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھتے ہیں اور پھر صفر کی نحوست سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔
- اس ماہ کی 13 تاریخ کو چنے ابال کر یا چوری بنا کر تقسیم کرتے ہیں۔
- اس ماہ کے آخری بدھ کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اس دن کے متعلق مختلف غلط نظریات رکھتے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- بعض لوگوں کی طرف سے اس دن کو ''سیر ابدھ'' کے نام سے مشہور کیا گیا ہے۔
- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صفر کے آخری بدھ کو آنحضرت ا نے غسل صحت فرمایا تھا اور سیر و تفریح فرمائی تھی اور چُوری تناول فرمائی تھی اسی لیے بعض ناواقف اور سادہ لوح مسلمان مرد اور خواتین اس دن باغات اور سیر گاہوں کی سیر و تفریح کے لیے جاتے ہیں اور اس دن شیرینی اور چُوری وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔
- بعض لوگ اس دن خاص ثواب سمجھ کر نفلی روزہ رکھتے ہیں اور شام کو چُوری یا حلوہ پکا کر کھلاتے ہیں اور اس کو چُوری روزہ یا پیر کا روزہ کہتے ہیں۔
- بعض لوگ صفر کے آخری بدھ کو سمندر کے کناروں اور دور دراز کی تفریح گاہوں کی جانب اس غرض سے چلے جاتے ہیں تا کہ وہ اس دن کے موہوم شر سے بچ جائیں۔
- بعض علاقوں میں اس دن گھونگنیاں (چھولے ابال کر) تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- بعض علاقوں میں اس دن عمدہ قسم کے کھانے پکانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- بعض لوگ اس دن بہت زیادہ خوشی مناتے ہیں اور اس دن کو تہوار کی سی حیثیت دیتے ہیں۔
- بعض علاقوں میں اس دن کاری گر اور مزدور کام نہیں کرتے اور اپنے مالک سے مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔
- بعض لوگ اس دن گھروں میں اگر مٹی کے برتن ہوں تو توڑ دیتے ہیں۔
- بعض لوگ اس دن چاندی کے چھلے یا تعویذات بنا کر مختلف مصیبتوں خاص کر صفر کی نحوست سے بچنے کی غرض سے پہنا کرتے ہیں۔
- بعض مکتبوں میں بھی اس دن چھٹی کی جاتی ہے۔(13)

سوال13: ماہِ صفر کے علاوہ کن چیزوں کو عوام میں منحوس سمجھا جاتا ہے؟

جواب: بعض لوگ ان چیزوں کو منحوس سمجھتے ہیں:

(1) میت کے غسل دینے کو

(2) فوت شدہ شخص کے استعمال کی چیزوں اور خاص کر وہ کپڑے جن میں کوئی شخص فوت ہوا اُن کپڑوں کو

(3) جن گھرانوں میں لڑکوں کے بجائے لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں ان لڑکیوں یا ان کی ماؤں کو

(4) ہیجڑوں کی نماز جنازہ پڑھنے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کو

(5) جب کسی کا تذکرہ کرتے ہی کوئی خلاف طبیعت بات پیش آجائے یا نقصان ہو جائے تو جس کا تذکرہ کیا جارہا تھا اس شخص کو

(6) دو بہن بھائیوں کی اکٹھی شادی کرنے کو (منحوس نہیں ہے البتہ بعض اہل علم نے کچھ دیگر مصلحتوں کی وجہ سے ایک وقت میں شادی کرنے سے منع کیا ہے، بہشتی زیور 9/10)

(7) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان یا شعبان کے مہینے یا کسی اور مخصوص مہینے، دن اور تاریخ میں شادی کو

(8) سورج یا چاند گرہن کے وقت شادی کی تقریب کو

(9) دکان وغیرہ میں ناخن کاٹنے کو

(10) رات کو ناخن کاٹنے کو

(11) کٹا ہوا ناخن کسی کے پاؤں کے نیچے آجانے کو

(12) جس کے پاؤں چلتے ہوئے زمین پر کچھ ٹیڑھے رکھے جاتے ہوں، ایسے شخص کو

(13) ٹانگ پر ٹانگ رکھنے کو

(14) بعض خاص پتھروں کو

(15) خالی قینچی چلانے کو

(16) ہدیے میں قینچی یا چھری دینے کو

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(17) کسی کو دوسرے کے ہاتھ سے جھاڑو لگ جانے کو

(18) جب کوئی سفر پر جا رہا ہو تو ایسے وقت جھاڑو دینے کو

(19) رات یا عصر کے بعد جھاڑوں دینے یا منہ سے چراغ بجھانے یا رات کو آئینے میں چہرہ دیکھنے کو

(20) صبح کے وقت بعض مخصوص چیزوں کے نام لینے کو

(21) جمعہ کے دن عید ہونے کو

(22) جمعہ یا کسی خاص دن کپڑے دھونے کو

(23) رات کو انگلیاں چٹخانے کو

(24) کالی بلی کے راستہ کاٹنے کو

(25) دروازہ کی چوکھٹ پر بیٹھ کر کھانا کھانے کو

(26) ہر آدمی پر اس کی عمر کے مخصوص سالوں (مثلاً 3، 8، 13، 18، 21، 38، 43، 48) کو

(27) کیلے اور بیری کے درخت کو (14)

سوال 14: جو لوگ ماہِ صفر کو منحوس سمجھتے ہیں انہیں کس طرح سمجھایا جائے کہ یہ غلط نظریہ ہے؟

جواب: یہ سب من گھڑت اور اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتیں ہیں جن کا قرآن و حدیث، صحابہ و تابعین، ائمہ مجتہدین میں سے کسی سے بھی کوئی ثبوت نہیں بلکہ حضور ﷺ نے اپنے صاف اور واضح ارشادات کے ذریعے ماہِ صفر کی نحوست سے متعلق غلط خیالات اور نظریات کی تردید فرمائی ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے:

> ''ایک کی بیماری کا (اللہ کے حکم کے بغیر خود بخود) دوسرے کو لگ جانا، بدشگونی اور مخصوص پرندے کی بدشگونی اور صفر (کی نحوست وغیرہ) یہ سب باتیں بے حقیقت ہے۔'' (15)

نیز ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا اس لیے بھی غلط ہے کہ ماہِ صفر تو ایک زمانہ ہے اور شریعت کا اصول یہ

ہے کہ کوئی زمانہ یا دن و تاریخ اپنی ذات میں منحوس نہیں لہٰذا کسی زمانے کو منحوس نہیں کہنا چاہیے۔

جیسا کہ بخاری شریف میں ہے:

''اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ابن آدم مجھے ایذا پہنچاتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ ہائے زمانے کی ہلاکت، تو تم میں سے کوئی ہرگز نہ کہے ''ہائے زمانے کی ہلاکت'' کیونکہ زمانہ میں ہوں، میں ہی زمانے کے دن رات بدلتا ہوں، پس جب میں چاہوں گا دن رات کو قبض کرلوں گا۔''(16)

لہٰذا صفر یا کسی زمانے کی طرف برائی یا نحوست کی نسبت کرنا درست نہیں۔(17)

سوال 15: آپ نے کہا کہ کوئی زمانہ یا دن منحوس نہیں ہوتا جبکہ قرآن پاک کی مختلف آیات میں دنوں یعنی زمانے کی طرف نحوست کی نسبت کی گئی ہے۔جیسے سورۂ قمر آیت نمبر 19 میں ہے:

''ہم نے ایک مسلسل نحوست کے دن میں ان پر تیز آندھی والی ہوا چھوڑ دی تھی''

سورۃ حم السجدہ آیت نمبر 16 میں ہے:

''چنانچہ ہم نے کچھ منحوس دنوں میں ان پر آندھی کی شکل میں ہوا بھیجی''

جواب: بذاتِ خود کوئی زمانہ منحوس نہیں ہے، کوئی زمانہ اگر منحوس کہلاتا ہے تو وہ بندوں کے ان اعمال کی وجہ سے کہلاتا ہے جو وہ اس زمانے میں کرتے ہیں (گویا اصل نحوست کا سبب بُرے اعمال ہوئے نہ کہ زمانہ) پس جس وقت کوئی بندہ نیک کاموں میں مشغول ہوتا ہے وہ زمانہ اس کے حق میں مبارک ہوتا ہے اور جس وقت کوئی بندہ گناہ میں مبتلا ہوتا ہے وہ زمانہ اس کے حق میں منحوس ہوتا ہے۔

الغرض قرآن میں جہاں دنوں کو منحوس کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دن اس قوم کے

حق میں ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے منحوس ہو گئے تھے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ دن سب کے لیے منحوس ہیں۔ (18)

سوال 16: یہ بات واضح ہوگئی نہ ماہِ صفر میں کوئی نحوست ہے اور نہ ہی کوئی زمانہ منحوس ہوتا ہے لیکن بعض احادیث میں خود حضور ﷺ نے بعض چیزوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں نحوست ہے مثلاً:

حدیث میں آتا ہے کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ گھر، عورت اور گھوڑے میں نحوست ہے۔(19)

جواب: جن حدیثوں میں عورت، گھوڑے اور گھر میں نحوست کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان کا صحیح مطلب یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ان تین چیزوں کے اندر نحوست کا عقیدہ پایا جاتا تھا تو حضور ﷺ نے واضح فرمادیا کہ اگر نحوست کا کسی چیز میں کوئی وجود ہوتا تو ان تین چیزوں میں نحوست ہوتی لیکن نحوست کا کسی چیز میں کوئی وجود نہیں لہٰذا ان چیزوں میں بھی نحوست نہیں ہے۔(20)

- **قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کے 21 حقیقی اسباب:**

سوال 17: یہ بات تو واضح ہوگئی کہ ماہِ صفر منحوس نہیں ہے اور اس کی وجہ سے کسی پر کوئی آفت اور بلا نازل نہیں ہوتی اب قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کے حقیقی اسباب کیا ہیں؟

جواب: قرآن وحدیث میں بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کے یہ اسباب بیان کیے گئے ہیں:

- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خیانت/فرد کی ہو/مشترک اموال یا قومی اثاثے کی:

(1) جب مالِ غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے۔

(2) امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جانے لگے یعنی امانت کو ادا کرنے کی بجائے خود استعمال کر لیا جائے۔

عبادات میں حیلے بہانے کرنا اور بوجھ سمجھنا:

(3) زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے یعنی خوشی سے دینے کی بجائے ناگواری سے دی جائے۔

(4) علم، دین کے لیے نہیں بلکہ دنیا کے لیے حاصل کیا جانے لگے۔

قطع رحمی قطع تعلق، رشتوں کا خیال نہ کرنا خاص طور سے ماں باپ پر ظلم:

(5,6) آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔

(7,8) دوست کو قریب اور باپ کو دور کرے۔

شعائر کی توہین:

(9) مسجدوں میں کھلم کھلا شور مچانے لگے۔

عہدے منصب میں دینداری کو نظر انداز کرنا:

(10) قوم کی سرداری فاسق کرنے لگے۔

(11) قوم کا سربراہ قوم کا سب سے ذلیل آدمی بن جائے۔

(12) آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لیے کیا جانے لگے۔

بے حیائی، فحاشی، عریانی، جنسی بے راہ روی:

(13) گانے والی عورتوں اور ساز و باجے کا رواج ہو جائے۔

(14) شراب کھلے عام پی جانے لگے۔

دینی فہم میں عجب، بڑوں پر اعتماد نہ کرنا:

(15) اور امت کے بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کو برا کہنے لگیں

اس وقت سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنس جانے، آدمیوں کی صورت بگڑ جانے اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا انتظار کرنا چاہیے اور ایسے ہی مسلسل آفات اور بلاؤں کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگا ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے در پے جلدی جلدی گرنے لگیں۔(21)

- حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب کسی قوم میں مالِ غنیمت کے اندر خیانت کھلم کھلا ہونے لگے تو ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جاتا ہے۔

زنا کا عام ہونا:

(16) جب کسی قوم میں زنا عام طور سے ہونے لگے تو اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔

ناپ تول میں کمی کرنا:

(17) جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو اس کا رزق اٹھا لیا جاتا ہے یعنی اس کے رزق میں برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

فیصلوں میں ناانصافیاں:

(18) جب کوئی قوم فیصلے کرنے میں ناانصافی کرتی ہے تو ان میں خونریزی پھیل جاتی ہے۔

بدعہدی:

(19) جب کوئی قوم عہد توڑنے لگے تو اس پر اس کے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں۔(22)

- حضرت عمروؓ بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس قوم میں زنا کی کثرت ہو جاتی ہے اس کو قحط اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

رشوت:

(20) جس قوم میں رشوت کی وبا عام ہوجاتی ہے اس پر رعب (وخوف) مسلط کردیا جاتا ہے۔(23)

نہی عن المنکر چھوڑنا:

- (21) لوگوں کو گناہوں اور نافرمانی سے نہ روکنا بھی بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کا سبب ہے۔(24)

چنانچہ بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا، کچھ لوگوں نے نافرمانی کی اور کچھ لوگوں نے نافرمانوں کو نصیحت کی اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

وَإِذ قَالَت أُمَّةٌ مِنهُم لِمَ تَعِظُونَ قَومًا اللهُ مُهلِكُهُم أَو مُعَذِّبُهُم عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعذِرَةً إِلَى رَبِّكُم وَلَعَلَّهُم يَتَّقُونَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَينَا الَّذِينَ يَنهَونَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفسُقُونَ ۔(سورۃالاعراف:65-164)

اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب بنی اسرائیل کی ایک جماعت جو کہ نافرمانی نہیں کرتی تھی (اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کو روکتی تھی) اس نے ان لوگوں سے کہا جو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کررہے ہو جن کو اللہ تعالٰی ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں، اس پر نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہم اس لیے نصیحت کررہے ہیں تاکہ تمہارے (اور اپنے) رب کے سامنے

اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ ہم نے تو کہا تھا مگر انہوں نے نہ سنا، ہم معذور ہیں) اور اس امید پر بھی کہ شاید یہ باز آجائیں (ہفتہ کے دن شکار کرنا چھوڑ دیں) پھر جب ان لوگوں نے اس حکم کو چھوڑے ہی رکھا جس حکم پر عمل کرنے کی ان کو نصیحت کی جاتی رہی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بُرے کام سے منع کیا کرتے تھے اور نافرمانوں کو نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا۔

اسی طرح سورۂ ہود میں ہے:

فَلَولَا کَانَ مِنَ القُرُونِ مِن قَبلِکُم أُولُو بَقِیَّةٍ یَنهَونَ عَنِ الفَسَادِ فِی الأَرضِ إِلَّا قَلِیلاً مِمَّن أَنجَینَا مِنهُم وَاتَّبَعَ الَّذِینَ ظَلَمُوا مَا أُترِفُوا فِیهِ وَکَانُوا مُجرِمِینَ وَمَا کَانَ رَبُّکَ لِیُهلِکَ القُرَی بِظُلمٍ وَأَهلُهَا مُصلِحُونَ۔ (سورة هود:17-116)

جو قومیں تم سے پہلے ہلاک ہو چکی ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے البتہ چند آدمی ایسے تھے جو فساد سے روکتے تھے جنہیں ہم نے عذاب سے بچا لیا تھا (یعنی پچھلی امتوں کی ہلاکت کے جو قصے مذکور ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ تھے جو ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے، چند لوگ یہ کام کرتے رہے تو وہ عذاب سے بچا لیے گئے) اور جو نافرمان تھے وہ جس ناز و نعمت میں تھے اس کے پیچھے پڑے رہے اور وہ جرائم کے عادی ہو چکے تھے اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان بستیوں کو جس کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں، ناحق (بلا وجہ) تباہ و برباد کر دیں۔

اسی طرح سورۂ انفال میں ہے:

وَاتَّقُوا فِتنَۃً لَا تُصِیبَنَّ الَّذِینَ ظَلَمُوا مِنکُم خَاصَّۃً وَاعلَمُوا أَنَّ اللہَ شَدِیدُ العِقَابِ۔ (سورۃ الانفال:25)

اور ڈرو اس وبال سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا، اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

’’اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہوجاتا ہے۔‘‘(25)

- **قرآن وحدیث کی رشنی میں بلاؤں، آفتوں سے بچنے کے 8 مستند طریقے:**

سوال 18: قرآن وحدیث کی روشنی میں مصیبتوں اور بلاؤں کے واضح اسباب سامنے آ گئے اب قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں اور آفتوں، مصائب اور پریشانیوں کے دور کرنے کے اسباب بھی بتادیجیے۔

جواب: قرآن وحدیث میں بلاؤں اور آفتوں کے دور کرنے کے یہ اسباب بیان کیے گئے ہیں:

(1) استغفار، توبہ

- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
’’اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے دو امانیں مجھ پر نازل فرمائیں (سورۃ الانفال میں ارشاد فرمایا گیا) **وما کان اللہ لیعذبھم**... الایۃ (یعنی اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ (1) آپ ان کے درمیان موجود ہوں اور ان پر عذاب نازل کردے، اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں

کرے گا جبکہ (2) وہ استغفار کرتے ہوں گے اور معافی ومغفرت مانگتے ہوں گے۔

- آپ ﷺ نے فرمایا:

پھر جب میں گزر جاؤں گا تو قیامت تک کے لیے تمہارے درمیان استغفار کو (بطورِ امان) چھوڑ جاؤں گا۔(26)

- حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں، ہر غم سے اسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔(27)

(2) تقویٰ، پرہیز گاری، گناہوں سے بچنا

قرآن کریم میں ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (سورۃ الطلاق:2,3)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔

(3) صدقہ

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صبح سویرے صدقہ نکالا کرو کیونکہ بلائیں اس سے آگے قدم نہیں بڑھا سکتیں۔(28)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ کی کثرت کرنا

- حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:
جو شخص لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھے یہ ننانوے (دنیاوی واخروی) بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری (دنیاوی واخروی) غم ہے۔(29)

- حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرا بیٹا عوف کافروں کی طرف سے قید کر دیا گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے پاس یہ کہلا بھیجو کہ وہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ کثرت سے پڑھیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام ہے۔

چنانچہ قاصد نے آکر یہ پیغام ان کو سنایا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پوری لگن کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، کافروں نے ان کو چمڑے کے تسموں سے خوب مضبوط جکڑ رکھا تھا، خود بخود ایک دن وہ تسمے ٹوٹ گئے، یہ ان کی قید سے چھوٹ کر باہر نکلے تو دیکھا ایک اونٹنی کھڑی ہے اس پر سوار ہو کر آنے لگے تو دیکھا کہ ان لوگوں کے جانور (اونٹ وغیرہ) موجود ہیں آواز لگائی تو وہ سب ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے، دروازے پر آواز دی تو ان کے والد نے (آواز کو پہچان کر) کہا کہ رب کعبہ کی قسم! عوف آ گیا، ان کی ماں نے کہا کہ ہائے! عوف (کیسے آ سکتا ہے) وہ تو قید میں جکڑا ہوا مصیبت میں گرفتار ہے، چنانچہ ان کے والد اور خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ گھر کے باہر کا سارا صحن اونٹوں سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے اپنا اور ان اونٹوں کے ساتھ لانے کا سارا واقعہ ذکر کیا، ان کے والد حضرت مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عوف کے آنے کی اور اونٹوں کو ساتھ ہنکا کر لانے کی ساری تفصیل بتائی، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا ان اونٹوں سے جیسے چاہو فائدہ اٹھاؤ۔(30)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو مختلف پریشانیوں میں مختلف اعمال ارشاد فرمائے ہیں تاکہ اُمت کے لیے اعمال کے ذریعے اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے اور اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کا راستہ کھلے بلکہ اُخروی ہمیشہ کی ضرورتیں پورا ہونے اور وہاں کے ہمیشہ رہنے والے مصائب سے بھی چھٹکارا ملنے کی صورت بنے اور یہ وہ خصوصی راستہ ہے جو عام اسباب سے ہٹ کر ہے، اس راستے میں جس درجہ اعمال سے ضرورتوں کے پورا ہونے اور پریشانیوں کے دور ہونے کا ارشاد خداوندی اور ارشاد نبوی ﷺ کی بنیاد پر یقین بڑھتا جاتا ہے اسی درجہ دنیا و آخرت کے کاموں کے بننے کے راستے اللہ جل جلالہ کی طرف سے کھلتے چلے جاتے ہیں، یہ راستہ عمومی طور پر آج اُمت میں مفقود ہو چکا ہے، اس لیے عام طور پر سمجھ میں نہیں آتا جبکہ سینکڑوں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی نصوص اور سینکڑوں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کے واقعات موجود ہیں، بس یقین کر کے عملاً مشق کی ضرورت ہے۔

(5) آیتِ کریمہ کا کثرت سے ورد کرنا

- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ذُوالنُّون (اللہ کے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام) جب سمندر کی ایک مچھلی کا لقمہ بن کر اس کے پیٹ میں پہنچ گئے تھے تو اس وقت اللہ کے حضور میں ان کی دعا اور پکار یہ تھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ

میرے مولیٰ تیرے سوا کوئی معبود نہیں جس سے رحم و کرم کی درخواست اور مدد کی التجا کروں تو پاک اور مقدس ہے، تیری طرف سے کوئی ظلم و زیادتی نہیں میں ہی ظالم اور گناہ گار ہوں۔

جو مسلمان بندہ اپنے کسی معاملہ اور مشکل میں اللہ تعالیٰ سے ان کلمات کے ذریعہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرمائے گا۔(31)

(6) درود شریف کی کثرت کرنا

- حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (تہجد کے لیے) اٹھتے اور فرماتے:

> لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، ہلا دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آ پہنچی (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت آ گیا) موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے، موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے، اس پر ابی بن کعبؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تمہارا دل چاہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو کہ تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ آدھا کرلوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرما دیں گے اور تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔(32)

(7) دعاؤں کا اہتمام کرنا

خاص طور سے اچھے حالات میں دعا کرنا تاکہ برے حالات میں دعا جلد قبول ہو

(1) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے

ہوں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے پس اے خدا کے بندو! دعا کا اہتمام کیا کرو۔"(33)

(2) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں کیونکہ دعا مومن کا خاص ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔(34)

(3) حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تقدیر یعنی (ناپسندیدہ چیز) کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔(35)

(4) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی یہ چاہے کہ پریشانیوں اور تنگیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیے کہ عافیت اور خوشحالی کے زمانے میں دعا زیادہ کیا کرے۔(36)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مصائب، پریشانیوں اور آفتوں میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی ان مصیبتوں سے اللہ کی پناہ مانگیں خود حضور ﷺ نبوت، رسالت بلکہ مقام محمود پر فائز ہونے کے باوجود قضا وقدر کے فیصلوں سے کتنے لرزاں وترساں رہتے تھے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ کا کتنا محتاج سمجھتے تھے۔اس کا اندازہ حضور ﷺ کی استعاذہ کی دعاؤں سے ہوسکتا ہے جن میں دنیا وآخرت کا کوئی شر کوئی فساد، کوئی فتنہ، کوئی بلا اور آفت ایسی نہیں جس سے حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو۔ہمیں بھی چاہیے کہ "اَعُوْذُ" سے جو دعائیں شروع ہوتی ہیں ان کا اور "مُعَوَّذَتَیْن" (سورہ فلق، سورہ ناس) کا اور صبح وشام کی مسنون حفاظتی دعاؤں کا خصوصی اہتمام کریں۔(37)

● شدت غم وفکر کے وقت ان دعاؤں کا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے

(1) حضور ﷺ شدت غم وفکر کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بزرگ اور بُردبار ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے عرشِ عظیم کا، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا، پروردگار ہے عرشِ کریم کا۔(38)

(2) حضور ﷺ نے فرمایا: غم زدہ کی دعا جس کو پڑھنے سے غم جاتا رہے، یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں پس مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر (کیونکہ وہ میرا بڑا دشمن ہے اور عاجز ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ حاجت روائی کر سکے) اور میرے سارے کاموں کو درست کردے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔(39)

(3) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی بھاری اور بہت مشکل معاملہ پیش آجائے تو کہو:

''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ''

(اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لیے اچھا ہے)(40)

(4) حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو بندہ (کسی سخت مشکل اور پریشانی میں مبتلا ہو اور) اللہ کے حضور میں

عرض کرے:

”اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِکْفِنِیْ کُلَّ مُھِمٍّ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ وَ مِنْ اَیْنَ شِئْتَ“

”اے میرے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک! میری مہمات و مشکلات حل کرنے کے لیے تو کافی ہوجا اور حل کردے جس طرح تو چاہے اور جہاں سے تو چاہے“

تو اللہ اس کی مشکل کو حل کر کے پریشانی سے اس کو نجات عطا فرما دے گا۔ (41)

(5) حضرت علی مرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”اے علیؓ! جب تمہیں کسی بڑی پریشانی اور مصیبت کا سامنا ہو تو اللہ سے اس طرح دعا کرو:

”اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَاتَنَامُ وَاکْنُفْنِیْ بِکَنْفِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَاغْفِرْ لِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ فَلَا اَھْلِکَ وَاَنْتَ رَجَائِیْ رَبِّ کَمْ مِّنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ عِنْدَھَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّۃٍ اِبْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ عِنْدَھَا صَبْرِیْ فَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَامَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَایَنْقَضِیْ اَبَدًا وَیَا ذَاالنَّعْمَاءِ الَّتِیْ لَاتُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِکَ اَدْرَأُفِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَّارِیْنَ“

اے اللہ! اپنی اس آنکھ سے میری نگہبانی فرما جو کبھی نیند اور اونگھ سے

آشنا نہیں ہوتی اور مجھے اپنی اس حفاظت میں لے لیے جس کے قریب جانے کا بھی کوئی ارادہ نہیں کرسکتا اور مجھ مسکین و گناہگار بندے پر تجھے جو قدرت اور دسترس حاصل ہے اس کے صدقہ میں تو میرے گناہ معاف فرمادے کہ میں ہلاکت و بربادی سے بچ جاؤں تو ہی میری امیدوں کا مرکز ہے۔اے میرے مالک و پروردگار! تو نے مجھے کتنی ہی ایسی نعمتوں سے نوازا جن کا شکر مجھ سے بہت ہی کم ادا ہوسکا اور کتنی ہی آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا اور ان آزمائشوں کے وقت مجھ سے صبر میں بڑی کمی اور کوتاہی ہوئی۔ پس اے میرے وہ کریم رب جس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں میں نے کوتاہی کی تو اس نے مجھے نعمتوں سے محروم کرنے کا فیصلہ نہیں کیا (بلکہ میری اس کوتاہی کے باوجود اپنی نعمتیں مجھ پر انڈیلتا رہا) اور آزمائشوں میں صبر سے میرے قاصر رہنے کے باوجود اس نے مجھے اپنی نگاہ کرم سے نہیں گرایا (بلکہ میری بے صبری کے باوجود مجھ پر کرم فرماتا رہا) اور اے میرے وہ کریم رب جس نے مجھے معصیتیں کرتے ہوئے خود دیکھا مگر اپنی مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہیں کیا (بلکہ مجھ گناہگار کی پردہ داری فرمائی) اے ہمیشہ اور تا ابد احسان و کرم فرمانے والے اور بے شمار و بے حساب نعمتوں سے نوازنے والے پروردگار! میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں کہ اپنے بندے اور پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر اور ان کے خاص متعلقین پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ خداوندا! میں تیرے ہی زور پر اور تیرے ہی بھروسہ پر مقابلہ میں آتا ہوں دشمنوں اور جباروں کے۔(42)

(8) اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا

قرآن کریم میں ہے:

مَا يَفعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُم إِن شَكَرتُم وَ آمَنتُم وَ كَانَ اللهُ شَاكِرًا عَلِيمًا۔ (سورۃ النساء:147)

اگر تم شکر گزار بنو اور (صحیح معنی میں) ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر آخر کیا کرے گا؟ اللہ بڑا قدر دان ہے، اور سب کے حالات کا پوری طرح علم رکھتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جب تک بندہ نعمتوں پر شکر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے مواقع دیتے رہتے ہیں جب بندہ ناشکری کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ نعمت کو عذاب سے بدل دیتے ہیں اسی لیے اللہ والے شکر کو حافظ کہتے ہیں یعنی نعمتوں کا محافظ۔(43)

2) ماہِ صفر اور تیزہ تیزی

سوال 19: ماہِ صفر کو منحوس سمجھنے کے غلط نظریہ کے علاوہ ماہِ صفر سے متعلق لوگوں کے مزید کیا کیا غلط نظریات ہیں؟

جواب: (1) بعض لوگ اس مہینے کو تیزہ تیزی کا مہینہ سمجھتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ ماہِ صفر میں بیمار ہوئے اور پھر مرض میں شدت اور تیزی آ گئی اور آخر کار آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اس لیے یہ مہینہ سب کے حق میں بھاری اور تیز ہو گیا ہے۔

3) ماہ صفر اور جنات کا آسمانوں سے نزول

(2) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اس مہینے میں لنگڑے لولے، اندھے جنات آسمان سے اترتے ہیں اور پھر وہ ہر چیز میں گھس جاتے ہیں اسی وجہ سے بعض لوگ صفر کی آخری تاریخوں میں صندوقوں، پیٹیوں، در و دیوار کو ڈنڈے مارتے ہیں تا کہ وہ جنات بھاگ جائیں۔

یہ سب غلط عقائد اور توہم پرستی ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں۔(44)

باب:4

دیگر توہمات

فصل:1 مختلف چیزوں کو مؤثر حقیقی سمجھنا
فصل:2 مُردوں سے متعلق غلط نظریات
فصل:3 پیری، ولایت اور بزرگی سے متعلق غلط نظریات
فصل:4 غیب کی خبروں سے متعلق غلط نظریات
فصل:5 صدقات سے متعلق غلط نظریات
فصل:6 ثواب وعذاب، عبادات اور پاکی ناپاکی سے متعلق غلط نظریات
فصل:7 بدشگونیاں، بدفالیاں لینا

فصل:1

مختلف چیزوں کو موثر حقیقی سمجھنا

1)اسباب کو مؤثر حقیقی سمجھنا 2) مختلف پتھروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا

3) ستاروں، سیاروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا

4) ناموں اور ناموں کے اعداد اور ہاتھوں کی لکیروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا

5) بیماری میں متعدی ہونے اور دوسروں کو لگ جانے کی تاثیر کا عقیدہ رکھنا

6) مختلف عملوں کی مختلف تاثیروں کا عقیدہ رکھنا

7) چرند، پرند کے متعلق مختلف غلط نظریات رکھنا

8)دینی پیغام کی اشاعت وتشہیر نہ کرنے سے متعلق غلط نظریات

1) اسباب کو مؤثر حقیقی سمجھنا

سوال20: اسباب کی تاثیر کے متعلق لوگوں کے کیا کیا غلط نظریات ہیں؟

جواب: بعض اسباب کو مؤثر حقیقی سمجھتے ہیں کہ جو ہوتا ہے سبب ہی سے ہوتا ہے اسباب کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اور بعض اسباب اختیار کرنے کو بالکل غلط اور توکل کے منافی سمجھتے ہیں اور توکل کے لیے ظاہری اسباب اور تدابیر کو ترک کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

- اسباب کی حقیقت:

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم انسانوں کو جو حقیقتیں حضرات انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ معلوم ہوئی ہیں، اُن میں سے ایک اہم حقیقت یہ بھی ہے کہ اس کارخانۂ ہستی میں جو کچھ ہوتا ہے اور جس

کو جو کچھ ملتا ہے یا نہیں ملتا، سب براہِ راست اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلہ سے ہوتا ہے، اور ظاہری اسباب کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ چیزوں کو ہم تک پہنچنے کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کے مقرر کیے ہوئے صرف ذریعے اور راستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ان اسباب کی پابند نہیں ہے، وہ اگر چاہے تو ان کے بغیر بھی سب کچھ کر سکتا ہے، اور کبھی کبھی وہ اپنی قدرت کا مشاہدہ اور تجربہ بھی کراتا ہے۔

- **مثال:**

جس طرح کہ گھروں میں پانی جن نلوں کے ذریعہ پہنچتا ہے وہ پانی پہنچانے کے صرف راستے ہیں، پانی کی تقسیم میں اُن کا اپنا کوئی دخل اور کوئی حصہ نہیں ہے، اسی طرح عالمِ وجود میں کارفرمائی اسباب کی بالکل نہیں ہے، بلکہ کارفرما اور مؤثر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا حکم ہے۔

- **توکل کی حقیقت:**

اس حقیقت پر دل سے یقین کر کے اپنے تمام مقاصد اور کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کرنا، اسی سے لو لگانا، اسی کی قدرت اور اسی کے کرم پر نظر رکھنا، اسی سے اُمید یا خوف ہونا اور اسی سے دعا کرنا، بس اسی طرزِ عمل کا نام دین کی اصطلاح میں توکل ہے۔ توکل کی اصل حقیقت بس اتنی ہی ہے (اسباب کے نتائج کو اسباب پر موقوف نہ سمجھنا)۔

ظاہری اسباب وتدابیر کا ترک کر دینا، یہ توکل کے لیے لازم نہیں ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام خاص کر سید الانبیاء ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ اور ہر دور کے عارفین کاملین کا توکل یہی تھا، یہ سب حضرات اس کارخانہ ہستی کے اسبابی سلسلے کو اللہ تعالیٰ کے امر وحکم کے ماتحت اور اس کی حکمت کا تقاضا جانتے ہوئے عام حالات میں اسباب کا بھی استعمال کرتے تھے۔(45)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

لیکن دل کا اعتماد اور بھرسہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے حکم پر ہوتا تھا، اور جیسا کہ عرض کیا گیا وہ اسباب کو پانی کے نلوں کی طرح صرف ایک ذریعہ ہی جانتے تھے، اور اسی واسطے وہ ان اسباب کے استعمال میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل کا پورا پورا لحاظ رکھتے تھے، نیز یہ بھی یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ان اسباب کی پابند نہیں ہے، وہ اگر چاہے تو ان کے بغیر بھی سب کچھ کرسکتا ہے، اور کبھی کبھی وہ اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کا مشاہدہ اور تجربہ بھی کرتے تھے۔

الغرض ترکِ اسباب نہ توکل کی حقیقت میں داخل ہے اور نہ اس کے لیے شرط ہے۔(46)

سوال 21: یہ بات تو واضح ہوگئی کہ ظاہری اسباب وتدابیر کا ترک کرنا توکل کے لیے لازم نہیں یہ بتائیں کہ ظاہری اسباب وتدابیر کا ترک کرنا یہ جائز بھی ہے یا نہیں؟

جواب: اسباب تین قسم کے ہیں:

(1) قطعی اور یقینی اسباب: جیسے پیاس کی تکلیف دور کرنے کے لیے پانی اور بھوک کی تکلیف دور کرنے کے لیے روٹی اور سردی کے اثرات دور کرنے کے لیے گرم کپڑے وغیرہ۔ ان اسباب کو ترک کرنا توکل میں شمار نہیں ہوتا بلکہ موت کا خوف ہو تو ان کو ترک کرنا حرام ہے۔

(2) ظنی اسباب: مثلاً طب میں علاج معالجہ کے لیے اختیار کیے جانے والے ظاہری اسباب کہ ظن غالب ہوتا ہے کہ ان کے استعمال سے شفا حاصل ہوگی۔ ان کو اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں لیکن ان کو ترک کرنا ممنوع بھی نہیں بلکہ بعض لوگوں کے حق میں بعض حالات میں ان کا ترک افضل ہوتا ہے۔

(3) وہمی اسباب: مثلاً بیماری میں داغنا اور مختلف قسم کے کڑے، منکے اور پتھر استعمال

کرنا جن سے شفا حاصل ہونے کا گمان غالب نہیں ہوتا بلکہ صرف وہم کے درجہ میں خیال ہوتا ہے کہ شاید شفا حاصل ہو۔توکل کے لیے ان کا ترک کرنا شرط ہے۔(47)

2) مختلف پتھروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا

سوال22: پتھروں کی تاثیر کے بارے میں لوگوں کے کیا غلط نظریات ہیں؟

جواب: بعض لوگ مختلف قسم کے پتھروں کو مثلاً فیروزہ، عقیق، زمرد، یاقوت وغیرہ کو اپنی زندگی پر اثر انداز سمجھتے ہیں اور پھر جس پتھر کو اپنے لیے اچھا سمجھتے ہیں اس کو انگوٹھی میں لگا کر پہنتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں بھی اسی طرح ہوتا تھا کہ لوگ ہاتھوں میں پیتل کی انگوٹھی پہنتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس سے کمزوری ختم ہوتی ہے، حضور ﷺ نے اس نظریے کی تردید فرمائی ہے۔لہٰذا یہ غلط عقیدہ ہے، انسانی زندگی پر اثر انداز پتھر اور انگوٹھیاں وغیرہ نہیں، انسان کے اپنے اچھے برے اعمال ہوتے ہیں۔(48)

3) ستاروں، سیاروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا

سوال23: ستاروں، سیاروں کی تاثیر کے بارے میں لوگوں کے کیا غلط نظریات ہیں؟

جواب: بعض لوگ ستاروں، سیاروں کے بارے میں یہ غلط نظریات رکھتے ہیں:

1. کاروبار کی کامیابی، ناکامی کو ستاروں سے وابستہ کرتے ہیں۔
2. ستاروں کو انسانی قسمت پر اثر انداز سمجھتے ہیں۔
3. ستاروں کی چال اور گردش کے ذریعے اپنی قسمت کا حال دریافت کرتے ہیں۔
4. ستاروں کے آپس میں ملنے نہ ملنے کو رشتوں کی کامیابی، ناکامی کا معیار بناتے ہیں۔
5. کسی بڑے حادثے یا کسی عظیم شخصیت کے انتقال کو سورج گرہن یا چاند گرہن کا سبب سمجھتے ہیں، زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگوں کے اسی طرح کے خیالات تھے، حضور ﷺ نے اس نظریے کی تردید فرمائی۔(49)

6. سورج گرہن اور چاند گرہن کے دوران حاملہ عورت کے بچہ/ بچی پر والد کے اثرات پڑنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مثلاً کسی عورت کو حمل ہے اور اس کا شوہر سورج یا چاند گرہن کے وقت سو رہا ہے تو بچے کی آنکھوں پر اثر ہوگا (یعنی آنکھیں نہیں ہوں گی) یا ہاتھوں یا پاؤں پر اثر ہوگا اور اگر والد ہل چلا رہا ہے تو بچے کے جسم پر نشان ہوں گے اور اگر والد لکھ رہا ہے تو بچے کے ہاتھ ٹیڑھے ہو جائیں گے۔(50)

7. سورج غروب ہونے کے وقت پانی وغیرہ نہیں پینا چاہیے ورنہ مرتے وقت شیطان شراب پلاتا ہے۔(51)

سوال 24: ستاروں، سیاروں کی تاثیر کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

جواب: (1) دنیا کے نظام، انسانی حالات میں ستاروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

> ''جب اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرماتے ہیں تو لوگوں میں ایک جماعت کفر میں مبتلا ہو جاتی ہے یعنی وہ یہ کہتی ہے کہ فلاں اور فلاں ستارے نے بارش کی یا فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی۔''(52)

(2) ستاروں کو مؤثر حقیقی تو نہ سمجھنا لیکن یہ نظریہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو ایسی خاصیات عطا فرمائی ہیں جو سبب کے درجے میں انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں جس طرح بارش برسانے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں لیکن اس کا ظاہری سبب بادل ہے اسی طرح تمام کامیابیوں، ناکامیوں اور تمام حالات میں مؤثر حقیقی تو اللہ تعالیٰ اور ان کی مشیت ہے لیکن یہ ستارے ان کامیابیوں اور ناکامیوں کا سبب بن جاتے ہیں تو یہ نظریہ شرک نہیں اور اس نظریے کی قرآن و حدیث سے نہ تصدیق ہوتی ہے نہ تکذیب۔(53)

سوال 25: ستاروں، سیاروں کی تاثیر معلوم کرنے کے لیے علمِ نجوم کو حاصل کرنا اور اس علم پر اعتماد کرنا اور اس کی بناء پر مستقبل کے فیصلے کرنا کیسا ہے؟

جواب: یہ سب ناجائز ہے احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے:

حدیث میں آتا ہے:

جب ستاروں کا ذکر چھڑے تو رک جاؤ۔(54)

سوال 26: علمِ نجوم کے ناجائز ہونے کی کچھ حکمتیں بیان کریں۔

جواب: 1. علم نجوم یقینی علم نہیں صرف قیاسات، اندازے اور تخمینے ہیں۔(یہی وجہ ہے کہ نجومیوں کی بے شمار پیش گوئیاں آئے دن غلط ثابت ہوتی رہتی ہیں) لیکن ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ اس کو سیکھتے ہیں وہ اسے قطعی اور یقینی علم کا درجہ دے بیٹھتے ہیں۔

2. ایک بے یقینی چیز کے پیچھے پڑ کر زندگی کے قیمتی لمحات کو برباد کرنا اسلامی شریعت کی روح اور مزاج کے خلاف ہے۔

3. جو لوگ علمِ نجوم میں لگتے ہیں وہ آہستہ آہستہ ستاروں ہی کو موثر حقیقی سمجھنے لگتے ہیں جو کہ شرک ہے۔(55)

سوال 27: اخبارات میں ''آج کا دن کیسے گزرے گا''''یہ ہفتہ کیسا رہے گا'' کے نام سے کالم ہوتا ہے جس میں ستاروں کی روشنی میں پیش گوئیاں ہوتی ہیں، کیا مسلمان کے لیے اس کالم کا پڑھنا اور اس پر یقین کرنا جائز ہے؟

جواب: مسلمان کے لیے ایسے فضول کالم پڑھنے کی کوئی گنجائش نہیں البتہ کوئی پختہ عقیدے والا عالم اس پر رد کرنے کی غرض سے اس کو پڑھ سکتا ہے۔(56)

سوال 28: سورج، چاند اور دوسرے ستاروں کے متعلق اتنا علم حاصل کرنا جس سے نماز، روزے کے اوقات اور سمتِ قبلہ کا علم ہو جائے اس کی شرعی کیا حیثیت ہے؟

جواب: قرآن وحدیث کی رو سے یہ جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔(57)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

4) ناموں، ناموں کے اعداد اور ہاتھوں کی لکیروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا

سوال 29: ناموں، ناموں کے اعداد اور ہاتھ کی لکیروں کے متعلق لوگوں کے کیا کیا نظریات ہیں؟

جواب: ناموں کی صورت یہ ہوتی ہے اگر کسی خاص نام کا کوئی فرد یا بچہ بہت بیمار ہونے لگے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بیماری اس نام کی وجہ سے ہے اور اس وجہ سے وہ نام بدل دیتے ہیں۔

- اعداد کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی شخص کے نام کا حساب لگا کر ایک عدد نکالا جاتا ہے پھر علم الاعداد کا جاننے والا اس عدد کی تاثیر اور قسمت کا حال بتلاتا ہے۔(58)
- ہاتھ کی لکیروں کی صورت یہ ہوتی ہے کہ نجومی وغیرہ کو ہاتھ دکھاتے ہیں وہ ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر قسمت کا حال بتلاتا ہے۔

سوال30: ناموں اور ناموں کے اعداد اور ہاتھ کی لکیروں کو اپنی زندگی پر اثر انداز سمجھنا شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟ یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: ناموں کا حکم یہ ہے کہ اچھے نام رکھنے چاہئیں برے غیر شرعی نام نہیں رکھنے چاہئیں اور اگر برے نام رکھ چکے ہیں تو ان کو بدل دینا چاہیے، یہ حدیث سے ثابت ہے لیکن جو نام شریعت کے موافق ہوں ان کو جسمانی امراض کے علاج کے لیے بدلنا ثابت نہیں۔(59)

- اعداد اور ہاتھ کی لکیروں کا حکم یہ ہے کہ علمِ نجوم اور علم الاعداد اور ہاتھ کی لکیروں کے علم میں نتیجہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، علمِ نجوم میں ستاروں کو مؤثر حقیقی سمجھا جاتا ہے ان کے ذریعہ قسمت معلوم کی جاتی ہے اور علم الاعداد اور ہاتھ کی لکیروں کے علم میں اعداد اور لکیروں کو مؤثر حقیقی سمجھا جاتا ہے اور ان کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کیا جاتا ہے جو کہ شرک ہے۔(60)

5) بیماری میں متعدی ہونے اور دوسروں کو لگ جانے کی تاثیر کا عقیدہ رکھنا

سوال 31: ایک کی بیماری دوسرے کو لگنے کے اعتبار سے لوگوں کے کیا نظریات ہیں؟

جواب: بعض لوگوں کا مختلف بیماریوں مثلاً کوڑھ، خارش، چیچک، چکن پوکس، خسرہ، آشوبِ چشم کے بارے میں یہ نظریہ ہوتا ہے کہ یہ متعدد ہوتی ہیں اور خود بخود دوسروں کو لگ جاتی ہیں اور ان میں بذاتِ خود متعدی ہونے اور دوسرے کو لگنے کی تاثیر ہوتی ہے۔

سوال 32: ایک کی بیماری دوسرے کو خود بخود لگتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: اصل یہ ہے کہ کوئی بیماری خود سے بغیر اللہ تعالیٰ کی مشیت اور چاہت کے کسی کو نہیں لگتی، ہاں جس وقت جس شخص کے لیے جس بیماری کو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ لگ جاتی ہے۔

الغرض جراثیم وغیرہ خود بخود بیماری پیدا کرنے والے نہیں ہیں (یعنی بیماری کے مسبب نہیں ہیں) البتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سبب بنتے ہیں۔

جاہلیت کا عقیدہ یہ تھا کہ بیمار کے پاس اٹھنے بیٹھنے، اس کے ساتھ کھانے پینے، ملنے جلنے سے بیماری خود بخود بغیر حکمِ الٰہی کے دوسرے کو لگ جاتی ہے یعنی بیماریوں میں یہ خاصیت طبعی اور لازمی ہے کہ وہ ضرور متعدی ہوتی ہیں اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

حضور ﷺ نے اس عقیدہ کی نفی کرتے ہوئے فرمایا:

بیماری خود بخود متعدی نہیں ہوتی (جیسا کہ جاہل سمجھتے ہیں) (61)

نیز مشاہدہ سے بھی ہر بیماری کے متعدی ہونے کے عقیدہ کی نفی ہوتی ہے مثلاً کسی مقام پر طاعون پھیلتا ہے تو عام طور پر مرنے والوں کی تعداد زندہ بچ جانے والوں کی تعداد سے بہت کم ہوتی ہے اگر مرض میں متعدی ہونے کی طبعی اور لازمی خاصیت ہوتی تو اس کا عکس ہوتا بلکہ کوئی بھی نہ بچتا۔ (62)

سوال 33: اگر بیماری خود بخود متعدی نہیں ہوتی اور ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی تو پھر حدیث میں بیمار اونٹ والوں کو اپنے بیمار اونٹ صحت مند اونٹوں میں ملانے سے کیوں منع کیا گیا۔(63)

نیز حدیث میں تو آتا ہے کہ مجذوم (یعنی کوڑھ کے مرض **Leprous** والے) سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔(64)

جواب: جس طرح موت وہلاکت کے اسباب ہوتے ہیں مثلاً آگ میں کودنا، ٹرک کے نیچے آنا، اسی طرح بیماری لگنے کا بھی ایک سبب ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے بعض بیماریوں میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے وہ سبب کے درجہ میں دوسرے کو لگ جاتی ہیں) پھر جس طرح موت وہلاکت کے اسباب سے ہمیں بچنے کا حکم ہے اگرچہ وہ موت و ہلاکت کے صرف ظاہری اسباب ہیں، حقیقت میں موت دینے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں اسی طرح خارشی اونٹ، مجذوم اور دیگر بیماریوں سے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے متعدی ہوتی ہیں، ہمیں بچنے اور احتیاط کرنے کا حکم ہے۔(65)

6) مختلف عملوں کی مختلف تاثیروں کا عقیدہ رکھنا

سوال 34: مختلف پتھروں، ستاروں، ناموں، ناموں کے اعداد اور ہاتھوں کی لکیروں کے علاوہ لوگ کن دوسرے عملوں، کاموں کی من گھڑت تاثیروں کا غلط عقیدہ رکھتے ہیں؟

جواب: لوگ مختلف عملوں کی مختلف تاثیروں کے غلط نظریے بھی رکھتے ہیں مثلاً

1. منہ سے لقمہ گر جائے، آٹا گوندتے ہوئے پانی زیادہ ڈل جائے، روٹی پکاتے ہوئے ٹوٹ جائے، تو اجھلملائے تو سمجھتے ہیں کہ مہمان کی آمد ہوگی۔

2. ہاتھ کی ہتھیلی پر خارش ہو تو سمجھتے ہیں کہ پیسہ ملے گا۔

3. پاؤں کے تلوے پر خارش ہو تو سمجھتے ہیں کہ سفر پیش آئے گا۔

4. دائیں آنکھ پھڑکے تو سمجھتے ہیں کہ اچھا معاملہ پیش آئے گا اور اگر بائیں آنکھ پھڑکے تو سمجھتے ہیں کہ بُرا معاملہ پیش آئے گا۔

5. کسی کو ہچکیاں آنے لگیں یا چھینک آئے تو سمجھتے ہیں کہ کوئی یاد کر رہا ہے۔

6. زبان دانتوں کے نیچے دب جائے تو سمجھتے ہیں کہ کسی نے گالی دی ہے۔

7. کوئی کسی کام سے جا رہا ہے اور پیچھے سے کوئی بُلالے تو سمجھتے ہیں کہ اب وہ کام نہیں ہو گا۔

8. کوئی کسی کام سے جا رہا ہو اور دوسرے شخص کو چھینک آ جائے تو سمجھتے ہیں کہ جانے والے کا کام بگڑ جائے گا۔

9. کسی شخص کا کٹا ہوا ناخن دوسرے شخص کے پاؤں کے نیچے آ جائے تو سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں دشمن بن جاتے ہیں۔

10. صبح سویرے جو کام کیا جاتا ہے تو سمجھتے ہے کہ شام تک انسان کو اسی حالت کا سامنا رہتا ہے۔

11. رات کو درخت ہلائیں گے یا کاٹیں گے تو سمجھتے ہیں کہ وہ بے چین یا بے آرام ہو جائے گا۔

12. نماز پڑھ کر فوراً ہی جائے نماز کا کونا نہ الٹا جائے تو سمجھتے ہیں کہ شیطان نماز پڑھتا ہے یا عبادت کرتا ہے۔

13. الٹی چپل پڑی ہو تو سمجھتے ہیں کہ لعنت اوپر جاتی ہے۔

14. بیمار شخص کے لیے دو آدمی ڈاکٹر یا حکیم کو بلانے کے لیے جائیں تو سمجھتے ہیں کہ اس سے بیمار اچھا نہیں ہو گا۔

15. کنواں یا بورنگ کرنے پر جب پانی نکل آئے تو اس میں کوئی میٹھی چیز ڈالتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس عمل کی وجہ سے پانی میٹھا برآمد ہوتا ہے اور ہمیشہ میٹھا رہتا ہے۔

16. پہلے بچے کی ولادت ہونے والی ہو تو کہتے ہیں کہ بچے کی ولادت سے پہلے کوئی کپڑا نہیں

سینا چاہیے۔

17. پہلے بچے کی ولادت پر عورت کا والدین کے گھر ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔

18. بچے کی پیدائش کے وقت والد جو کام کر رہا ہو تو سمجھتے ہیں کہ وہ بچے کے جسم پر داغ کی شکل میں ظاہر ہو گا۔

19. بچے کو زوال کے وقت جھولے میں لٹایا جائے یا دودھ پلایا جائے تو سمجھتے ہیں کہ بھوت پریت کا سایہ ہو جائے گا۔

20. دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھ کر کھانا کھایا جائے یا چولہے پر ہاتھ دھوئے جائیں تو سمجھتے ہیں کہ بندہ مقروض ہو جاتا ہے۔

7) چرند پرند سے متعلق مختلف غلط نظریات رکھنا

سوال 35: لوگ چرند پرند سے متعلق کیا غلط نظریات رکھتے ہیں؟

جواب: بعض لوگ چرند پرند سے متعلق درج ذیل غلط نظریات رکھتے ہیں:

1. کسی گھر میں تیتر ہو تو سمجھتے ہیں کہ اس گھر میں شیطان اور جادو کا اثر نہیں ہوتا۔

2. مکان وغیرہ کی دیوار پر کوّا بولے تو سمجھتے ہیں کہ مہمان آئے گا۔

3. مرغی اذان دے دے تو سمجھتے ہیں کہ وبا پھیلے گی۔

4. مرغا شام کے وقت یا کسی بے وقت اذان دے دے تو سمجھتے ہیں کہ یہ اچھا نہیں ہے۔

5. گائے سینگ بدلے تو سمجھتے ہیں کہ زلزلہ آئے گا۔

6. کوئی سانپ کو مار دے تو سمجھتے ہیں کہ اس مرے ہوئے سانپ کا جوڑا مارنے والے شخص سے ضرور بدلہ لیتا ہے جبکہ حضور ﷺ نے اس نظریہ کی تردید فرمائی۔(66)

7. کالی بلی اگر راستہ کاٹ دے تو سمجھتے ہیں کہ راستہ میں کوئی حادثہ پیش آئے گا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

8. گھر کے دروازے پر گھوڑے کے تلوے میں استعمال شدہ لوہا لٹکا دیا جائے تو سمجھتے ہیں کہ جنات گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

8) دینی پیغام کی اشاعت وتشہیر کرنے، نہ کرنے سے متعلق لوگوں کے غلط نظریات

سوال 36: بعض خصوصی دینی پیغام کی مخصوص تعداد میں اشاعت یا تشہیر نہ کرنے کو مالی و جانی نقصان میں مؤثر سمجھنے سے متعلق لوگوں کے کیا غلط نظریات ہیں؟

جواب: بعض لوگوں نے دینی پیغامات کی اشاعت وتشہیر کرنے اور نہ کرنے سے متعلق غلط باتیں اپنی طرف سے گھڑی ہوئی ہیں مثال کے طور پر بعض لوگ ایس ایم ایس، واٹس اپ، فیس بک، پمفلٹ یا فوٹو اسٹیٹ وغیرہ کے ذریعے قرآن مجید کی کوئی آیت یا ترجمہ یا حدیث یا اقوالِ صحابہ واولیاء یا کوئی قصہ، واقعہ یا وصیت نامہ وغیرہ بھیجتے ہیں جس کے آخر میں اس پیغام کی اشاعت، فوٹو اسٹیٹ یا آگے دوسروں کو فارورڈ کرنے کا کہا جاتا ہے مثلاً سوشل میڈیا میں ان الفاظ کے ساتھ من گھڑت دھمکیاں دیتے ہیں

- اگر آپ مومن ہیں تو اسے لائیک اور شیئر کریں
- اگر آپ رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرتے ہیں تو اسے ضرور لائیک اور شیئر کریں
- لائیک اور شیئر کر کے اپنے مسلمان یا عاشق رسول ﷺ ہونے کا ثبوت دیں
- جو شیئر نہیں کرے گا وہ کسی نہ کسی آفت میں ضرور مبتلا ہوگا

یاد رکھیں! ایمان، اسلام، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا دارومدار سوشل میڈیا پر شیئرنگ، لائیک یا فارورڈ کرنے پر نہیں بلکہ قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے پر ہے، اسی طرح کسی مصیبت میں مبتلا ہونے یا کسی خوشی کے حاصل ہو جانے کا تعلق بھی پوسٹنگ، شیئرنگ اور فارورڈ سے نہیں بلکہ اللہ رب العزت کے حکم اور فیصلے سے ہے جس پر ہمیں ہر

حال میں راضی رہنا چاہیے۔

اور بعض پیغامات میں تو اس کی مخصوص تعداد 7، 10، 11، 25، 27، 101 وغیرہ بھی بتائی جاتی ہے اور اشاعت/ فارورڈ نہ کرنے کی صورت میں جانی و مالی نقصان سے ڈرایا جاتا ہے اور جن لوگوں نے اس پیغام کو آگے نہیں بھیجا ان کو کیا کیا نقصان ہوئے اس کے عجیب و غریب قصے بھی بتائے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ ''شیخ احمد کا وصیت نامہ'' کے نام سے موسوم پرچے کی متعدد فوٹو اسٹیٹ کروا کر تقسیم کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں

حالانکہ یہ وصیت نامہ ایک بہت ہی قدیم زمانہ (تقریباً ڈیڑھ سو سال) سے اب تک مسلمانوں میں تھوڑے بہت مضمون کے اختلاف کے ساتھ چلا آرہا ہے جس کے تحریر کرنے والے کے بارے میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ روضۂ اقدس کے خادم ہیں اور ان کا نام شیخ احمد ہے، حالانکہ شیخ احمد نامی کوئی صاحب روضۂ اقدس کے خادم نہیں۔

اس وصیت نامے میں یہ بھی ہے کہ جو اس کو پڑھے گا اور چھپوا کر تقسیم نہیں کرے گا وہ غم دیکھے گا اور اس کو نقصان ہوگا وغیرہ وغیرہ اور ساتھ ہی اس قسم کے کچھ واقعات اور مثالیں بھی جھوٹے سچے درج ہوتے ہیں کہ فلاں نے چھپوایا اور اس کو اتنا فائدہ ہوا اور فلاں نے یقین نہیں کیا تو اتنا نقصان اٹھایا وغیرہ وغیرہ اس وجہ سے سادہ لوح مسلمان اس کو آگے خود ہی شائع کرتے رہتے ہیں یہ سلسلہ اب تک چلا آرہا ہے بلکہ بعض جگہ فوٹو اسٹیٹ کے کاروبار کرنے والے اس کی نقلیں کر کے قریب میں تقسیم کرا دیتے ہیں تاکہ لوگ دوبارہ ان سے فوٹو کاپی کروا کر تقسیم کریں اور ان دکانداروں کا کاروبار چلتا رہے۔

شرعاً اس وصیت نامے کی کوئی حیثیت نہیں اس کی تردید میں ایک فتویٰ 1934 میں شائع ہوا تھا نیز علماء عرب نے بھی اس کی تردید فرمائی ہے اس وصیت نامے میں جو عبادت کی طرف متوجہ ہونے اور آخرت کی فکر میں لگنے کو لکھا ہے یہ بیشک اچھی باتیں ہیں مگر ان پر عمل پیرا

ہونے کے لیے قرآن وسنت کے ارشادات، خطابات وتعلیمات کافی ہیں ان فرضی وصیت ناموں کی ضرورت نہیں۔

یہ وصیت نامہ اور اس قسم کے دوسرے وصیت نامے اور اعلان (مثلاً ایک حاجن کا اعلان) جعلی، فرضی اور خودساختہ ہے لہٰذا ان میں اپنا مال اور وقت ضائع کرنا گناہ ہے اور اس قسم کے مضامین کو پڑھنا دوسروں کو پڑھانا اور شائع کرنا اور اس طور پر یقین کرنا کہ اس کی اشاعت کرنا نہ کرنا نفع اور نقصان میں مؤثر ہے درست نہیں۔(67)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:2

مُردوں سے متعلق غلط نظریات

سوال 37: مُردوں کے متعلق لوگوں کے توہمات اور غلط نظریات کیا ہیں؟

جواب: مُردوں کے متعلق لوگوں کے غلط نظریات یہ ہیں:

(1) زوال کے وقت مردہ کو دفن کرنے سے اس کا ہمزاد باہر رہ جاتا ہے اور پھر دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

(2) مردہ کو دفن کرنے کے بعد چالیس قدم چل کر اس کے لیے دعا کرنی چاہیے ورنہ اس کا ہمزاد قبر سے واپس آجاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمزاد لوگوں کی اپنی گھڑی ہوئی اصطلاح ہے حدیث سے صرف اتنا ثابت ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی ہوتا ہے اور وہ انسان کے ساتھ رہتا ہے لیکن اس کا انسان کے ساتھ دفن ہونا یا بعض اوقات انسان کے مرنے کے بعد اس کی قبر سے نکل کر دوسروں کو ستانا کہیں سے بھی ثابت نہیں، لہٰذا ہمزاد اور اس کے بارے میں مذکورہ اور اس جیسے تصورات رکھنا درست نہیں۔(68)

(3) بعض لوگوں کا نظریہ ہوتا ہے کہ تمام روحیں جمعہ یا جمعرات کی رات کو اسی طرح شبِ برأت، شبِ قدر اور عید وغیرہ میں بھی اپنے گھروں میں آتی ہیں اور گھر کے ایک کونے میں کھڑی ہو کر دیکھتی رہتی ہیں کہ ہم کو کون ثواب بخشتا ہے اور خیرات کرنے کی درخواست کرتی ہیں اور خیرات نہ کرنے والوں پر بددعا کرتی ہیں اگر کچھ ثواب مل جائے تو خیر ورنہ مایوس ہو کر لوٹ جاتی ہیں اور مرنے کے بعد روزانہ ایک ماہ تک اپنے گھر کا گشت کرتی رہتی ہیں، یہ اعتقاد غلط ہے کسی حدیث صحیح سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔

● یہ زمانہ جاہلیت میں ''ھامه'' کی توہم پرستی سے ملتی جلتی چیز ہے اور ھامه کی طرح بے حقیقت ہے، ھامه کے لفظی معنیٰ ''سر'' اور ''پرندہ'' کے آتے ہیں۔ احادیث میں پرندہ والے معنیٰ مراد ہیں، کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے لوگ ہامہ یعنی پرندے سے بدشگونی اور نحوست مراد لیتے تھے اور اس کے متعلق ان میں طرح طرح کی باتیں پھیلی ہوئی تھیں مثلاً:

1) ان کا خیال تھا کہ مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکلتا ہے جس کا نام ھامه ہے وہ ہمیشہ فریاد کرتا رہتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ، مجھے پانی پلاؤ اور جب مقتول کا بدلہ قاتل سے لے لیا جاتا ہے تو پھر یہ پرندہ بہت دور اڑ جاتا ہے۔

2) بعض کا خیال تھا کہ مردہ کے ہڈیاں جب بوسیدہ اور ختم ہوجاتی ہیں تو وہ ھامه (خاص پرندہ) بن کر قبر سے نکل جاتی ہیں اور ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں اور اپنے گھر والوں کے پاس آکر چیختی چلاتی ہیں۔

3) بعض کا یہ اعتقاد تھا کہ ھامه وہ اُلّو یا رات میں نکلنے والا پرندہ ہے جو کسی کے گھر پر بیٹھ کر آوازیں لگاتا ہے اور انہیں ہلاکت و بربادی اور موت کی خبریں دیتا ہے۔ اہل عرب کی عادت تھی کہ جب یہ لوگ اس پرندے کی آواز سنتے تھے تو اس سے بدشگونی لیا کرتے تھے اگر وہ پرندہ کسی کے گھر پر بیٹھ جائے تو اس مکان کے رہنے والے خوف زدہ ہوجاتے اور یہ سمجھنے لگتے تھے کہ ان میں سے کوئی آدمی مرجائے گا یا گھر تباہ و برباد ہوجائے گا اسی طرح وہ کوّے کو جدائی یا بربادی کا پیغام رساں سمجھتے تھے۔

حالانکہ بعض پرندے غیر آباد مکانوں میں انڈے بچے دینے کے لیے رہتے ہیں تاکہ لوگوں سے دور ہونے کی وجہ سے ان کے انڈے بچے انسانوں کی دسترس سے محفوظ رہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے عقائد و نظریات کو باطل قرار دیا اور ایسا اعتقاد رکھنے سے منع فرمایا اور واضح فرمایا کہ ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔(69)

● اور جن بعض روایات میں روحوں کا آنا منقول ہے وہ روایات ضعیف ہیں اور عقائد کے سلسلے میں معتبر نہیں۔(70)

● نیز روحیں اپنے آنے میں بالکل آزاد اور خود مختار نہیں کہ جب چاہیں اور جہاں چاہیں چلی جائیں بلکہ وہ حکمِ الٰہی کی محتاج ہیں اور حکمِ الٰہی سے فوت ہونے کے بعد برزخ میں ہر ایک کی روح کا ایک ٹھکانا متعین کر دیا جاتا ہے اس لیے ہر حال میں ان کے آنے جانے کا اعتقاد رکھنا بالکل غلط اور بے اصل ہے۔(71)

4) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مردے کے داہنے کان میں اگر یہ کہہ دیا جائے کہ ”کہا سنا معاف“ تو اس طرح کہنے سے مردہ کے سب حقوق معاف ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح کہنے سے حقوق معاف نہیں ہوتے۔

5) بعض لوگ مردہ کو دو مرتبہ غسل دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

6) بعض لوگوں کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں مردہ کو غسل دیا جائے وہاں تین دن تک چراغ جلایا جانا چاہیے ورنہ مردے کی نحوست باقی رہ جاتی ہے۔

● اسی طرح بعض لوگ اپنے گھروں وغیرہ میں چراغ جلانے کے لیے کمرے مخصوص کر دیتے ہیں اور وہاں ہر روز یا آٹھویں دن چراغ جلانا ضروری سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہاں ہوائی یا روحانی مخلوق یا کسی بزرگ کی روح آتی ہے۔

● اور بعض جاہل لوگ تو بعض کمروں کو اس غرض کے لیے مخصوص کر دیتے ہیں اور اپنے استعمال میں نہیں لاتے۔

● اس طرح کی باتیں اور خیالات شرعاً بالکل بے بنیاد ہیں اور یہ بھی زمانۂ جاہلیت کی ہامہ سے مشابہ چیز ہے البتہ کسی جگہ جنات و شیاطین کے اثرات کا ہونا ممکن ہے۔(72)

فصل:3

پیروں، ولایت اور بزرگی سے متعلق غلط نظریات

سوال 38: پیروں، ولیوں، مزاروں اور ولایت سے متعلق لوگوں کے توہمات اور غلط نظریات کیا ہیں؟

جواب: پیروں، ولیوں، مزاروں اور ولایت سے متعلق لوگوں کے توہمات اور غلط نظریات یہ ہیں:

1) بعض لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ پیروں، ولیوں پر ایک ایسا درجہ بھی آتا ہے کہ وہاں پہنچ کر شرعی احکام اُن سے ساقط اور معاف ہوجاتے ہیں پس نہ ان کے لیے پردہ ضروری ہوتا ہے اور نہ وہ ظاہری نماز کے پابند ہوتے ہیں، یہ عقیدہ صریح کفر ہے (جب تک ہوش وحواس قائم رہیں ہرگز شرعی احکام معاف نہیں ہوسکتے، البتہ بے ہوشی عذر ہے)۔ (73)

2) بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہوتا ہے کہ چونکہ ولی اللہ کا دوست ہوتا ہے اس لیے وہ جسے چاہیں اللہ تعالیٰ سے کہہ کر بخشوا سکتا ہے چاہے کوئی کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو اس لیے وہ لوگ احکام شرعیہ نماز، روزہ وغیرہ کی پابندی کو غیر ضروری سمجھتے ہیں اور اولیاء اللہ کو راضی کرنے کے لیے صرف مزاروں پر چادریں چڑھانے، لنگر کھلانے کو جنت میں جانے کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔

3) بہت سے لوگ ایسی حرکات وسکنات کو بزرگی کا ذریعہ سمجھتے ہیں جن میں کسی قسم کا کوئی ثواب نہیں مثلاً غیر شادی شدہ رہنا، لمبی مدت لوگوں سے الگ تھلگ رہنا، خاص مدت تک بات چیت ترک کرنا، ایک خاص مدت تک برہنہ رہنا، غسل نہ کرنا یا نہ کھانا وغیرہ وغیرہ، اس طرح کے مجاہدے اور حرکات نہ تو قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی ثواب کا باعث ہیں اور نہ

ہی حضور ﷺ کی اتباع کی نشانی ہیں اور نہ ہی ایمان کے ساتھ ان کا کوئی خاص تعلق ہے چنانچہ یہ نظریہ بھی بالکل غلط ہے کیونکہ یہ چیزیں رہبانیت کے زمرے میں آتی ہیں اور اسلام میں رہبانیت کی کوئی گنجائش نہیں ان کے ذریعے کوئی ولی کیسے بن سکتا ہے؟ (74)

4) بعض لوگ بھنگ، چرس وغیرہ جیسی نشہ آور چیزوں کو (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ قرار دیتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ اس کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ سے وصال یا عرش کی سیر ہو جاتی ہے اس میں دکاندار پیروں، جعلی فقیروں اور نام نہاد گدی نشینوں کا بڑا ہاتھ ہے جو اس کو فقیری بوٹی کا نام دیتے ہیں۔ (75)

5) بعض لوگ سمجھتے ہیں میاں بیوی کو ایک بزرگ سے بیعت نہیں ہونا چاہیے، یہ بھی غلط عقیدہ ہے۔ (76)

6) بعض لوگ اپنی دکانوں وغیرہ میں کسی بزرگ کی تصویر لٹکاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے اس جگہ اور کاروبار میں برکت ہوگی، یہ بھی غلط نظریہ ہے۔ (77)

7) بعض لوگ درباروں اور مزاروں کے نام پر (عرس وغیرہ کے لیے) چندہ کرنے والوں کا تعاون کرنا بہت بڑا ثواب خیال کرتے ہیں جبکہ مانگنے والے اکثر و بیشتر نشہ کے عادی یا پیشہ ور لوگ ہوتے ہیں۔ (78)

8) بعض لوگ اپنے مقاصد میں کامیابی کے لیے غیر شرعی منتیں ماننے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں خاص طور پر مختلف مزاروں پر جا کر اس طرح منتیں مانی جاتی ہیں مثلاً مزار پر چادر چڑھانے کی منت، دیگ چڑھانے یا بکرا، مرغا وغیرہ نذر کرنے کی منت، قبروں کا طواف کرنے کی منت، وہاں جا کر خصوصی سلام یا مالی نذرانہ پیش کرنے کی منت یا وہاں سالانہ عرس وغیرہ کے موقع پر یا ہر جمعرات یا کسی اور دن میں حاضری دینے کی منت اور پھر ان کے پورا کرنے کو

بہت ضروری سمجھتے ہیں، اس طرح کی منتیں حرام اوران کو پورا کرنا سخت گناہ بلکہ بعض حالات میں شرک ہے۔(79)

9) بعض لوگ بچوں کے سر میں (خصوصاً لڑکے کے سر میں) چند مخصوص بالوں کی ایک چوٹی چھوڑ دیتے ہیں۔اسی طرح بعض لوگ یہ منتیں مانتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد ہوئی تو ہم پہلا بچہ مزار پر نذرانے کے طور پر دیں گے پھر جب ان بچوں کو مزار پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہاں کے مجاوران بچوں کے سر پر خاص طرح کی لوہے کی ٹوپیاں چڑھا دیتے ہیں جس سے ان کا سر چھوٹا رہ جاتا ہے تاکہ اپنی خاص علامت کی وجہ سے لوگوں میں شناخت ہوسکے پھر ان کے ذریعہ مانگنے کے پیشے کا کام لیا جاسکے اس کو دولہے شاہ کی چوہی کا نام دیا جاتا ہے اور لوگ ان کے ساتھ تعاون کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں، یہ سب حرام اور ناجائز ہے اور سخت گناہ ہے۔(80)

10) بعض لوگوں نے کسی مزار وغیرہ پر مخصوص دروازہ بنا کر یہ مشہور کیا ہوا ہے کہ یہ بہشتی دروازہ ہے اور جو شخص اس دروازے سے گزر جاتا ہے اس کا جنت میں پہنچنا یقینی ہوجاتا ہے، ناواقف مسلمان آسان جنت حاصل کرنے کے لیے دور دراز سے سفر کرکے وہاں پہنچتے ہیں اور اس دروازے سے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس قسم کی چیزوں کی طرف لوگوں کا اتنا رجوع ہوتا ہے کہ بسا اوقات اس موقع کو حاصل کرنے کے لیے رات بھر جاگنے کی مشقت بھی برداشت کرنی پڑتی ہے کیونکہ پہلے سے دور دراز سے آنے والوں کی لمبی لمبی قطاریں لگی ہوئی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اس کا موقع نہیں مل پاتا۔

یاد رکھیے! کہ کسی دروازے وغیرہ کو اس طرح کی حیثیت دینا بالکل غلط اور باطل ہے شریعت کا مقابلہ ہے، جب حرمین شریفین کو یہ مقام حاصل نہیں کہ ”صرف وہاں چلے جانا بخشش کے

لیے کافی نہیں بلکہ بخشش ومغفرت اور جنت کا مستحق بننے کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ عمل کی ضرورت ہے''، تو پھر کون سا مقام ایسا ہوسکتا ہے جس کو یہ حیثیت دی جائے۔قرآن، حدیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات وفرمودات سے اس قسم کے سستے نسخوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(81)

11) بعض لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ فلاں شخص پر فلاں نے بڑے پیر بابا صاحب (جو کہ فوت ہو چکے ہوتے ہیں) کی سواری آگئی یا آتی ہے، اس کی شرعاً کوئی حقیقت نہیں البتہ جنات اور شیاطین آسکتے ہیں اور وہ آکر غلط بیانی کر کے کسی بزرگ وغیرہ کا بھی نام بتا سکتے ہیں، کہ میں فلاں بزرگ ہوں اور فلاں جگہ سے آیا ہوں وغیرہ۔(82)

فصل:4

غیب کی خبروں سے متعلق غلط نظریات

1) قرآن مجید سے فال نکالنا 2) حاضرات کا عمل کرانا

3) نجومیوں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا

4) طوطوں، میناؤں یا کسی دوسرے پرندے کے ذریعے سے خبر معلوم کرنا، مستقبل کو جاننا

5) عاملوں، جوتشیوں، پامسٹوں اور پروفیسروں کے واسطے سے خبر دریافت کرنا

6) علمِ رمل وجفر کے ذریعہ سے خبر معلوم کرنا

7) علمِ قیافہ کے ذریعہ سے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر خبر معلوم کرنا

8) علم الاعداد اور ابجد کے ذریعہ سے خبر پوچھنا

9) جنات کی باتوں پر یقین کرنا اور ان سے دریافت کرنا

10) مختلف قسم کے غیر شرعی استخاروں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا

سوال 39: اپنے مستقبل سے متعلق آگاہی اور علم غیب سے متعلق لوگوں کے کیا نظریات ہیں؟

جواب: لوگوں میں اپنے مستقبل کو جاننے، زندگی کے حالات اور آیندہ کی خبروں کو دریافت کرنے، پیش آنے والے حادثات وواقعات کا سراغ لگانے، شادی بیاہ کی کامیابی و ناکامی، مقدمہ کی ہار جیت کاروبار کی ترقی وتنزلی، روزگار، اولاد، صحت کے حصول جیسے مستقبل کے پوشیدہ حالات ومعاملات دریافت کرنے کی جستجو میں بہت سے قدیم اور نت نئے عجیب وغریب طریقوں کو اپنی طرف سے دریافت کیا ہے۔

لہٰذا لوگ ان طریقوں کے ذریعہ سے مستقبل کی باتوں کو نہ صرف جاننے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ حاصل شدہ معلومات کو یقینی جانتے ہیں اور پھر اسی کے مطابق اپنے امور کو انجام دیتے

ہیں جو کہ نہ صرف غلط ہے بلکہ بعض اوقات لوگ ان چیزوں میں لگ کر شرک کے اندھے گڑھے میں گر کر اپنی دنیا و آخرت دونوں برباد کر لیتے ہیں۔

سوال 40: بعض لوگوں نے غیب کی خبروں، مستقبل کے حالات اور پیش آنے والے حادثات وواقعات کا قبل از وقت علم حاصل کرنے کے جو طریقے ایجاد کیے ہوئے ہیں وہ کیا ہیں؟

جواب: بعض لوگوں نے غیب کی خبروں، مستقبل کے حالات اور پیش آنے والے حادثات وواقعات کا قبل از وقت علم حاصل کرنے کے جو طریقے ایجاد کیے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

1) قرآن مجید سے فال نکالنا
2) حاضرات کا عمل کرانا
3) نجومیوں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا
4) طوطوں، میناؤں یا کسی دوسرے پرندے کے ذریعے سے خبر معلوم کرنا، مستقبل کو جاننا
5) عاملوں، جوتشیوں، پامسٹوں اور پروفیسروں کے واسطے سے خبر دریافت کرنا
6) علمِ رمل وجفر کے ذریعہ سے خبر معلوم کرنا
7) علمِ قیافہ کے ذریعہ سے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر خبر معلوم کرنا
8) علم الاعداد اور ابجد کے ذریعہ سے خبر پوچھنا
9) جنات کی باتوں پر یقین کرنا اور ان سے دریافت کرنا
10) مختلف قسم کے غیر شرعی استخاروں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا

1) قرآن مجید سے فال نکالنا

سوال 41: قرآن مجید سے فال نکالنے کا جو طریقہ لوگوں میں رائج ہے وہ کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید سے فال نکالنے کا جو طریقہ لوگوں میں رائج ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کی چوری ہو جاتی ہے تو بعض عاملوں کے ذریعے ایک خاص انداز اور خاص طریقے سے

قرآن کریم یا کسی اور کتاب مثلاً دیوانِ حافظ یا گلستان وغیرہ سے فال کھلوائی جاتی ہے اور اس کے سچ ہونے پر پورا عقیدہ ہوتا ہے اور فال میں جس شخص کا تعین ہوتا ہے آنکھیں بند کر کے اسی کو مجرم قرار دے کر چوری کیا ہوا مال اسی سے طلب کیا جاتا ہے جس میں بسا اوقات وہ شخص جس پر چوری کا الزام لگایا جاتا ہے قرآن کریم کی توہین کر کے کافر ہوجاتا ہے، اسی طرح قرآن مجید کے ساتھ بھی بعض فالنامے چھاپے جاتے ہیں۔

قرآن کریم یا کسی اور کتاب سے فال نکالنا یا نکلوانا اور اس پر یقین کرنا بالکل ناجائز ہے بلکہ قرآن کریم سے فال نکلوانا اور بھی سخت گناہ ہے۔(83)

2) حاضرات کا عمل کرانا

سوال42: ''حاضرات کا عمل کرانا'' کیا ہوتا ہے؟

جواب: جب کسی کے یہاں چوری ہوجاتی ہے اور کچھ نقصان ہوجاتا ہے تو وہ عاملوں کو بلوا کر حاضرات کا عمل کرواتے ہیں جس کی صورت کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ کسی نابالغ بچہ کے ناخن یا ہاتھوں پر سیاسی یا تیل وغیرہ لگا کر بچہ کو اس پر نظر جمانے کو کہا جاتا ہے اور عامل اس پر اپنی توجہ ڈالتا ہے جس سے اس بچے کو ناخن یا ہاتھ میں اس کے خیالات متشکل ہوکر نظر آنے لگتے ہیں پھر عامل جو کچھ اس سے دریافت کرتا ہے وہ اسی طرح کہتا جاتا ہے اسی طرح بعض لوگ انڈے وغیرہ کو تیل لگا کر اور نابالغ بچے کو قریب بٹھا کر عمل پڑھتے ہیں۔

شرعاً ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ان سے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ غیر یقینی ہوتی ہیں، بعض اکابر کا خیال ہے کہ حاضرات میں نظر آنے والی چیز صرف دکھانے والے عامل کے تخیل کا اثر ہوتا ہے، دلیل شرعی کے بغیر ان پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ اگر ان کے ذریعے کسی شخص کے بارے میں یہ پتہ چل جائے کہ وہ چور یا ملزم ہے تو اس کے متعلق چوری

کا یقین کر لینا اور کسی پر کوئی الزام عائد کرنا جائز نہیں بلکہ شرعی اصولوں کے مطابق تحقیق کرنا ضروری ہے جب تک شرعی ثبوت نہ ہو اس کے چور ہونے کا یقین کرنا اور اس کو تکلیف دینا جائز نہیں۔(84)

3) نجومیوں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا

سوال 43: نجومیوں کے ذریعے خبریں معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہوتا ہے؟

جواب: علم نجوم (ستاروں، سیاروں) کے ذریعے سے نجومی حضرات لوگوں کو غیب کی خبروں سے متعلق آگاہ کرتے ہیں جو صرف اندازوں پر مبنی ہوتے ہیں، شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں، اس طرح غیب کی خبریں بتانا اور معلوم کرنا شرعاً جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھیں عنوان: ستاروں سیاروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا، ص:43)

4) طوطوں، میناؤں یا کسی دوسرے پرندے کے ذریعے سے خبر معلوم کرنا، مستقبل کو جاننا

سوال 44: طوطوں، میناؤں یا کسی دوسرے پرندے کے ذریعے سے خبر معلوم کرنا، مستقبل کو جاننے کا کیا طریقہ ہوتا ہے؟

جواب: شہر کی بڑی بڑی شاہراہوں پر کچھ لوگ دیوار سے ایک پردہ لٹکائے بیٹھے ہوتے ہیں اور ان کے پاس پرندے خصوصاً تربیت یافتہ طوطے پنجروں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور فرش پر بچھے ہوئے کپڑوں پر درجنوں لفافے رکھے ہوتے ہیں جن میں اچھے برے، مختلف مضامین پر مشتمل خطوط ہوتے ہیں جو محض خود ساختہ ہوتے ہیں۔ مصیبت زدہ، پریشان حال، بے روزگار، مقروض، بیمار، سادہ لوگ ان کے پاس پہنچتے ہیں اور اپنی فال نکلوا کر دیکھتے ہیں (سب سے سستی فال وہ ہوتی ہے جو طوطے یا کسی پرندے کے ذریعے لفافہ اٹھا کر نکلوائی جاتی ہے) اچھی فال اور اچھی قسمت کھلے تو کامیابی پر یقین کرتے ہیں اور بری فال

نکلے تو اپنی بدحالی کا یقین ہو جاتا ہے، شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں۔(85)

5) عاملوں، جوتشیوں، پامسٹوں اور پروفیسروں کے واسطے سے خبر دریافت کرنا

سوال 45: عاملوں، جوتشیوں، پامسٹوں اور پروفیسروں کے واسطے سے خبر دریافت کرنے کا کیا طریقہ ہوتا ہے؟

جواب: سڑکوں اور مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے خودساختہ عاملوں، جوتشیوں، پامسٹوں اور پروفیسروں کے ذریعے سے لوگ شادی بیاہ، روزگار، اولاد، صحت اور مقدمے کی ہار جیت جیسے مستقبل کے پوشیدہ حالات و معاملات دریافت کرتے ہیں، شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں، اس طرح غیب کی خبریں بتانا اور معلوم کرنا شرعاً جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔(86)

6) علمِ رمل و جفر کے ذریعہ سے خبر معلوم کرنا

سوال 46: علمِ رَمَل و جَفَر کے ذریعہ سے خبر معلوم کرنا

جواب: علم رمل ایک علم کا نام ہے جس میں ہندسوں اور خطوط وغیرہ کے ذریعے غیب کی بات دریافت کرتے ہیں اسی طرح علم جفر بھی ایک علم کا نام ہے جس سے غیب کا حال معلوم کیا جاتا ہے اور اسے حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ سے بھی منسوب کیا جاتا ہے جو بالکل غلط ہے اور شرعاً ان علوم کی کوئی حیثیت نہیں، ان کے ذریعے غیب کی خبریں بتانا اور معلوم کرنا شرعاً جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔(87)

7) علمِ قیافہ کے ذریعہ سے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر خبر معلوم کرنا

سوال 47: علمِ قیافہ کے ذریعہ سے اور ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ کر خبر معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: علمِ قیافہ ایک علم ہوتا ہے جس میں انسان کے خدوخال اور علامات سے بھلا برا

پہچان لیتے ہیں اور چہرہ، بُشرہ دیکھ کر آدمی کا کردار معلوم کرتے ہیں، یہ محض ایک اندازے کا علم ہوتا ہے اور اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں لہٰذا ایسے علم کے ذریعے سے کسی فرد یا معاملے کے متعلق فیصلہ کرنا اور اس کو سو فیصد یقینی جاننا درست نہیں۔ اسی طرح ہاتھ کی لکیروں اور اس کی خدوخال دیکھ کر مقدر کا اچھا یا برا ہونا اور اپنے مقاصد میں کامیاب یا ناکام ہونا واضح کیا جاتا ہے، اس کی بھی شرعاً کوئی حیثیت نہیں لہٰذا اس مقصد کے لیے ہاتھوں کے دیکھنے اور دکھانے سے بچنا چاہیے۔(88)

8) علم الاعداد اور ابجد کے ذریعہ سے خبر پوچھنا

سوال 48: علم الاعداد اور ابجد کے ذریعہ سے خبر پوچھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: علم الاعداد اور ابجد اصل میں عربی حروفِ ہجا کی عددی قیمتیں ہیں یعنی حروفِ تہجی جو عربی میں اٹھائیس (فارسی میں بتیس اور اردو میں پینتیس ہیں) ان میں سے ہر حرف کا ایک عدد مقرر ہے جیسے ''الف'' کا عدد 1 ہے، ''ب'' کا 2، ''ج'' کا 3 وغیرہ وغیرہ۔

اب علم الاعداد و علم الابجد کے جاننے والے کسی بھی اشخاص یا چیزوں کے ناموں کے عدد نکالتے ہیں پھر ان اعداد کو آپس میں جوڑ کر کسی بھی معاملے کی کامیابی و ناکامی، مثلاً ناموں وغیرہ کے متعلق مختلف فال نکلوا کر ان کی اچھائی و برائی کا فیصلہ کرتے ہیں، شرعاً اس علم کی کوئی حیثیت نہیں۔(89)

9) جنات کی باتوں پر یقین کرنا اور ان سے دریافت کرنا

سوال 49: جنات کی باتوں پر یقین کرنا اور ان سے دریافت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ اگر کسی مرد یا عورت پر جن سوار ہو اور وہ بولتا ہو تو اس سے غیب کی باتیں دریافت کرتے ہیں۔ مثلاً اگر چوری ہوگئی تو پوچھتے ہیں کہ یہ چوری کس شخص نے کی ہے وہ کہاں ہے؟ اس کا نام کیا ہے اور چوری کا زیور، روپیہ کس کے پاس

ہے؟ پھر جو کچھ وہ بتلادے شرعی ثبوت کے بغیر اس پر مکمل یقین کیا جاتا ہے یا اس سے دریافت کرتے ہیں کہ ہم پر کس نے جادو کیا ہے، وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟ یا ہماری فلاں گمشدہ چیز کس کے پاس ہے؟ یا کل یا آئندہ کیا کچھ ہونے والا ہے؟ اور پھر جو کچھ وہ بتلائے اس پر یقین کرلیا جاتا ہے۔ یہ سب حرام اور ناجائز ہے کیونکہ شرعی اصولوں کے مطابق تحقیق کے بغیر محض ''جن'' کی باتوں پر یقین کر کے کسی کو چور سمجھنا اور اس پر چوری کا الزام لگانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔(90)

10) مختلف قسم کے غیر شرعی استخاروں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنا

سوال 50: مختلف قسم کے غیر شرعی استخاروں کے ذریعے سے خبریں معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بعض لوگوں نے غیب کی خبریں معلوم کرنے کے لیے مختلف قسم کے غیر شرعی استخارے مشہور کر رکھے ہیں جن میں نظریاتی و عملی کئی خرابیاں ہیں، شرعی اعتبار سے استخارہ غیب کی باتیں معلوم کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کرنے کا نام ہے۔(91)

مسنون استخارے کی دعا حدیث شریف میں آئی ہے، اصل سنت استخارہ یہی ہے اور اس کے علاوہ جتنے استخارے لوگوں میں مشہور ہیں اول تو وہ سنت نہیں اور دوسرے ان میں بہت سے خلافِ شریعت بھی ہیں، اس لیے استخارہ وہی کرنا چاہیے جو حضور ﷺ سے ثابت ہے اور اس کی مشہور دعا ہے مگر سنت استخارہ میں بھی خواب وغیرہ میں کچھ نظر آنا یا کسی طرح کا اشارہ ملنا ضروری نہیں۔

نیز استخارہ خود کرنا سنت ہے کسی دوسرے سے کرانا سنت نہیں، عام طور پر خود استخارہ کرنے کے بجائے دوسرے سے استخارہ کرانے پر اس لیے زور دیا جاتا ہے کہ خود کو خواب وغیرہ میں

کوئی واضح چیز نظر نہیں آتی اور جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ خواب میں کچھ نظر آنا ضروری نہیں تو اس غرض کی خاطر خود استخارہ چھوڑ کر دوسرے سے استخارہ کرانے کی بھی ضرورت نہیں۔

(تفصیل کے لیے ہمارا کتابچہ ''استخارہ'' دیکھیے)

سوال 51: آپ نے بتایا کہ علم رمل، جفر، قیافہ، عاملوں، نجومیوں، ستاروں، سیاروں وغیرہ کے ذریعے غیب کی خبریں معلوم کرنا، بنانا درست نہیں۔

یہ کہنا تو درست معلوم نہیں ہوتا کہ مستقبل کی خبریں غیبی حالات کسی کو کسی طریقہ سے بھی معلوم نہیں ہوتے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت سے انبیاء کرام علیہ السلام اور اولیاء عظام وغیرہ بھی غیب کی خبریں بتاتے ہیں اور مستقبل کے حالات اور واقعات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں، کوئی کشف کے ذریعے بتاتا ہے، کوئی الہام کے ذریعے، کوئی خواب واستخارہ کے ذریعے۔ دنیوی ماہرین جدید آلات کے ذریعے بتلاتے ہیں، جیسے آئندہ کے موسم کے احوال وغیرہ۔

- تو اب سوال یہ ہے، کشف، الہام، خواب، استخارہ، جدید آلات کے ذریعے جو مستقبل کے حالات بتائے جاتے ہیں تو کیا یہ طریقے بھی درست نہیں؟ اگر درست نہیں تو ان کے ذریعے جو مستقبل کے حالات، خبریں بتائی جاتی ہیں اکثر وہ صحیح کیسے نکلتی ہیں؟
- نیز ان مذکورہ ذرائع (یعنی کشف والہام، خواب واستخارہ اور جدید آلات) سے جو مستقبل کے حالات بتائے جاتے ہیں تو کیا ان خبروں کو غیب کی خبریں کہا جائے گا اور اس قسم کے حالات بتانے والوں کو غیب دان کہا جائے گا۔
- نیز یہ بتائیں، کشف والہام، خواب واستخارہ وغیرہ کے ذریعے جو مستقبل کے حالات، خبریں، غیبی اشارے بتائے جاتے ہیں۔

اگر وہ باتیں قرآن وحدیث کی باتوں کے خلاف ہوں تو اس پر عمل کرنا کیسا ہوگا؟ جائز یا ناجائز۔

جواب: واضح رہے کہ کشف کے معنی ہیں کسی بات یا واقعہ کا کھل جانا، الہام کے معنی ہیں

دل میں کسی بات کا القاء ہو جانا اور بشارت کے معنی خوش خبری کے ہیں، جیسے کوئی اچھا خواب دیکھنا۔(92)

استخارہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب کرنا۔

- اب کشف الہام خواب و استخارہ وغیرہ کے ذریعے سے جو مستقبل کے حالات اور واقعات بیان کیے جاتے ہیں ان کو نہ مکمل غلط کہا جا سکتا ہے اور نہ ان کی سو فیصد تصدیق کی جا سکتی ہے، بلکہ کچھ کشف والہام صحیح ہوتے ہیں، کچھ غلط۔
- اب کون سے صحیح ہیں اور کون سے نہیں، نیز ان کو پرکھنے کی کسوٹی کیا ہے تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہ السلام کے کشف والہام اور خواب درست ہوتے ہیں اور ان پر ایمان لانا فرض ہے۔

انبیاء کرام علیہ السلام کے علاوہ اگر کوئی فرد کشف والہام استخارہ یا خواب کے ذریعے کسی بات کا دعویٰ یا کوئی خبر دیتا ہے تو دو باتیں دیکھی جائیں گی۔

پہلی بات: کشف والہام وغیرہ کے ذریعے جو شخص دعویٰ کر رہا ہے تو اس کی ذات کو دیکھا جائے گا کہ وہ سنت نبوی ﷺ کا متبع اور شریعت کا پابند ہے یا نہیں، گناہ، محرمات، مشتبہات سے بچتا ہے یا نہیں۔(93)

دوسری بات: وہ کشف الہام خواب وغیرہ قرآن وحدیث کے کسی حکم اور شریعت مطہرہ کے کسی اصول کے مخالف و متعارض تو نہیں، اگر دونوں باتیں درست ہوں (یعنی وہ شخص شریعت کا پابند اور سنت نبوی ﷺ کا اتباع کرنے والا ہو اور کشف والہام وغیرہ بھی دین کی کسی بات کے مخالف نہ ہو) تو اس کشف والہام وغیرہ کو درست قرار دیں گے اور اس کی تصدیق کی جائے گی لیکن اس طور پر کہ نہ اس کو قطعی و یقینی سمجھا جائے گا نہ کسی کو اس کے ماننے کی دعوت دی جائے گی۔(94)

- یہی حکم خواب کا بھی ہے کہ بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور رویائے صادقہ ہوتے ہیں، ان کو حدیث میں نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہے، بعض شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، جس میں عموماً فسق و فجور یا گندگیاں نظر آتی ہیں، بعض محض خیالات ہوتے ہیں، اسی لیے خوابوں کو نہ مکمل غلط کہا جاسکتا ہے اور نہ ان کی سو فیصد تصدیق کی جاسکتی ہے، ان کو شریعت کی کسوٹی پر جانچ کر دیکھا جائے گا، اگر شریعت کے کسی اصول اور قرآن و حدیث کے متصادم نہیں تو ان کو درست قرار دیں گے اور ان کی تصدیق کی جائے گی لیکن اس طور پر کہ نہ ان کو قطعی و یقینی سمجھا جائے گا اور نہ کسی کو ان کے ماننے کی دعوت دی جائے گی۔(95)

- پھر یہ بھی واضح رہے کہ جن امور کا علم انبیاء کرام علیہم السلام کو بذریعہ وحی عطا کر دیا جاتا ہے یا جو چیزیں اولیاء کرام کو بذریعہ الہام یا کشف معلوم ہو جاتی ہیں ان پر ''غیب'' کا اطلاق نہیں ہوتا، نہ ان کے جاننے والوں کو غیب دان کہا جائے گا اس لئے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو عالم الغیب/غیب دان کہنا صحیح نہیں، نہ کسی ولی کو نہ کسی نبی کو۔

حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کو بھی عالم الغیب کہنا صحیح نہیں، باوجود یہ کہ حضور ﷺ کو حق تعالیٰ شانہ نے وہ علوم عطا کئے جو کسی مقدس نبی اور کسی مقرب فرشتے کو عطا نہیں کئے گئے بلکہ تمام اولین و آخرین کے علوم آنحضرت ﷺ کے دریائے علم کا ایک قطرہ ہیں۔حق تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات گزشتہ و آئندہ کے بے شمار واقعات، برزخ اور قبر کے حالات، میدان محشر کے نقشے، جنت و دوزخ کی کیفیت، الغرض وہ تمام علوم جو آپ ﷺ کی ذات اقدس کے شایان شان تھے، وہ آپ ﷺ کو عطا کئے گئے اور ان کا اندازہ حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، نہ کسی انسان کو نہ کسی جن و فرشتہ کو۔

● نیز قرآن کریم میں جگہ جگہ "عالم الغیب" کا لفظ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اور بہت سی جگہ آنحضرت ﷺ سے "عالم الغیب" ہونے کی نفی کی گئی ہے، بیسویں پارے کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات الوہیت ذکر کرتے ہوئے آخر میں فرمایا گیا۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ۔ (سورۃ النمل:65)

فرما دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جتنی مخلوق بھی موجود ہے ان میں سے کوئی غیب نہیں جانتا، اللہ کے سوا، اور ان کو خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اسی طرح بہت سی احادیث میں بھی یہ مضمون ارشاد ہوا ہے، اگر ان آیات واحادیث کو نقل کیا جائے تو اس کے لئے ایک ضخیم کتاب بھی کافی نہیں ہوگی۔

ایک حدیث یہاں ذکر کی جاتی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد ہے کہ "جو شخص یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ غیب جانتے تھے، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا" **(96)**

● نیز وحی، کشف، الہام، خواب وغیرہ کے ذریعے جو باتیں بتائی جاتی ہیں انہیں علم غیب نہیں کہا جائے گا کیونکہ علم غیب اس علم کو کہتے ہیں جو اسباب اور واسطے کے بغیر ہو اور وحی کشف الہام وخواب وغیرہ کے ذریعے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ اسباب کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ **(97)**

فصل:5

صدقات سے متعلق غلط نظریات

سوال 52: بعض لوگ صدقات سے متعلق غلط نظریات رکھتے ہیں وہ کیا ہیں؟

جواب: ہمارے معاشرے میں ایک رسم یہ رائج ہے کہ جب کوئی شخص سخت بیمار ہو جاتا ہے یا کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو اس کی طرف سے بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت غریبوں کو دے دیا جاتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ جان کا بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی اور صحت ہو جائے گی یا مصیبت ٹل جائے گی اور جانور کے بجائے اس موقع پر دوسری چیز کے صدقہ کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔

سوال 53: مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے جانور ہی کو ذبح کر کے صدقہ کرنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ جان کا بدلہ جان دینے سے ہی صحت ملے گی شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جانور ذبح کرنے کو خاص کرنا بدعت ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

کسی پریشانی، مصیبت یا بیماری وغیرہ سے حفاظت کے لیے احادیث میں صدقہ کی ترغیب آئی ہے اور صدقہ اس چیز کا کرنا چاہیے جس سے غریبوں اور محتاجوں وضرورتمندوں کی زیادہ بہتر طریقہ پر اعانت (مدد) ہو اور شریعت نے صدقہ میں بکرے یا کسی دوسری چیز کو مخصوص نہیں کیا۔

سوال 54: جانور ہی کو صدقہ کرنے کی جو رسم عوام میں چل نکلی ہے اس میں کیا کیا خرابیاں ہیں؟

جواب: بکرے کے صدقہ کی جو رسم عوام میں چل نکلی ہے اس میں چند خرابیاں پائی جاتی ہیں: (98)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(1) صدقہ کے وسیع مفہوم کو نظر انداز کر کے بکرے ہی کو لازم وضروری سمجھا جانے لگا ہے اور بکرے کو دوسری چیزوں پر ترجیح دی جانے لگی ہے خواہ غریبوں اور دینی اداروں کی دوسری ضروریات ہی کیوں نہ ہوں جبکہ شریعت نے صدقہ کو کہیں بھی بکرے کے ساتھ خاص نہیں کیا اور نہ ہی بکرے کو ہمیشہ اور ہر حال میں دوسری چیزوں پر فضیلت دی ہے۔(99)

(2) اس میں عام طور پر دکھاوا پیدا ہو جاتا ہے اس کے برعکس نقد رقم ایسی چیز ہے کہ اس سے غریب اپنی ہر قسم کی ضرورت پوری کر سکتا ہے اور چپ چاپ اخلاص کے ساتھ اس کا صدقہ ہو سکتا ہے۔(100)

(3) دنیا میں پریشانی، مصیبت یا بیماری وحادثات کا سامنا تو ایسے غریبوں کو بھی ہوتا ہے جو بکرے کی استطاعت نہیں رکھتے، ایسی صورت میں وہ صدقہ کرنے سے محروم رہتے ہیں۔(101)

(4) جانور کے ذبح کرنے کو خون بہا یا جان کا بدلہ جان سمجھتے ہیں، یہ نظریہ بھی شرعاً ٹھیک نہیں۔(102)

(5) بعض لوگ بذاتِ خود بکرے کے ذبح کرنے کو ہی اصل صدقہ سمجھنے لگے ہیں، یہ بھی درست نہیں۔(103)

(6) بعض لوگ بکرے میں کالے رنگ کو ضروری یا افضل سمجھتے ہیں، یہ بھی شرعاً ٹھیک نہیں۔(104)

(7) بعض لوگ مریض یا مصیبت زدہ شخص کا بکرے یا ذبح کرنے والی چھری پر ہاتھ پھیرنے کا اہتمام کرتے ہیں، یہ بھی من گھڑت ہے۔(105)

(8) بعض لوگ بکرے کو مریض کے قریب ذبح کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں، یہ بھی غلط ہے۔(106)

(9) بعض لوگ بارات کی روانگی کے وقت بکرا ذبح کر کے اس کے خون کے اوپر سے دولہا کو گزارتے ہیں یا دولہے کی گاڑی کے ٹائروں پر اس بکرے کا خون لگانا ضروری سمجھتے ہیں، یہ بھی غلط ہے۔ (107)

(10) بعض لوگ جگہ، مکان وغیرہ کی بنیاد یا درو دیوار کے ساتھ بکرے کو ذبح کرتے ہیں اس کا خون ڈالتے ہیں یہ بھی جہالت کی بات ہے۔(108)

یہ سب خرابیاں بکرے کے ذبح کو مقصود، ضروری یا آفات وبلیات سے حفاظت کا ذریعہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔(109)

(11) عام صدقہ وخیرات مستحب اور زیادہ سے زیادہ سنت عمل ہے اور شریعت کا اصول ہے کہ اگر کسی سنت و مستحب عمل میں مفاسد پیدا ہو جائیں تو اس کا ترک کرنا ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ مفاسد کے ساتھ اس عمل کو انجام دینا ثواب کا باعث نہیں رہتا بلکہ الٹا گناہ کا باعث ہو جاتا ہے اور جانور کے صدقہ کی مروجہ رسم میں ایک کے بجائے کئی مفاسد شامل ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے اب یہ ثواب کے بجائے گناہ کا باعث ہو گیا ہے اس سے بہتر تھا کہ صدقہ کیا ہی نہ جاتا کیونکہ اس صورت میں کوئی گناہ نہیں تھا اور اگر کرنا ہی تھا تو ایسے طریقہ پر کیا جاتا جس سے صدقہ کا مقصد اور ثواب تو حاصل ہوتا اور اس کا بہتر طریقہ نقدی وغیرہ کی شکل میں تھا۔

غرض یہ ہے کہ بکرے کے صدقہ کی اس مروجہ رسم میں اس قسم کی تمام رسمیں غلط ہیں جن میں بجائے ثواب کے گناہ ہے۔ ان میں بعض چیزیں حرام اور بدعت ہیں اور بعض شرک کے قریب پہنچا دینے والی ہیں۔ جب بکرے کی رسم میں اتنی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں تو بکرے کے بجائے نقدی کی صورت میں صدقہ کرنا چاہیے یا کسی اور ضرورت کی چیز سے صدقہ کرنا چاہیے۔(110)

(12) ہمارے معاشرے میں صدقہ سے متعلق ایک رسم یہ بھی رائج ہے کہ بعض لوگ دریا

کے پلوں وغیرہ سے گزرتے ہوئے اس میں روپیہ پیسے ڈال دیتے ہیں اور اس کو صدقہ یا بلا کے دور ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ شرعاً یہ صدقہ نہیں بلکہ مال کو ضائع کرنا ہے اور کوئی کارِ ثواب نہیں بلکہ موجب وبال اور توہم پرستی کا شاخسانہ ہے۔(111)

(13) بعض علاقوں میں دلہن کو رخصت کرتے وقت قرآن مجید کے نیچے سے گزارا جاتا ہے اور اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ دلہن ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ ہو جاتی ہے اور قرآن مجید کے سایہ میں آ جاتی ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔(112)

- ہمارے معاشرے میں صدقہ سے متعلق ایک رسم یہ بھی رائج ہے کہ بعض علاقوں میں دلہن کے شوہر کے گھر میں پہلی مرتبہ داخل ہونے پر اس کے سامنے قرآن مجید یا سپارہ کھول کر رکھا جاتا ہے پھر وہ اس میں کچھ رقم رکھتی ہے اور اس کے بعد اس رقم کو اٹھا کر صدقہ وغیرہ کر دیا جاتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس عمل کی وجہ سے دلہن کو اس گھر میں کسی چیز کی تنگی نہ ہو گی، یہ بھی واہیات باتیں ہیں اور اس قسم کا عقیدہ اور عمل جائز نہیں ہے بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے کلام کی ایک طرح سے بے حرمتی ہے۔(113)
- بعض لوگوں میں رسم ہے کہ جب گھر میں نئی دلہن آتی ہے تو اس کے اوپر سے چاول یا گندم پھینکی جاتی ہے اور اس سے یہ تصور قائم کیا جاتا ہے کہ رزق میں تنگی سے حفاظت رہے گی، یہ بھی جاہلانہ رسم ہے۔
- اسی طرح بعض گھرانوں میں نئی دلہن کو خاص قسم کا کھانا پکا لینے سے پہلے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیا جاتا اور اس کو معیوب سمجھا جاتا ہے، اسلامی شریعت سے ایسی کوئی پابندی ثابت نہیں۔(114)
- بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر نئی دلہن اپنے گھر یا الماری یا صندوق کو تالا لگا دے تو اس کے گھر کا تالا لگ جاتا ہے یعنی اس کا گھر ویران ہو جاتا ہے مگر یہ سوچ بھی جہالت پر مبنی ہے۔(115)

- بعض لوگ شادی کے موقع پر دلہا، دلہن کے گھر میں آنے سے پہلے گھر کے دروازہ میں دونوں طرف تیل ڈالتے ہیں اوراس کو آپس میں محبت کا ذریعہ اورآفتوں کو دور کرنے کا سبب سمجھتے ہیں۔(116)
- بعض علاقوں میں دلہا، دلہن کی رخصتی کے بعد کسی بزرگ وغیرہ کی قبر پر جا کر سلام کرایا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ اس عمل کی وجہ سے میاں بیوی کے تعلقات اچھے رہتے ہیں ورنہ اختلافات کا شکار ہوجاتے ہیں، یہ عقیدہ اورطرز عمل من گھڑت ہے۔(117)

المدینہ مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:6

ثواب وعذاب، عبادات اور پاکی وناپاکی سے متعلق غلط نظریات

سوال 55: بعض لوگ ثواب وعذاب، عبادات اور پاکی ناپاکی سے متعلق غلط نظریات رکھتے ہیں، وہ کیا ہیں؟

جواب: ثواب وعذاب، عبادات اور پاکی ناپاکی سے متعلق غلط نظریات رکھتے ہیں، وہ یہ ہیں:

1) بعض لوگ خاص کر عورتیں قرآن مجید کی ہر سطر پر انگلی رکھ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کو قرآن مجید کا ختم سمجھتی ہیں اور کہتی ہیں جس کو قرآن مجید پڑھنا نہ آتا ہو وہ پورے قرآن مجید کی سطروں پر انگلی پھیرتی جائے اور بسم اللہ پڑھتی جائے آخیر میں اس کو پورا قرآن مجید پڑھ کر ختم کرنے کا ثواب مل جاتا ہے، حالانکہ یہ خیال مہمل ہے اس سے قرآن مجید کے ختم کا ثواب نہیں ملتا بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ثواب ملتا ہے۔(118)

2) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین پر نمک گرادینے سے قیامت کے دن پلکوں سے اٹھانا پڑے گا حالانکہ ایسی کوئی بات شریعت سے ثابت نہیں البتہ بلاضرورت اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ضائع کرنا اور اس کی بے قدری کرنا گناہ ہے۔(119)

3) بعض لوگ سوتے وقت قطبِ شمالی کی طرف پاؤں کرنے سے منع کرتے ہیں جبکہ شریعت کے نزدیک یہ گناہ نہیں۔(120)

4) بعض لوگ خاص طور پر عورتیں خالی پڑی ہوئی چارپائی کے سامنے نماز پڑھنے کو

معیوب سمجھتی ہے اور کہتی ہے کہ اس کے سامنے نماز نہیں ہوتی کیونکہ یہ ''مرت سیج'' ہے، یہ بھی غلط ہے۔(121)

5) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خنزیر یا سور کا نام لینے سے چالیس دن تک زبان ناپاک رہتی ہے مگر شریعت میں اس کی بھی کوئی اصل نہیں البتہ بلاضرورت خنزیر کا نام لینا اور خاص طور پر کسی انسان وغیرہ کو گالی کے طور پر خنزیر یا سور کہنا درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔(122)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:7

بدشگونیاں، بدفالیاں لینا

سوال56: بدشگونی، بدفالی کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی بات یا کسی کام یا کسی چیز کے ہونے نہ ہونے سے اپنے کاموں میں ناکامی، بدانجامی کا خیال دل میں بٹھانا (العبد)

- زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تو مختلف چرندوں پرندوں اور تیروں سے مختلف انداز سے بدفالی لیا کرتے تھے۔(123)

کبھی ان کی حرکات سے، کبھی ان کی آوازوں سے، کبھی رنگوں سے اور کبھی ناموں سے۔(124)

جیسے کالی بلی کے گزرنے سے یا الو، کوے، باز وغیرہ کے بائیں طرف سے دائیں طرف جانے کو سفر کی عدم خیریت کی بدفالی لیتے، مرغی کی اذان اور کتے کے رونے سے وبا پھیلنے کی بدفالی لیتے یا کتے کی آواز جبکہ وہ منہ اوپر اٹھا کر بھونکے تو شر آنے کی بدفالی لیتے یا اسود وظالم وغیرہ ناموں سے بدفالی لیتے یا عقاب سے عقوبت یعنی سزا اور عذاب کی نحوست کی بدفالی لیتے اور غراب (کوا) سے غربت پر بدفالی لیتے۔

- اور ہمارے زمانے میں بھی مختلف انداز سے بدشگونیاں لی جاتی ہیں، مثلاً

1) بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ اگر شام کے وقت (یا کسی دوسرے وقت) مرغا اذان دے تو اسے فوراً ذبح کر دینا چاہیے کیونکہ یہ اچھا نہیں بدشگونی کی علامت ہے جبکہ یہ خیال توہم پرستی میں داخل ہے۔(125)

2) بعض لوگوں خاص کر عورتوں کا خیال ہے کہ چھوٹے بچے کے شروع کے دانت نکلنے کے بعد اگر دانت بجنے کی آواز آئے تو یہ بچہ اپنے ننھیال پر بھاری ہوتا ہے اور اس بھاری پن کے دور کرنے کا یہ طریقہ نکالا ہے کہ ننھیال والے اس بچے کو کپڑے کا ایک جوڑا تیار کر کے دیں جبکہ یہ بدفالی میں داخل ہے اور اس قسم کی سوچ بے بنیاد اور گناہ ہے۔ (126)

3) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی بات کر رہا ہو اور اس درمیان میں چراغ بجھ جائے یا بجلی (لائٹ) چلی جائے تو بات کرنے والے شخص کی بات کو غلط بیانی یا جھوٹ پر محمول کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی غلط سوچ ہے کسی کے بارے میں ایسا نظریہ قائم کر لینا بدگمانی اور بدفالی میں شامل اور گناہ ہے۔ (127)

4) بعض لوگ چوری چکاری ہو جانے یا لوٹے یا گھڑے وغیرہ سے فال نکالتے ہیں جس کے نام کی پرچی پر لوٹا وغیرہ گھوم جاتا ہے اسے چور قرار دے دیتے ہیں حالانکہ اس قسم کے فال سے کسی پر کوئی الزام و بہتان باندھنا اور یقین کر لینا کہ یہی مجرم ہے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ (128)

سوال 57: بدشگونی یا بدفالی لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: • اگر بدفالی کا خیال اس درجہ ذہن میں سوار ہے کہ انسان اس کو موثر سمجھتا ہے تو یہ کفر ہے۔

• اگر انسان اللہ تعالیٰ ہی کو مسبب الاسباب سمجھتا ہے لیکن بدفالی کی وجہ سے دل میں ایک خوف سا محسوس کرتا ہے تو یہ مکروہ ہے، بدفالی کے خیال کو ذہن میں بسا لینا/ بٹھا لینا برا ہے، اس قسم کے خیال آتے ہی اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کیا اور بدفالی کی وجہ سے نہ کسی کام کو چھوڑا نہ کسی کام کو کیا تو کوئی بات نہیں۔ (129)

• نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک کی بیماری کا (اللہ کے حکم کے بغیر خود بخود) دوسرے کو لگ جانا،

بدشگونی اور مخصوص پرندے کی بدشگونی اور صفر (کی نحوست وغیرہ) یہ سب باتیں بے حقیقت ہیں۔(130)

- حضرت معاویہ بن حکم سلیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ہم جاہلیت کے زمانے میں چند کام کیا کرتے تھے، ایک تو ہم کاہنوں (یعنی غیب کی چیزیں بتلانے والوں) کے پاس آتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کاہنوں کے پاس نہ آؤ۔

میں نے کہا کہ ہم بدشگونی بھی لیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک مہمل چیز ہے جو تم میں سے کسی کے نفس میں پیدا ہوتی ہے اور یہ ہرگز بھی تمہیں کسی کام سے نہ روکے۔(131)

سوال58: اگر کسی کے دل میں بدشگونی اور بدفالی کا خیال پیدا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: 1) جب (کسی کے) دل میں بدشگونی اور بدفالی پیدا ہو تو اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے اور اس کی بنیاد پر اپنے کسی کام اور حاجت سے نہیں رکنا چاہئے۔

2) ان دعاؤں میں سے کسی دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو بدفالی اپنی ضرورت سے روک دے تو اس نے شرک کیا، لوگوں نے نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول، اس بدفالی کی تلافی کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ، وَ لَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔(132)

’’یعنی اے اللہ: ہر قسم کی خیر آپ کے قبضہ قدرت میں ہے اور ہر قسم کے پرندے (اور جانور اور دوسری چیز جس سے بدفالی لی جاتی ہے) آپ کے قبضہ قدرت میں ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

- اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ بدفالی پیش آنے کے وقت یہ دعا پڑھی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔(133)

''اے اللہ: ہر قسم کے پرندے (اور جانور اور دوسری چیز جس سے بدفالی لی جاتی ہے) آپ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور ہر قسم کی خیر آپ کے قبضہ قدرت میں ہے اور آپ کی مدد کے بغیر ہمیں نہ بھلائی کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے۔

- حضرت عروہ ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے بدفالی کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نیک فال اچھا ہے اور مسلمان کی شان یہ نہیں کہ اس کو بدفالی کسی کام سے روک دے اور جب تم میں سے کسی کو کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے تو یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔(134)

''اے اللہ: آپ کے علاوہ کوئی اچھائی بھیجنے پر قادر نہیں اور آپ کے علاوہ کوئی برائی کو دور کرنے پر قادر نہیں اور اے اللہ تیری مدد کے بغیر ہمیں نہ بھلائی کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے۔

فائدہ 1: بدشگونی کی کھٹک کے وقت پڑھی جانے والی دعاؤں میں یہ واضح کر دیا گیا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کو تمام دنیا کی چیزوں کے یقین سے الگ کر کے صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ کر لے کیونکہ نفع وضرر دینا یا کسی نعمت سے مالا مال کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جس شخص کے دل میں بدفالی کا احساس اور خیال پیدا ہو تو مذکورہ دعائیں پڑھنا بہت ہی فائدہ مند ہے، جن سے دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوگا اور شیطانی وساوس

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دور ہو جائیں گے۔ ان دعاؤں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان سے یقین ہوتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز میں بھلائی یا تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں ہے۔

فائدہ 2: اگر مندرجہ بالا احادیث میں ذکر کردہ الفاظ ہی ادا کر لئے جائیں تو بہت اچھا ہے ورنہ اپنی زبان میں بھی ان کے معنی ادا کر لینا کافی ہے اور اگر کوئی الفاظ ادا نہ کرے بلکہ ان الفاظ کا مفہوم ہی اپنے عقیدہ اور دل و دماغ میں حاضر کر لے تب بھی فائدے سے خالی نہیں۔ (135)

● نیک فال

سوال 59: آپ نے بدشگونی اور بدفالی کا حکم تو بتلا دیا، اب یہ بھی بتلا دیجئے کہ نیک فال لینا درست ہے یا یہ بھی شرعاً مذموم ہے۔

جواب: شریعت نے بدفالی اور بدشگونی سے منع فرمایا ہے، لیکن نیک اور اچھا فال لینے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کی احادیث سے اجازت ملتی ہے۔ (136)

● ایک حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ اچھے فال کو پسند فرمایا کرتے تھے اور بدشگونی اور بدفالی کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔(137)

● ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اسلام میں) بدشگونی اور بدفالی نہیں ہے اور نیک فال اچھی چیز ہے، آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ نیک فال کیا چیز ہے تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اچھا (اور پاکیزہ) کلام جو کوئی کسی سے سنے۔(138)

● نیک فال تو آپ علیہ السلام بھی لیتے تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ جب کسی ضرورت کے لیے باہر نکلتے اور کسی کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سنتے ''اے کامیاب، اے صحیح راہ پانے والے'' تو خوشی کا اظہار فرماتے۔(139)

سوال 60: نیک فال کسے کہتے ہیں؟

جواب: اچھے فال سے مراد اچھا اور نیک کام ہے، مثلاً یہ کہ اچھا جملہ اور اچھی بات سن کر اللہ تعالیٰ سے خیر اور اچھائی و بہتری کی توقع وامید رکھنا۔

اچھا فال یعنی کامیابی و کامرانی، تندرستی اور سرخروئی اور مبارک بادی وغیرہ والفاظ سنتے ہی انسان کی طبیعت کھلکھلا اٹھتی ہے، دل مضبوط ہوجاتا ہے اور سینہ کھل جاتا ہے اور انسان کا جسم ایک تازگی محسوس کرنے لگ جاتا ہے، مثلاً کسی بیمار کو کوئی شخص صحت مند کہہ کر پکارے یا کسی ضرورت مند کو یہ کہے کہ ''اے ضرورت کے پانے والے'' اور یہ سن کر کوئی اس طرح سے دل میں امید رکھے کہ مریض ان شاء اللہ صحت یاب ہوجائے گا اور ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوجائے گی۔

یا مثلاً کوئی مجاہد شخص منصور کا لفظ سن کر یا منصور نامی شخص کو دیکھ کر اپنی فتح و نصرت کی اللہ سے امید رکھے یا کوئی مسافر سالم کا لفظ سن کر اپنی سلامتی وحفاظت کی امید رکھے، یا کوئی تاجر رباح یا رازق کا لفظ سن کر اپنی تجارت میں نفع کی امید پیدا کرے، یا کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے وہ واجد (یعنی پانے والے) کا لفظ سن کر اپنی گمشدہ چیز کے واپس مل جانے کی اللہ سے امید رکھے۔ (140)

- جس فال میں خیر اور شر دونوں پہلو ہوں وہ نیک فال میں شامل نہیں۔(141)

باب:5

جو چیزیں توہمات میں سے نہیں ہیں

فصل:1 نظر لگنے سے متعلق لوگوں کا توہم
فصل:2 تعویذ اور جھاڑ پھونک سے متعلق لوگوں کا توہم
فصل:3 جنات اور جادو سے متعلق لوگوں کا توہم
فصل:4 تصوف وطریقت سے متعلق لوگوں کا توہم

فصل:1

نظر لگنے سے متعلق لوگوں کا توہم

1) نظر لگنے کی حقیقت 2) نظر لگنے کا ثبوت

3) نظر کے سات علاج

4) جس شخص کو اندیشہ ہو کہ میری نظر لگ جائے گی اس کو کیا کرنا چاہیے؟

5) جس شخص کی نظر لگ جانا مشہور ہو اس پر کیا واجب ہے؟

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

---

1) نظر لگنے کی حقیقت

سوال 61: نظر لگنا کسے کہتے ہیں اس کی حقیقت واضح فرمائیں؟

جواب: بد باطن شخص بنظر حسد جب کسی کی پسندیدہ چیز کو دیکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اس شخص کو تکلیف یا ضرر لاحق ہوتا ہے اس کو نظر لگنا کہتے ہیں۔

● ابو الحسن منوفی نے اس کی حقیقت اس طرح بیان کی ہے کہ وہ ایک زہر ہے جسے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کی کی آنکھ میں اس وقت رکھ دیتا ہے جب وہ کسی چیز کو پسند کرتا ہے اور اس کا تذکرہ کرتا ہے لیکن برکت کی دعا (ماشاء اللہ، وغیرہ) نہیں دیتا۔(142)

نوٹ: (1) نظر بد چونکہ حسد اور رشک کی طرح ایک نفسیاتی کیفیت ہوتی ہے جو دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔

لہٰذا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک شخص نابینا ہو اور اس کے سامنے دوسرے کے اوصاف وحالت بیان کیے جائیں جن کو سن کر اس کے اندر یہ نفسیاتی کیفیت پیدا ہو اور اس کے ذریعہ سے اس

کی نظر دوسرے کو لگ جائے ،اور کبھی بغیر ارادے کے بھی یہ نفسیاتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی بناء پر اس کے ارادہ کے بغیر بھی دوسروں کو نظر لگ جاتی ہے۔

(2) نظر بد کا لگنا ایک حقیقت ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہی کے ارادہ اور مشیت سے ہوتا ہے، ابن عربی فرماتے ہیں: نظر بد والا آدمی جب کسی پر نظر ڈالتا ہے اور اسے پسندیدگی سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جب جتنی تکلیف اور ہلاکت چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ اس کے پسند کرنے اور اس کے بارے میں کچھ کہنے کی وجہ سے (الم اور ہلاکت) پیدا کرتا ہے، اسی طرح کبھی اللہ اسے پیدا کرنے کے بعد بغیر کسی سبب کے اسے ختم کر دیتا ہے اور کبھی (اللہ سے) پناہ چاہنے کی وجہ سے وہ اسے واقع ہونے سے قبل پھیر دیتا ہے۔ (کوئتیہ/عین/فقرہ:4)

2) نظر لگنے کا ثبوت:

سوال62: کیا قرآن وحدیث میں نظر لگنے کا ثبوت موجود ہے؟

جواب: جی ہاں قرآن وحدیث میں نظر لگنے کا ثبوت موجود ہے

- چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَاِن یَکَادُ الَّذِینَ کَفَرُوْ الَیُزْلِقُوْ نَکَ بِاَبْصَارِ ھِمْ"

(سورۃالقلم:51)

اور یہ کافر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے

یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس مقام پر فائز کیا ہے یہ کفار آپ ﷺ سے بغض وعداوت کی بنا پر آپ پر بری نظر ڈال کر آپ کو اس مقام سے ہٹانا چاہتے ہیں، تو وہ کفار آپ کو سخت عداوت رکھنے والے حاسد کی نظر سے دیکھتے تھے، اگر اللہ کی حفاظت اور عصمت آپ کے ساتھ نہ ہوتی تو قریب تھا کہ وہ نظر انہیں پھسلا دیتی۔

اور انہوں نے عملی طور پر یہ چاہا کہ آپ کو نظر لگا ئیں ، چنانچہ قریش کے کچھ لوگوں نے جو

نظر بد لگانے میں مشہور تھے، آپ ﷺ کو نظر بد لگانے کے ارادہ سے دیکھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان کے شرور سے محفوظ رکھا اور آپ ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔(143)

- اسی طرح بہت سارے احادیث سے بھی نظر لگنے کا ثبوت ملتا ہے:
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَلْعَيْنُ حَقٌّ'' (نظر لگنا حق ہے)۔(144)

- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْئٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔(145)

نظر کا لگ جانا برحق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی تو نظرِ بد اس پر سبقت لے جاتی ہے۔

- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

'اَلْعَيْنُ تَدْخُلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ''

نظر بد آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔(146)

فائدہ: ہانڈی میں داخل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ نظر بد کی وجہ سے موت کے قریب پہنچ جاتا ہے، جس کی وجہ سے اسے ذبح کرنا پڑتا ہے، اور اس کا گوشت دیگ میں پکنے کے لیے پہنچ جاتا ہے۔(147)

- امام ترمذی نے حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہی کہ:

انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جعفر کے لڑکوں کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا ہم ان کو جھاڑیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نعم (ہاں)(148)

- حضرت جابر بن عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت اسماء سے پوچھا:

''مَالِيَ أَرىٰ أَجْسَامَ بَنِيْ أَخِيْ ضَارِعَةً؟ أَتُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تَسْرَعُ اِلَيْهِمْ؟ قَالَ:

أَرۡقِيهِمۡ، قَالَتۡ: فَعَرَضۡتُ عَلَيۡهِ، فَقَالَ: أَرۡقِيهِمۡ"

کیابات ہے میرے برادرزادوں کے جسم بہت لاغر ہیں، کیاایسااحتیاج اورفقروفاقہ کی وجہ سے ہے، توانہوں نے عرض کیا: نہیں، بلکہ انہیں نظر جلد لگ جاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان کو جھاڑ دیتاہوں، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے بچوں کو آپ کے سامنے پیش کیا، توآپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی انہیں جھاڑ دیا کرو۔(149)

3) نظر کا علاج:

سوال 63: قرآن وحدیث کے روشنی میں نظر کا علاج بتائیں؟

جواب:

(1) نظر بد کا پہلا علاج برکت کی دعا دینا:

برکت کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کی کوئی چیز پسند آئے توآدمی کو چاہیے کہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے، تو یہ دعا اللہ تعالیٰ کے ارادہ ومشیت سے دیکھے گئے شخص پر کسی ضرر کے واقع ہونے سے مانع ہوگی اور نظر کے (برے) اثرات میں سے ہر اثر کو باطل کردے گی۔

- محمد بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے ہوئے دیکھ لیا تو کہا میں نے آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا نہ کسی پردہ نشین (بالکل باہر نہ نکلنے والی) عورت کی ایسی کھال دیکھی، یہ کہتے ہی سہل اپنی جگہ سے گر پڑے، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے آکر بیان کیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کچھ سہل بن حنیف کی خبر بھی لیتے ہیں قسم خدا کی وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری دانست میں کس نے اس کو نظر لگائی؟ انہوں نے کہا عامر بن ربیعہ نے، آپ ﷺ

نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اس پر غصے ہوئے اور فرمایا: کیوں! قتل کرتا ہے تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو؟ تو نے ''بارک اللہ'' کیوں نہ کہا؟ اب اس کے لیے غسل کرو، عامر نے اپنے منہ اور ہاتھ اور کہنیاں اور گھٹنے اور پاؤں کے کنارے اور تہ بند کے نیچے کا بدن پانی سے دھو کر اس پانی کو ایک برتن میں جمع کیا وہ پانی سہل پر ڈالا گیا سہل اچھے ہو گئے اور لوگوں کے ساتھ چلے۔(150)

- ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ جب کسی کی کوئی چیز پسند آئے تو اسے یوں دعا دے: تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَلَا تَضُرُّهُ (اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جو تمام پیدا کرنے والے سے اچھا پیدا کرنے والا ہے، اے اللہ تو اس میں برکت دے، اور اسے ضرر نہ دے)۔
- نیز نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ:

''مَنْ رَأَىٰ شَيْئًا فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَمْ يَضُرُّهُ''

جو شخص کوئی چیز دیکھے اور وہ اسے پسند آئے تو یوں کہے: مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تو اس کو اس سے نقصان نہیں ہوگا۔(151)

- عدوی فرماتے ہیں: وہ شخص جسے کوئی چیز پسند آئے اس پر واجب ہے کہ وہ اس میں برکت کی دعا کرے، تاکہ ممنوع چیز سے مامون رہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ وہ کہے: تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ۔(152)

(2) دوسرا علاج قرآن کے ذریعے:

- **سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے ذریعے دم کرنا:**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتْ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا۔(153)

نبی ﷺ جنات اور انسانوں کی نظرِ بد سے پناہ مانگتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (یعنی سورہ فلق وسورہ ناس) نازل ہوگئیں ، ان دوسورتوں کے نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے (نظرِ بد سے حفاظت کے لیے) ان دونوں سورتوں کو اختیار کرلیا، اوران کے علاوہ اور چیزوں کو چھوڑ دیا۔

مطلب یہ ہے کہ سورہ فلق اور سورہ ناس کے نازل ہونے کے بعد آپ نظرِ بد سے حفاظت کے لیے عام طوران دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے،، کیونکہ ان دونوں سورتوں میں نظر بد سے حفاظت کی بہت زیادہ تاثیر ہے، اور اسی وجہ سے ان دونوں سورتوں کا بطورِ خاص حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔(154)

- **سورہ فاتحہ کے ذریعہ دم کرنا:**

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک سریہ میں ہم تیس سواروں کو بھیجا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک عرب قوم کے پاس پڑاؤ کیا، ہم نے ان سے فرمائش کی کہ وہ ہماری ضیافت کریں، لیکن ان لوگوں نے انکار کردیا، اسی اثناء میں قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈنک ماردیا، تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو بچھو کے ڈنک کو جھاڑتا ہو، ہمارا بادشاہ قریب المرگ ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں ایسا آدمی ہے، لیکن میں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم کچھ دینے کے لیے آمادہ نہ ہو، ان لوگوں نے کہا: ہم تم کو تیس بکریاں دیں گے تو وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ساتھ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔

سلمان بن قتۃ عن أبی سعید کی روایت میں ہے کہ مریض کوافاقہ ہو گیا اور وہ شفایاب ہو گیا، تو اس نے ہمارے پاس کھانے کا سامان اور بکریاں بھیجیں، میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا کھایا، البتہ بکریوں کے کھانے سے ساتھیوں نے انکار کر دیا، پھر ہم اللہ کے رسول کے پاس آئے اور پورا واقعہ سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: "وَمَایُدْرِیکَ أَنَّھَا رُقْیَۃٌ" (تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ جھاڑنے کے کام آتی ہے)، میں نے غرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے دل میں یہ بات آئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کُلُوْ وَأَطْعِمُوْ انَا مِنَ الْغَنَمِ" (کھاؤ اور بکریوں میں سے ہمیں بھی کھلانا)۔(155)

(3) تیسرا علاج مختلف دعاؤں کے ذریعے:

• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی ﷺ حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے، اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے باپ (حضرت ابراہم) حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کو ان کلمات کے ساتھ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے:

أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّةٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعہ سے شیطان اور موذی چیز اور ہر نظرِ بد سے پناہ طلب کرتا ہوں۔(156)

(4) چوتھا علاج غسل کے ذریعے:

• جس شخص کو نظر لگ گئی ہو اگر وہ نظر لگانے والے کو غسل کرنے کے لیے کہے تو اس پر واجب ہے کہ غسل کرے، اس لیے کہ حضرت ابن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيئٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا"۔(157)

نظر برحق ہے، اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو البتہ نظر ہی سبقت کرتی، اور اگر تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو تم غسل کرو۔

- ذہبی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا قول: اِسْتُغْسِلْتُمْ یعنی وہ شخص جسے تمہاری نظر لگی ہو اگر وہ تم سے غسل کرنے کا مطالبہ کرے تو اس کی بات قبول کرلو اور اس کی صورت یہ ہے کہ نظر لگانے والا اپنے چہرہ، دونوں ہاتھوں، دونوں کہنیوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پیروں کے اطراف اور اپنے تہبند کے اندرونی حصہ کو ایک بڑے پیالے میں دھوئے پھر نظر زدہ شخص پر ڈالے اور پیالے کو اس کے پیچھے زمین پر پلٹ دے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ اسے اس پانی سے غسل دلائے گا، وہ اس پر پانی ڈالے گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب ہو جائے گا۔(158)

(5) پانچواں علاج رقیہ کے ذریعے:

- جھاڑ پھونک ان چیزوں میں سے ہے جن سے نظر بد لگنے کا علاج کیا جاتا ہے اور یہ مشروع ہے، اس لیے کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں:

"أَمَرَنِيْ اَلنَّبِيُّ ﷺ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَىٰ مِنَ الْعَيْنِ"

مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا (آپ ﷺ نے مطلقا) حکم دیا کہ نظر لگ جانے کی صورت میں جھاڑ پھونک کیا جائے۔(159)

- نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ (اُم المؤمنین) حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ رَأَىٰ فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: "اِسْتَرْقُوْ لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ"(160)

رسول اللہ ﷺ نے ان کے حجرہ میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرہ

کا رنگ بدل گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جھاڑ پھونک کرو اس لیے کہ اسے نظر لگ گئی ہے۔

- ذہبیؒ فرماتے ہیں: کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ اس وقت مفید ہے جبکہ وہ قبولیت حاصل کرلیں، اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قبولیت اور مقررہ مدت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے، پس جھاڑ پھونک اور تعویذ اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا ہے کہ وہ شفا عطا کرے، جیسا کہ وہ دوا کے ذریعہ شفا دیتا ہے۔(161)
- ابن القیمؒ فرماتے ہیں: نظر بد لگنے سے جھاڑ پھونک اس وقت کی جائے گی جبکہ نظر لگانے والا معلوم نہ ہو، لیکن اگر وہ شخص معلوم ہو جس نے اسے نظر بد لگائی ہے، تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔(162)

(6) چھٹا علاج مرچیں جلانا:

نظرِ بد اتارنے کے لیے مرچیں وغیرہ لے کر بچے یا جانور کی طرف سات مرتبہ یا کم و بیش اشارہ کر کے جلتی ہوئی آگ میں ڈال کر جلانا یا پھٹکری وغیرہ سے نظر اتارنا درست ہے، جبکہ کوئی خلاف شرع چیز ان پر نہ پڑھی جائے۔(163)

(7) ساتواں علاج بچوں کے چہرے پر سیاہ داغ لگانا:

نظر بد اتارنے کے لیے یا اس سے حفاظت کے لیے بچوں کے چہرے پر سیاہ داغ لگایا جاتا ہے۔ یہ کوئی شرعی چیز نہیں، نظر کا لگ جانا حق اور ثابت ہے، حدیث پاک میں موجود ہے۔ اس سے حفاظت کے لیے جو علاج وتدبیر تجربہ سے ثابت ہو اس کا اختیار کرنا درست ہے جبکہ اس میں کسی ناجائز چیز کا ارتکاب نہ ہو۔(164)

4) جس شخص کو اندیشہ ہو کہ میری نظر دوسروں کو لگ جائے گی اس کو کیا کرنا

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چاہیے؟

- حضرت عامر بن ربیعہؓ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ أَخِيهِ شَيْئًا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ۔(165)

جب تم میں سے کوئی شخص اپنی ذات میں یا اپنے مال میں یا اپنے بھائی کی جان و مال میں کوئی چیز دیکھے جو اس کو پسند آئے تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیے، اس لیے کہ نظر حق ہے۔

- برکت کی دعائیں یہ ہیں:

- **تَبَارَکَ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِيْهِ وَلَا تَضُرْهُ۔**

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جو تمام پیدا کرنے والے سے اچھا پیدا کرنے والا ہے، اے اللہ تو اس میں برکت دے، اور اسے ضرر نہ دے۔

- **"مَنْ رَأَى شَيْئًا فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَمْ يَضُرْهُ"**

جو شخص کوئی چیز دیکھے اور وہ اسے پسند آئے تو یوں کہے: مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اس کو اس سے نقصان نہیں ہوگا۔

- **اَللّٰهُمَّ بَارِکْ وَلَا تَضُرْهُ**

اے اللہ تو اس میں برکت دے، اور اسے ضرر نہ دے۔(166)

5) جس شخص کی نظر لگ جانا مشہور ہو اس پر کیا واجب ہے

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ابن بطالؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ اس کی نظر لگ جایا کرتی ہے، اسے خود لوگوں کے اختلاط سے گریز کرنا چاہیے، حاکم کو چاہیے کہ ایسے شخص کو لوگوں سے ملنے جلنے سے روکے، اور اپنے گھر میں رہنے کا پابند کردے، ایسا شخص اگر محتاج ہو، تو اس کے لیے اتنا وظیفہ مقرر کردے جو اس کے لیے کافی ہو، اس لیے کہ اس کے ذریعہ جو نقصان پہنچ رہا ہے وہ اس نقصان اور تکلیف سے زیادہ ہے جو تکلیف لہسن اور پیاز کھانے سے ہوتی ہے، اور نبی اکرم ﷺ نے پیاز اور لہسن کھا کر مسجد آنے سے منع فرمایا، تاکہ لوگوں کو اذیت نہ ہو، اور جذام میں مبتلا شخص کے ذریعہ پہنچنے والی اذیت سے بھی زیادہ جس کو حضرت عمرؓ نے برسرعام چلنے پھرنے سے روک دیا تھا۔(167)

فصل:2

تعویذ اور جھاڑ پھونک سے متعلق لوگوں کا توہم

1) تعویذ کا حکم 2) الزامات وجوابات

1) تعویذ کا حکم:

سوال 64: شریعت میں تعویذ کا کیا حکم ہے؟ کونسا مستحب، کونسا جائز اور کونسا مکروہ، ناجائز اور حرام ہے؟

جواب: تعویذ ایک دنیوی طریقہ علاج ہے جیسے علاج کے دوسرے جائز طریقوں کو استعمال کرنا جائز ہے، ایسے ہی بذریعہ تعویذ بھی علاج کرنا جائز ہے، حدیث میں آتا ہے:

إِنَّ اللهَ أَنزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوا وَلَا تَدَاوَوا بِحَرَامٍ۔(168)

اللہ نے بیماری کے ساتھ دوا بھی نازل فرمائی ہے، اور ہر بیماری کے لیے دوا بنایا ہے۔ اللہ کے بندوں! علاج کرو لیکن حرام کے ساتھ علاج نہ کرو۔(169)

بلکہ تعویذ اگر الفاظ ماثورہ قرآن وحدیث کی دعاؤں کے ذریعہ ہو تو یہ مستحب ہے۔(170)

البتہ جو تعویذ الفاظ ماثورہ کے ذریعہ نہ ہو تو ان کے جائز ہونے کے لیے چند شرائط ہیں:

پہلی شرط: وہ تعویذ ایسے کلمات پر مشتمل ہو جس کا معنی ومطلب واضح ہو سمجھ میں آتا ہو (خواہ عربی زبان میں ہوں یا کسی اور زبان میں) چنانچہ جو تعویذ ایسے مجہول کلمات پر مشتمل ہو جس کا معنی ومطلب واضح نہ ہو یا وہ شرکیہ کلمات پر مشتمل ہو یا ان میں شائبہ

شرک ہو، وہ جائز نہیں۔(171)

- حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے، پس ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنی جھاڑ پھونک میرے سامنے پیش کرو، جھاڑ پھونک میں جب تک شرک نہ ہو کوئی حرج نہیں ہے۔(172)

- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تو عمرو بن حزم کے خاندان کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس جھاڑ پھونک تھی جس سے ہم بچھو سے جھاڑ پھونک کرتے تھے اور آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمادیا ہے، راوی کہتے ہیں کہ ان حضرات نے اپنا رقیہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو، وہ اسے پہنچائے۔(173)

سوال 65: بعض لوگ تعویذ میں مختلف عدد لکھ کر دیتے ہیں، کیا ایسے تعویذ استعمال کرنا صحیح ہے؟

جواب: جن کلمات کے ذریعہ تعویذ دینا جائز ہے، ان کلمات کے عدد نکال کر تعویذ میں عدد لکھنا، ان کو استعمال کرنا بھی جائز ہے۔(174)

دوسری شرط: تعویذ کو مؤثر حقیقی نہ سمجھا جائے، بلکہ یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے حکم اور چاہنے ہی سے یہ فائدہ پہنچائے گا، چنانچہ اگر تعوذ ہی کو مؤثر حقیقی سمجھا تو جائز نہ ہوگا۔(175)

تیسری شرط: تعویذ کو استعمال کرنے کی غرض اور مقصود بھی جائز ہو جیسے: حلال نوکری کے لیے قرضہ کی ادائیگی کے لیے وغیرہ وغیرہ۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چنانچہ اگر مقصود ناجائز ہے، مثلاً کسی کو ناحق ضرر پہنچانے کے لیے یا کسی اجنبیہ عورت کو مسخر کرنے کے لیے تعویذ استعمال کیا تو یہ حرام ہے، کیونکہ اگر بلا نکاح ہی مسخر کرنا مقصود ہے تب تو حرام ہے اور اگر نکاح کے لیے مسخر کرنا ہے تو تب چونکہ اس شخص سے نکاح کرنا اس عورت کے ذمہ واجب نہیں ہے، یہ بھی جائز نہیں ہے۔(176)

سوال 66: اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو تو اس کو مسخر کرنے کے لیے تعویذ وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر بیوی نافرمان ہو اور بات نہیں مانتی ہو، تو اس کو مسخر کرنے کے لیے تعویذ کرے تو جائز ہے۔

سوال 67: اگر کسی عورت کا شوہر ظالم ہو تو اس کے لیے تعویذ کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کسی عورت کا شوہر ظالم ہو یا اس سے نفرت کرتا ہو تو اس کے لیے بھی تعویذ کرنا جائز ہے، بلا وجہ شوہر کو مطیع کرنے کی تدبیر کرنا مکروہ ہے۔(177)

چوتھی شرط: (یہ شرط جائز ہونے کی نہیں کراہت سے بچنے کی ہے وہ یہ ہے کہ) تعویذ اللہ تعالیٰ کے کلام، اس کے اسمائے حسنیٰ اور اس کی صفات میں سے کسی صفت پر مشتمل ہو، اگر ایسا نہ ہو بلکہ کسی مقرب فرشتہ یا اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات عرش، کرسی وغیرہ کے ذریعہ ہو تو یہ اگرچہ جائز ہے، لیکن ناپسندیدہ ہے، تاکہ شرک کے شائبہ سے بھی انسان محفوظ رہے۔(178)

پانچویں شرط: جائز تعویذ کو بھی اس طرح استعمال نہ کیا جائے جس سے شریعت کے کسی دوسرے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ جیسے سونے، چاندی، کے تعویذ کو استعمال کرنا نہ مردوں کے لیے جائز ہے، نہ عورتوں اور لڑکیوں کے لیے۔ کیونکہ تعویذ کا خول برتن کے حکم میں ہے۔(179)

چھٹی شرط: جائز تعویذ کو بھی اس طرح استعمال نہ کیا جائے، جس میں اللہ کے نام کی بے ادبی یا بے حرمتی لازم آتی ہو۔ چنانچہ جس پانی میں کوئی تعویذ ڈالا گیا ہو یا کچھ آیات پڑھ کر دم

کر دیا گیا ہو، اس پانی کو عام نالیوں اور گٹر میں نہ ڈالا جائے، بلکہ کسی پاک جگہ میں ڈال دیا جائے۔(180)

ایسے ہی نجاست خون وغیرہ سے تعویذ لکھنا جائز نہیں۔(181)

اسی طرح تعویذ اگر کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا نہ ہو، تو اس کو بیت الخلاء لے جانا جائز نہیں۔(182)

اسی طرح ایسے تعویذ جس میں ادعیہ مأثورہ وغیرہ ہوں، مرد یا عورت کا ران پہ باندھنا بھی بے ادبی ہے۔(183)

البتہ جس پانی میں کوئی تعویذ ڈالا گیا ہو یا کچھ آیات پڑھ کر دم کیا گیا ہو اس پانی کو اپنے جسم پر بہانا جائز ہے۔(184)

تعویذ کپڑے میں لپٹا ہوا ہو، پھر اگر وہ گلے میں پڑا ہو تو بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت اس کو اتارنا ضروری نہیں۔(185)

اسم ذات کاغذ میں لکھوا کر آٹے میں ملا کر گولیاں بنا کر مچھلیوں کو کھلانا جائز ہے۔(186)

سوال 68: تعویذ کے جائز ہونے کی جو شرائط ذکر کی ہیں وہ صرف دم، جھاڑ پھونک کے لیے ہیں یا تعویذ لٹکانے، جسم پر باندھنے اور مریض کو پلانے کی بھی ہیں، کیونکہ بعض لوگ تعویز پلانے اور جسم پر باندھنے اور لٹکانے کو مطلقا ناجائز کہتے ہیں۔(187)

جواب: جن شرائط سے دم، جھاڑ، پھونک جائز ہے انہیں شرائط کی رعایت کرتے ہوئے تعویذ کا لٹکانا، جسم پر باندھنا یا لکھ کر چاٹ لینا پی لینا بھی جائز ہے، جو لوگ دم جھاڑ پھونک کو تو جائز قرار دیتے ہیں، لیکن تعویذ چاٹنے پینے اور لٹکانے کو شرک قرار دیتے ہیں، انہیں چاہیے کہ شرک کی ایسی تعریف کریں جس میں تعویذ لٹکانا، پینا، چاٹنا تو داخل ہو اور دم جھاڑ پھونک خارج ہو۔(188)

- تعویذ لٹکانے کا جواز بہت سے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ سے ثابت ہے۔
- چنانچہ ابن عمرؓ اپنی اولاد کو نیند میں ڈر جانے سے متعلق حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی ایک دعا سکھایا کرتے تھے اور جو بچے وہ دعا یاد نہ کر سکتے تھے تو ان کے لیے وہ دعا لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیا کرتے تھے۔(189)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے:

لَیۡسَتۡ بِتَمِیۡمَةٍ مَا عُلِقَتۡ بَعۡدَ أَنۡ یَّقَعَ الۡبَلاءُ

آفت نازل ہونے کے بعد جو چیز لٹکائی جائے وہ تمیمہ (ممنوع تمیمہ میں داخل) نہیں ہے۔(190)

- ایسے ہی سعید ابن المسیب حضرت عطاء مجاہد، ابن سیرین، ضحاک وغیرہ سے بھی تعویذ لٹکانے کا جواز ملتا ہے۔(191)
- حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ: معوذتین (سورۃ فلق، اور ناس) پڑھ کر کسی برتن میں دم کرتی تھیں پھر مریض کے جسم پر اس کو چھڑکنے کا حکم دیتی تھیں۔(192)
- حضرت عبداللہ بن عباسؓ بچے کی پیدائش کے لیے دو آیات قرآنی لکھ کر دیتے تھے، کہ ان کو دھو کر مریضہ کو پلا دو، اور طبرانی میں یہ زائد ہے کہ کچھ پانی اس کے پیٹ اور منہ پر چھڑک دو۔(193)
- حضرت مجاہدؒ اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ قرآنی آیات لکھ کر ڈرنے والے مریض کو پلائی جائیں۔(194)

2) الزامات وجوابات:

سوال 69: بعض لوگ مندرجہ ذیل احادیث کی بناء پر تعویذ کو ناجائز ثابت کرتے ہیں:

(1) اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرۡکٌ (195)

جھاڑ پھونک، تعویذ اور حب کے اعمال شرک ہیں

(2) مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَکَ (196)

جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا

(3) مَنْ لَبِسَ تَمِيمَةً فَلاَأَتَمَّ اللهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدِعَةً فَلاَوَدَعَ اللهُ لَهُ۔(197)

جو شخص تعویذ پہنے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو شخص تعویذ سیپی (گھونگا) لٹکا دے، اللہ اس سے آرام نہ دے۔

(4) مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُکِّلَ اِلَيْهَ (198)

جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا

(5) حضور ﷺ نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ (چھلا) دیکھا، راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ چھلا پیتل کا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا:

وَيْحَکَ مَاهٰذِهِ قَالَ مِنَ الْوَاهَةِ قَالَ أَمَاأَنَّهَا لاَتَزِيْدُکَ اِلاَّوَهْنًا، أنبِذْهَا عَنْکَ ، فَاِنَّکَ لَوْمُتَّ وَهِيَ عَلَيْکَ مَاأَفْلَحْتَ أَبَداً۔(199)

تیرا برا ہو یہ کیا ہے؟ اس نے کہا مصیبت سے بچاؤ کے لیے ہے حضور ﷺ نے فرمایا: سنو! اس سے تمہاری مصیبت میں اضافہ ہی ہوگا، اس کو اتار کر پھینک دو اس لیے کہ اگر تمہاری موت ہو جائے اور تمہارے جسم پر یہ چھلا ہو تو کبھی فلاح نہ پا سکو گے۔

(6) اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ يَکْرَهُ عَشَرَ خِصَالٍ فَذَکَرَ فِيْهَا الرُّقَى اِلاَّبِالْمُعَوِّذَاتِ۔

نبی کریم ﷺ دس خصلتوں کو ناپسند فرماتے تھے ان خصلتوں میں

معوذات (سورۂ فلق ،سورۂ ناس) کے علاوہ جھاڑ پھونک کرنے کا ذکر کیا ہے۔(200)

(7) کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَعَوَّذُمِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَاتُ ، فَأَخَذَبِھَا وَتَرَکَ مَاسِوَاھَا۔

رسول اللہ ﷺ جنات اور نظر بد سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک معوذات نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے معوذات کو اپنا لیا اور دیگر چیزوں کو چھوڑ دیا۔(201)

ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ معوذتین کے علاوہ سے جھاڑ پھونک اور تعویذ کرنا جائز نہیں ہے۔

جواب: (1) جن روایات میں تعویذ کی ممانعت ہے اس سے مراد وہ تعویذ ہیں، جو شرکیہ کلمات یا شائبہ شرک پر مشتمل ہوں۔(202)

(2) جن روایتوں میں تعویذ کی ممانعت ہے اس سے وہ تعویذ مراد ہیں جو جاہلیت کے عقیدہ (کہ یہ تعویذ مؤثر بالذات ہیں دفع ضرر کی علت تامہ ہیں، یہی مصیبت کو دور کرتے ہیں) کے ساتھ استعمال کیے جائیں، جو تعویذ اس عقیدہ سے ہوں کہ اللہ کے چاہنے سے یہ فائدہ دیں گے ان کی احادیث میں ممانعت نہیں۔(203)

(3) ممانعت کی روایات ان تعویذوں پر محمول ہیں جو ایسے کلمات پر مشتمل ہوں، جس کا معنی ومطلب واضح نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے اس میں جادو ہو یا کوئی کفریہ کلمہ ہو۔(204)

امام مالکؒ کا قول ہے کہ ایسے تعویذوں سے جھاڑ پھونک نہ کی جائے جن کا معنی معلوم نہ ہو، تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ اس میں کفر ہو۔(205)

(4) جن روایات میں تعویذ کو شرک کہا ہے، اس سے مراد شرک خفی ہے (یعنی خلاف توکل

ہے) جس طرح حدیث میں ریا کو شرک فرمایا، تو جیسے ریا ایمان کے منافی نہیں، ہاں اخلاص کے منافی ہے، ایسے ہی یہاں وہ شرک مراد نہیں ہے، جو توحید کے خلاف ہے۔

چنانچہ شعبیؒ، سعید بن جبیرؒ، قتادہؒ سے یہی منقول ہے۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جس میں آپ ﷺ نے اہل جنت کا ذکر فرمایا، جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، جب ان لوگوں کے اوصاف معلوم کیے گئے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

یہ وہ لوگ ہیں جو نہ بدفالی لیتے ہیں، نہ داغتے ہیں اور نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور اپنے رب پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔(206)

(5) جن احادیث میں معوذتین کے علاوہ سے تعویذ اور جھاڑ پھونک کو منع کیا گیا ہے

1) وہ احادیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

2) اگر ان احادیث کی سند صحیح بھی مان لی جائے تو بھی وہ احادیث منسوخ ہوگئی ہیں اس حدیث کی وجہ سے جس میں سورۃ فاتحہ کے ذریعہ جھاڑ پھونک کا ذکر ہے۔

3) ان روایات سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ معوذتین کے علاوہ سے جھاڑ پھونک کرنا ممنوع ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ معوذتین کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرنا زیادہ بہتر ہے، بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ معوذتین پر حضور ﷺ نے محض اس وجہ سے اکتفاء فرمایا کہ یہ دونوں سورتیں اجمالی اور تفصیلی طور سے ہر ناپسندیدہ چیز سے پناہ مانگنے پر مشتمل ہیں۔(207)

سوال 70: کس سے تعویذ لینا صحیح ہے کس سے نہیں، کیا غیر مسلم یا کسی فاسق، بدعتی سے تعویذ لینا جائز ہے؟

جواب: (1) اگر یہ معلوم ہوجائے کہ غیر مسلم تعویذ، دم وغیرہ میں شرکیہ الفاظ استعمال کرتا ہے (یا کچھ پتہ نہ ہو کہ کیا کرتا ہے) یا غیر مسلم سے تعویذ لینے میں اس کا اعزاز اور اس کے ساتھ عقیدت کا اظہار ہوتا ہو تو یہ ناجائز ہے۔(208)

(2) اگر یہ معلوم ہوجائے کہ غیر مسلم کے تعویذ میں کوئی ایسی چیز نہیں لکھی جس کا اعتقاد حرام ہو تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن بہرحال ایک کافر کے لکھے ہوئے نقوش سے شفا طلب کرنا خلاف احتیاط اور غیرت اسلامی کے بالکل خلاف ہے۔(209)

(3) فاسق فاجر، بدعتی شخص سے تعویذ لینا جائز ہے مگر بہتر نہیں اس کے تعویذ میں کیا اثر ہوگا؟(210)

سوال 71: کیا مرد نامحرم عورت سے اور عورتیں نامحرم مردوں سے تعویذ لے سکتی ہیں؟

جواب: عورتوں کو نامحرم سے دور رہنا چاہیے، تعویذ وغیرہ کی ضرورت ہو تو عامل سے اپنے شوہر یا کسی محرم والد، بھائی وغیرہ کے ذریعہ منگالیں۔(211)

سوال 72: کس کو تعویذ دینا صحیح ہے کس کو نہیں کیا مسلمان کسی غیر مسلم کو تعویذ دے سکتا ہے؟

جواب: جس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو جائز تعویذ جائز مقاصد کے لیے دے سکتا ہے اسی طرح غیر مسلم کو بھی دے سکتا ہے، صحابہؓ کا غیر مسلم کو تعویذ دینا اور حضور ﷺ کا اس پر نکیر نہ فرمانا احادیث سے ثابت ہے۔(212)

سوال 73: کیا تعویذ اور جھاڑ پھونک پر اجرت لینا صحیح ہے؟

جواب: تعویذ اور جھاڑ پھونک پر اجرت لینا، دینا جائز ہے:

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک سریہ میں ہم تیس سواروں کو بھیجا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک عرب قوم کے پاس پڑاؤ کیا، ہم نے ان سے

فرمائش کی کہ وہ ہماری ضیافت کریں، لیکن ان لوگوں نے انکار کر دیا، اسی اثناء میں قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو بچھو کے ڈنک کو جھاڑتا ہو، ہمارا بادشاہ قریب المرگ ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں ایسا آدمی ہے، لیکن میں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم کچھ دینے کے لیے آمادہ نہ ہو، ان لوگوں نے کہا: ہم تم کو تیس بکریاں دیں گے تو وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ساتھ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

سلمان بن قتۃ عن اُبی سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ مریض کو افاقہ ہو گیا اور وہ شفایاب ہو گیا، تو اس نے ہمارے پاس کھانے کا سامان اور بکریاں بھیجیں، میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا کھایا، البتہ بکریوں کے کھانے سے ساتھیوں نے انکار کر دیا، پھر ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور پورا واقعہ سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وَمَا یُدْرِیکَ أَنَّھَا رُقْیَۃ'' (تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ جھاڑنے کے کام آتی ہے)، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے دل میں یہ بات آئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کُلُوْا وَ أَطْعِمُوْا نَا مِنَ الْغَنَمِ'' (کھاؤ اور بکریوں میں سے ہمیں بھی کھلانا)۔(213)

سوال 74: تعویذ سے متعلق مستند کتابیں کونسی ہیں؟

جواب: (1) اعمال قرآنی مصنف: مولانا اشرف علی تھانویؒ

(2) مجربات عزیزی مصنف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

(3) شفاء العلیل مصنف: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (214)

فصل:3

جنات اور جادو سے متعلق لوگوں کا توہم

1) جنات اور جادو کی شرعی حیثیت 2) جادو اور سحر کا حکم

3) جنات، سحر اور جادو سے حفاظت کے اعمال

1) جنات اور جادو کی شرعی حیثیت

سوال 75: بعض لوگ جادو اور سحر کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسے بھی توہم پرستی میں شمار کرتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: قرآن وسنت اور مشاہدات کی رشنی میں یہ واضح ہے کہ جادو کا وجود برحق ہے اور جادو کے ذریعہ سے دوسرے کو نقصان پہنچانا ممکن ہے۔

بلکہ صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پر بھی جادو کرایا گیا تھا اور آپ ﷺ پر اس کا کچھ اثر بھی ہو گیا تھا، لیکن یہ اثر اس درجہ کا نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے نبوت کے منصب کے کسی عمل میں خلل واقع ہوا ہو، کیونکہ جادو درحقیقت طبعی اسباب ہی کا اثر ہوتا ہے اور انبیاء علیھم السلام طبعی اسباب کے اثرات سے متاثر ہو سکتے ہیں جیسے بھوک، پیاس کا اثر بیماری میں مبتلاء ہونا وغیرہ۔(215)

سوال 76: بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل نہیں ہو سکتا کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: صحیح بات یہ ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل ہو سکتا ہے۔(216)

2) جادو اور سحر کا حکم

سوال 77: سحر اور جادو کے توڑ کے لیے سحر کرنے کروانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سحر کی مختلف قسمیں ہیں: بعض تو کفرِ محض ہیں اور بعض نہیں، جو اقسام کفر ہیں ان کا استعمال کرنا یا سیکھنا سکھانا ہر حال میں حرام قطعی ہے، خواہ دفع ضرر کے لیے ہو یا کسی اور غرض سے، البتہ سحر کی جو قسم کسی کفریہ عقیدہ پر مشتمل نہیں وہ اگر دوسروں کے اضرار کے لیے بلا وجہ شرعی استعمال کیا جائے تو وہ بھی حرام ہے، اور اگر رد سحر یا دفع ضرر کے لیے کیا جائے تو یہ دوسری قسم جائز ہے، اور تفصیل ان دونوں قسموں کی یہ ہے کہ جس سحر میں شیاطین و جنات وغیرہ سے استعانت و امداد طلب کی جائے اور ان کو متصرف و مؤثر مانا جائے یا جن میں قرآن شریف یا دوسرے اسلامی شعائر کی توہین کرنی ہو تو وہ کفر ہے، اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں بلکہ خواص ادویہ وغیرہ سے یا کسی اور خفی طریق سے اثر ڈالا جاتا ہے وہ کفر تو نہیں مگر اس کا کرنا بقصد اضرار حرام ہے اور بقصد دفع ضرر جائز۔(217)

3) جنات، سحر اور جادو سے حفاظت کے اعمال:

سوال 78: قرآن وحدیث کی روشنی میں جن، جنات، سحر اور جادو سے حفاظت کے اعمال بتائیں؟

جواب: درج ذیل اذکار و اعمال کے ذریعہ سے سحر، جادو، جن، شیاطین (یعنی سرکش جنوں) سے بچا جا سکتا ہے، اور ان کا شر دور کیا جا سکتا ہے:

(1) قرآن کے ذریعے:

پہلا عمل: معوذتین کا پڑھنا:

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ معوذتین کے نزول تک جنات سے اور انسانوں کی

نظر لگنے سے پناہ مانگا کرتے تھے، پھر جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوگئیں تو آپ ﷺ نے انہیں کو اختیار کرلیا، اور بقیہ کو چھوڑ دیا۔(218)

دوسرا عمل: آیت الکرسی پڑھنا:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی، تو میرے پاس ایک آنے والا آیا، اور غلہ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا تو وہ کہنے لگا میں تمہیں کچھ کلمات سکھلا دوں گا، جن سے اللہ تمہیں فائدہ پہنچائے گا، میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ کہنے لگا جب اپنے بستر پر جاؤ تو یہ آیت (آیت الکرسی) پڑھ لو: "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (اللہ (وہ ہے کہ) کوئی معبود اس کے سوا نہیں، وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے)، یہاں تک کہ اس نے آیت پوری کر دی، یقینا اللہ کی جانب سے صبح تک مستقل تمہارا ایک حفاظت کرنے والا رہے گا اور شیطان تم سے قریب نہ ہوگا، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تمہارے رات والے قیدی کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ: اس نے مجھے ایک چیز سکھائی اور دعوی کیا کہ اللہ مجھے اس سے نفع دے گا، آپ ﷺ نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ کہنے لگے: اس نے مجھے حکم دیا کہ جب میں اپنے بستر پر جاؤں تو آیت الکرسی پڑھ لوں، اس نے دعوی کیا کہ صبح تک وہ میرے قریب نہیں ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لیے ایک محافظ مستقل رہے گا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "أما اَنَّہٗ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ، ذَاکَ الشَّیْطَانُ" بلاشبہ اس نے تم سے سچ بات کہی حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے، وہ شیطان تھا۔(219)

تیسرا عمل: سورہ بقرہ کی تلاوت کرنا:

حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، اور شیطان اس گھر سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے جہاں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے۔(220)

چوتھا عمل: سورۂ بقرہ کی اخیر آیتوں کا پڑھنا:

ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ الآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ“

جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو وہ دونوں اس کی کفایت کریں گی۔(221)

اور حضرت نعمان بن بشیرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس میں دو آیتیں نازل کر کے ان سے سورۂ بقرہ کا اختتام کیا اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی گھر میں تین رات ان کی تلاوت کی جائے اور شیطان اس سے قریب ہو۔(222)

پانچواں عمل: آیت الکرسی کے ساتھ سُوْرَۃُ حٰم اَلْمُؤمِنْ (غافر) کا اول سے (اِلَيْهِ الْمَصِيْر) تک پڑھنا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص (شروع سے) ”اِلَيْهِ الْمَصِيْر“ تک حٰمٓ اَلْمُؤْمِنْ اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھ لے، وہ ان دونوں کے ذریعہ شام تک محفوظ رہے گا، اور جو شخص شام کے وقت انہیں پڑھ لے وہ صبح تک ان کے ذریعہ محفوظ رہے گا۔(223)

چھٹا عمل: کثرت سے تلاوت کرنا:

علامہ نوویؒ نے صراحت کی ہے کہ مطلق قرآن شریف شیطان سے حفاظت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُوْرًا۔ (سورۃ الاسراء:45)

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔

(2) دعاؤں اور ذکر اوراد کے ذریعے:

پہلا عمل: جنات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہنا:

أعوذ باللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيطَانِ نَزْغٌ فَاستَعِذْ بِاللهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔ (سورۃ الاعراف:200)

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی کچوکا لگ جائے تو اللہ کی پناہ مانگ لو۔ یقیناوہ ہر بات سننے والا، ہر چیز جاننے والا ہے۔

- حضرت معقل بن یسارؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت ''تین مرتبہ یہ پڑھے:

أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

هُوَ اللهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ ، اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّایُشْرِکُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ یُسَبِّحُ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ، وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر (70) ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو اس کے لیے شام تک مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور وہ اس دن مرجائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے نیز اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔ **(224)**

دوسرا عمل: چوتھا کلمہ سو (100) مرتبہ پڑھنا:

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ پڑھے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر" اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس کے لیے اس دن شام تک کے لیے شیطان سے حفاظت ہوگی، اور کوئی بھی اس سے افضل عمل کرنے والا نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ عمل کرے۔ **(225)**

تیسرا عمل: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَن یَعشُ عَن ذِکرِ الرَّحمٰنِ نُقَیِّض لَهُ شَیطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِینٌ۔ (سورۃ الزخرف:36)

اور جو شخص خدائے رحمٰن کے ذکر سے اندھا بن جائے، ہم اس پر ایک

شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

میں تمہیں اللہ کے ذکر کا حکم دیتا ہوں، اس لیے کہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے تعاقب میں دشمن تیزی سے نکلا یہاں تک کہ اس نے ایک محفوظ قلعہ تک پہنچ کر ان سے اپنے کو محفوظ کر لیا، اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف اللہ کے ذکر سے بچا سکتا ہے۔**(226)**

- ایک حدیث میں یہ مضمون آیا کہ شیطان اپنی ناک کا اگلا حصہ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے بیٹھا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ذلت سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔**(227)**

چوتھا عمل: اذان کے الفاظ کہنا:

صحیح مسلم میں سہیل ابن ابی صالح سے مروی ہے فرماتے ہیں:

مجھے میرے والد نے بنی حارثہ کے پاس بھیجا، میرے ساتھ ہمارا ایک غلام یا ایک دوست تھا، ایک چہار دیواری (باغ) سے ایک منادی نے اس کا نام لے کر اسے پکارا تو میرا ساتھی دیوار پر چڑھ گیا، لیکن اس نے کچھ بھی نہ دیکھا، میں نے اس کا ذکر والد صاحب سے کیا تو کہنے لگے: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس سے مل بیٹھو گے تو تمہیں نہ بھیجتا، لیکن جب تم کوئی آواز سنو تو تم نماز کی ندا (اذان) دو، اس لیے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلَاةِ وَلّٰی وَلَهُ حِصَاصٌ"

جب ندائے نماز (اذان) دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتے ہوئے (ہوا خارج کرتے ہوئے) بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔**(228)**

پانچواں عمل: موقع کی مسنون دعائیں پڑھنا:

(1) کھانے کے وقت کی دعا:

حدیث میں آتا ہے:

حضور ﷺ کھانا تناول فرما رہے تھے اتنے میں ایک بچی اور دیہاتی آئے اورانہوں نے کھانے پر ہاتھ ڈالنا چاہا تو حضور ﷺ نے ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ شیطان ہے اور یہ ہر اس کھانے کو حلال کرتا ہے اپنے لیے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔(229)

(2) صحبت کے وقت کی دعا:

ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس (صحبت کے ارادے سے) جائے تو یہ دعا پڑھ لے:

بِسْمِ اللهِ أَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا۔

پس جب ان کی اولاد ہو جائے تو شیطان کبھی بھی اس کو ضرر نہیں پہنچائے گا۔(230)

حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں:

کہ (ایک دن) رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے اندر (یعنی انسانوں میں) مغرّبون دکھائی دیتے ہیں؟ میں نے عرض کیا مغرّبون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مغرّبون وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ جنات یعنی شیاطین شریک ہوتے ہیں؟(231)

(3) گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص یہ دعا (گھر سے نکلتے وقت) پڑھے **بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى**

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اللهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، تو اس کے جواب میں اس کو کہا جاتا ہے، تیری کفایت کی گئی ،اور تیری حفاظت کی گئی اور تو نے ہدایت پالی۔اور شیطان اس سے دور بھاگتا ہے،اور وہ شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے،تم اس آدمی کو کیسے نقصان پہنچاؤ گے؟ جس نے ہدایت پائی اور جس کی حفاظت اور کفایت کی گئی۔(232)

(4)بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا:

حضرت انسؓ سے روایت ہے:

کہ جب نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔(233)

(5)جادو کے اثر سے بچنے کی دعا:

- حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ دعا نہ پڑھتا تو یہود مجھے جادو کے زور سے گدھا بنا دیتے:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْئٌ اَعْظَمَ مِنْهُ، وَبِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَافَاجِرٌ، وَبِاَسْمَآءِ اللهِ الْحُسْنٰی کُلِّهَا مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ۔(234)

- رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کی نیت سے آنے والا جن اس دُعا کے پڑھنے کی وجہ سے مُنہ کے بل گر پڑا۔

أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْکَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَایَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ،

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وَمِنْ شَرِّ مَایَعْرُجُ فِیْهَا ، وَشَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْأَرْضِ، وَشَرِّ مَایَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ فِتَنِ الّیلِ وَالنّهَارِ، وَمِنْ طَوَارِقِ اللّیْلِ وَالنّهَارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَارَحْمٰنُ۔(235)

(3)اعمال کے ذریعے:

پہلاعمل: باوضو رہنا:

یہ اہم ترین اوراد میں سے ہے جس کے ذریعہ جنات وشیطان سے بچا جا سکتا ہے، خاص طور سے غصہ اور شہوت کی قوت بھڑک جانے کے وقت۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اپنے بدن کو صاف رکھو، اللہ تمہیں بھی صاف رکھے گا، اس لیے کہ جو بھی بندہ طہارت کے ساتھ رات گذارتا ہے، تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس سے ایک گھڑی کے لیے بھی جدا نہیں ہوتا۔ اور وہ فرشتہ اس کے لیے یہ دعا کرتا ہے:

اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فَاِنَّہٗ بَاتَ طَاھِراً

اے اللہ اپنے اس بندے کی مغفرت فرما، کیونکہ اس نے طہارت کے ساتھ رات گذاری۔(236)

- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اور شیطان کو آگ سے بنایا گیا ہے، اور آگ کو تو صرف پانی سے بجھایا جاتا ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی غضبناک ہو جائے تو وضو کرلے۔(237)

دوسرا عمل: نیک اعمال کی پابندی کرنا خصوصاً نماز با جماعت کی

- قرآن کریم میں ہے:

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغوَيتَنِى لَأُزَيِّنَنَّ لَهُم فِى الأَرضِ وَ لَأُغوِيَنَّهُم أَجمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنهُمُ المُخلَصِينَ۔

(سورۂ حجر:40-39)

کہنے لگا: ''یارب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، اس لیے اب میں قسم کھاتا ہوں کہ ان انسانوں کے لیے دُنیا میں دِلکشی پیدا کروں گا، اوران سب کو گمراہ کر کے رہوں گا۔ سوائے تیرے اُن بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے اپنے لیے مخلص بنالیا ہو۔

- حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں با جماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اس لیے جماعت کو ضروری سمجھو، بھیڑیا اکیلی بکر کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔ **(238)**

- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب بنی آدم آیت سجدہ پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور بھاگتا ہے، اور روتے ہوئے یہ کہتا ہے: ہائے بربادی ہو، ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا اور اس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا میں نے انکار کیا سو میرے لیے جہنم ہے۔ **(239)**

تیسرا عمل: گناہوں سے بچنا خصوصاً مندرجہ ذیل گناہوں سے

(1) بدنظری سے بچنا:

مسند احمد میں نبی کریم ﷺ سے روایت ہے:

نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے، جو میرے خوف

سے اسے چھوڑ دے تو میں اسے ایسے ایمان سے بدل دیتا ہوں جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔(240)

(2) گانے سے بچنا:

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ (سورۃ لقمٰن:6)

اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں، تاکہ اُن کے ذریعے لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے بھٹکائیں۔(241)

(3) زبان کے گناہ سے بچنا:

آپ ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا:

کیا لوگوں کو دوزخ میں منہ یا نتھنوں کے بل زبان کے علاوہ بھی کوئی چیز گراتی ہے۔(242)

(4) تصاویر سے بچنا:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کوئی تصویر یا تماثیل ہو۔(243)

چوتھا عمل: جمائی روکنا:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آجائے اور وہ الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان

پر اس کا حق ہے کہ وہ اس کے چھینک کا جواب دے، رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، جتنا ممکن ہو اس کو روکنا چاہیے۔ پس جب انسان جمائی لیتا ہے تو اس پر شیطان ہنستا ہے۔(244)

پانچواں عمل: سورج اور چھاؤ میں بیٹھنے سے بچنا

ابو عیاض ؒ کسی صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی سورج اور چھاؤ کے درمیان بیٹھ جائے، اور فرمایا یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔(245)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:4

تصوف وطریقت، پیری ومریدی سے متعلق لوگوں کا توہم:

1) تصوف وطریقت، پیری ومریدی کی شرعی حیثیت

2) بیعت کی ضرورت

3) کس سے بیعت ہونا ضروری ہے اور شیخ کامل کی علامات

1) تصوف وطریقت، پیری ومریدی کی شرعی حیثیت:

سوال 79: آج کل بہت سے لوگ تصوف وطریقت کو بھی توہمات میں شمار کرتے ہیں، بعض لوگ پیری مریدی کو جوگیوں اور بدھ مذہب والوں کا طریقہ شمار کرتے ہیں۔ بعض اس کو کمانے کے دھندے شمار کرتے ہیں لہٰذا تصوف کی شرعی حیثیت واضح کر دیجیے؟

جواب: تصوف شریعت کے باطنی احکام کا نام ہے جس طرح ظاہری احکام شریعت کا حصہ ہیں اسی طرح باطنی احکام بھی شریعت کا حصہ ہیں شریعت سے علیحدہ کوئی چیز نہیں۔
اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

جس طرح ہمارے بہت سے افعال اعمال ظاہری اعضاء سے انجام پاتے ہیں اسی طرح سے یہ اعمال دل اور قلب سے بھی تعلق رکھتے ہیں جن کو اعمالِ باطنہ کہا جاتا ہے۔ اور جس طرح ہمارے ظاہری افعال اعمال شریعت کی نظر میں کچھ اچھے اور پسندیدہ (فرض، واجب، مسنون یا مستحب) ہیں اور کچھ ناپسندیدہ (حرام یا مکروہ) ہیں۔

اسی طرح باطنی اعمال بھی قرآن وسنت کی نظر میں کچھ اچھے اور پسندیدہ (فرض، واجب وغیرہ) ہیں مثلاً تقویٰ، اللہ کی محبت، اخلاص، توکل، صبر وشکر، تواضع، خشوع، قناعت، بردباری وحلم، سخاوت، حیاء، رحم دلی وغیرہ۔ ان باطنی پسندیدہ اعمال کو''اخلاق حمیدہ'' کہا جاتا ہے۔ اور کچھ باطنی اعمال قرآن وسنت کی نظر میں ناپسندیدہ اور بُرے (حرام وغیرہ) ہیں مثلاً تکبر، عجب، غرور، ریا، حب مالِ حب جاہ، بخل، بزدلی، لالچ، دشمنی، حسد، کینہ، سنگدلی، بے جا غصہ، بے صبری وناشکری وغیرہ۔ ان باطنی ناپسندیدہ اور بُرے اعمال کو ''اخلاق رزیلہ'' کہا جاتا ہے۔ ان تمام ظاہری وباطنی اعمال کے بارے میں قرآن وسنت میں واضح ارشادات موجود ہیں، جس طرح شریعت کے ظاہری احکام حکمِ الٰہی ہیں اسی طرح باطنی اعمال بھی حکمِ الٰہی ہیں۔ (246)

سوال 80: تصوف یعنی شریعت کے باطنی احکام کے سیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس طرح ہر مرد وعورت پر اپنے اپنے حالات ومشاغل کی حد تک اُن کے فقہی مسائل جاننا فرض ہے اور پورے فقہ کے مسائل میں بصیرت ومہارت پیدا کرنا اور مفتی بننا سب پر فرض نہیں بلکہ فرضِ کفایہ ہے، اسی طرح جو اخلاق حمیدہ کسی میں موجود نہیں انہیں حاصل کرنا اور جو رذائل اس کے نفس میں چھپے ہوئے ہیں ان سے بچنا، تصوف کے جتنے علم پر موقوف ہے اس کا علم حاصل کرنا فرض عین ہے اور پورے علم تصوف میں بصارت ومہارت پیدا کرنا کہ دوسروں کی تربیت بھی کر سکے، یہ فرض کفایہ ہے۔ (247)

2) بیعت کی ضرورت:

سوال 81: کیا اعمال صالحہ باطنہ حاصل کرنے اور اخلاق رزیلہ (بُرے اخلاق) ختم کرنے کے لیے کسی پیر یا مرشد سے بیعت ہونا ضروری ہے؟

جواب: عقائد حسنہ، اخلاق فاضلہ، اعمال صالحہ کی تحصیل ہر شخص پر واجب ہے۔ خواہ

اساتذہ سے، خواہ کتابوں سے پڑھ کر یا بزرگانِ دین کی صحبت میں رہ کر ہو یا خواہ بذریعہ مطالعہ ہو۔ اوراب اس دور میں عمومی استعداداتنی ضعیف ہوچکی ہیں کہ بغیر شیخ کامل سے رابطہ کیے اور بغیر ان کی ہدایت پر عمل کیے اخلاقِ رزیلہ زائل نہیں ہوتے اوراخلاق فاضلہ حاصل نہیں ہوتے۔ (لہٰذا اعمال صالحہ باطنہ حاصل کرنے اوراخلاق رزیلہ (بُرے اخلاق) ختم کرنے کے لیے کسی پیر یا مرشد سے بیعت ہونا ضروری ہے)۔(248)

3) کس سے بیعت ہونا ضروری ہے اور شیخ کامل کی علامات:

سوال 82: اصلاح باطن کے لیے کس سے بیعت ہونا چاہیے؟ شیخ کامل کی علامات کیا ہیں؟

جواب: اگر کسی شیخ سے اصلاحی تعلق رکھنے کا ارادہ ہو تو پہلے درجِ ذیل باتوں کا اطمینان کرلیں جس میں یہ باتیں نہ ہوں اسے تعلق قائم نہ کریں۔

(1) پیر دین کے ضروری مسائل جانتا ہو، شریعت سے ناواقف نہ ہو۔

(2) اس کے عقائد قرآن وسنت کے مطابق ہوں، نیز شریعت کے احکام اور اصلاحِ باطن کے جو طریقے ہیں، کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔

(3) پیری مریدی محض پیشہ کے لیے نہ کرتا ہو۔

(4) کسی ایسے بزرگ کا خلیفہ مجاز ہو جس کو دیندار لوگ بزرگ سمجھتے ہوں۔

(5) اس پیر کو بھی نیک لوگ اچھا کہتے ہوں۔

(6) اس کی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پید ہوجائے۔ یہ بات اس کے مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہوجائے گی۔ اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو کہ یہ پیر تاثیر والا ہے اور ایک آدھ مرید کے بُرے ہونے سے شبہ مت کرو اور تم نے جو سنا ہوگا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے وہ تاثیر یہی ہے، تاثیر کا مطلب یہ نہیں کہ وہ

جو کچھ کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے۔ان کے ایک پھونک مارنے سے بیماری دور ہوجاتی ہے یا جس کام کے لیے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے مطابق ہوجاتا ہے یا ایسی توجہ ڈالتے ہیں کہ آدمی پر وجد طاری ہوجاتا ہے۔ان تاثیروں سے کبھی دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔

(7) اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ نہ کرتا ہو، ہر خلافِ شرع اور نامناسب کام سے روک دیتا ہو۔(249)

(8) اس کے پاس بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد اور آخرت کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو۔

(9) اس کے ساتھ اصلاحی تعلق رکھنے والوں کی اکثریت ظاہراً وباطناً شریعت کی پابند ہو۔(250)

جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اچھی نیت سے یعنی خالص اصلاحِ باطن کی نیت سے تعلق قائم کرنا چاہیے۔ اگر مذکورہ بالا اوصاف کا حامل کوئی شیخ میسر نہ ہو تو مرید بننا فرض تو ہے نہیں، البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے، مرید ہوئے بغیر بھی اس راہ پر چلتے رہو۔(251)

حوالہ جات

حوالہ جات

(1): (تفسیر ابن کثیر تحت آیت نمبر 36، سورہ توبہ، عمدۃ القاری: کتاب الحج)

(2): ("ماہ صفر اور توہم پرستی" از مفتی محمد رضوان)

(3): ("ماہِ صفر و توہم پرستی" از مفتی محمد رضوان)

(4): (مسلم: علم / من سن سنة حسنة: 1836، مرقاة: باب اعلان النكاح والخطبة، رقم 3141، ماہِ صفر اور توہم پرستی: 17، تذکرہ و سوانح مولانا محمد قاسم نانوتوی: باب 12)

(5): (الموسوعة الفقهية الكويتيه: توهم، فقره: 1 بتغير)

(6): (شرح المجله: مجلة الاحكام العدلية: ماده: 74)

(7): (سیرت النبی: سید سلیمان ندوی: 201/4)

(8): (سیرت النبی: سید سلیمان ندوی: 201/4)

(9): (بخاری، الاحکام، بیعة الاعراب، رقم: 7209، جامع الاصول: 280/9، رقم: 6935)

(10): (موضوعاتِ ملا علی قاری: 69، تذکرة الموضوعات طاهر فتنی، کتاب العلم، الفوائد المجموعه للشوکانی، هندیه: کتاب الکراهية، باب 30، ماہِ صفر اور توہم پرستی: 104)

(11): (مقدمہ مسلم: باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ: رقم 4)

(12): (بخاری: کتاب الجنائز، باب مایکرہ من النیاحة علی المیت، رقم 1209)

(13): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 44)

(14): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 122)

(15): (بخاری: طب، لاهامة، رقم: 5316)

(16): (بخاری، التفسیر، حمٓ الجاثیة، رقم: 4826)

(17): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 22)

(18): (معارف القرآن: پارہ 24، سورہ حم السجدہ، آیت: 16، مجالس الابرار: مجلس 39)

(19): (مسلم، السلام، الطیر و الفال و مایکون فیه الشؤم، رقم: 5804)

(20): (بخاری، النکاح، مایتقی من شئوم المرأة، مسلم: السلام، الطیر و الفال: رقم: 5945، مسند احمد: 5575)

(21): (ترمذی، الفتن، ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف، رقم: 2211، مجالس الابرار: مجلس 41)

(22): (مؤطا امام مالک، رقم: 476)

(23): (مشکوٰة: کتاب الحدود: 28، مظاهر حق: 595/3، مسند احمد)

(24): (مجالس الابرار: مجلس 43)

(25) : (معجم الکبیر: 2383ابوداؤد: 3775، ابن ماجہ،الفتن،الامربالمعروف والنھی عن المنکر، رقم:4005)

(26): (ترمذی، تفسیرالقرآن،سورۃ الانفال،رقم:3082، معارف الحدیث:218/5)

(27): (ابو داؤد،الوتر،فی الاستغفار،رقم:1518،مجالس الابرار: مجلس 41)

(28): (طبرانی فی الاوسط،مجالس الابرار: مجلس 41)

(29): (طبرانی فی الاوسط، حاکم)

(30): (آدم بن ابی ایاس،مجالس الابرار: مجلس 41)

(31): (ترمذی،الدعوات،فی دعوۃ ذی النون،رقم:3505،مسند احمد،سنن نسائی،معارف الحدیث: 153/5،مجالس الابرار مجلس:41)

(32) : (ترمذی،صفۃ القیامۃ، الترغیب فی ذکراللہ،رقم: 2457، مجالس الابرار: مجلس 41)

(33) : (ترمذی،الدعوات،من فتح لہ منکم باب الدعاء،رقم:3548، معارف الحدیث 94/5، مجالس الابرار: مجلس 41، مظاہرِ حق:45/2)

(34): (ابویعلیٰ فی مسندہ: معارف الحدیث:94/5)

(35): (ترمذی،القدر،ماجاء لایرد القدر الاالدعاء،رقم:2139، مظاہرِ حق:456/2)

(36) : (ترمذی،الدعوات،ماجاء أن دعوۃ المسلم مستجابۃ،رقم: 3382، معارف الحدیث: 96/5)

(37): (معارف الحدیث:187/5، 191 بتغییر)

(38): (بخاری،الدعوات،الدعاءعندالکرب،رقم:6345،مسلم،الذکر والدعاء،دعاءالکرب، رقم:6921،مظاہرِ حق:576/2)

(39) : (ابو داؤد، الادب،مایقول اذا اصبح،رقم:5090، مظاہر حق 589، مجالس الابرار: مجلس 41)

(40): (ابن مردویہ،معارف الحدیث:153/5)

(41): (مکارم الاخلاق للخرائطی،معارف الحدیث:153/5)

(42): (مسندفردوس دیلمی، جامع الاحادیث:319/23معارف الحدیث:153-154/5)

(43): (نضرۃ النعیم: شکر)

(44): (ماہِ صفر اور توہم پرستی:14)

(45)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،توکل،فقرہ:5،نضرۃ النعیم،توکل،فقرہ:45)

(46): (معارف الحدیث:195/2)

(47): (مسائل بہشتی زیور:275/2)

(48) : (ابن ماجہ: طب، تعلیق التمائم، رقم 3531، آپ کے مسائل اور ان کا حل: 375/1،

ماہِ صفر اور توہم پرستی:91)

(49): (بخاری: ابواب الکسوف، الصلوٰۃ فی کسوف الشمس: رقم 1040، مسند احمد: 1882)

(50): (''آپ کے مسائل اوران کا حل'' بتغییر:225/1)

(51): (ماہِ صفر اور توہم پرستی:138)

(52): (مسلم: ایمان/ بیان کفر من قال مطرنا بالنوء:رقم: 231، بخاری: اذان/یستقبل الامام الناس اذا اسلم،رقم: 846، مرقاۃ: طب/ الفال والطیرۃ فتاویٰ محمودیہ: 338/3، آسان ترجمہ قرآن: بقرہ، آیت نمبر 20، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تنجیم،فقرہ: 7)

(53): (معارف القرآن: سورۃالصفت:88، 450/7)

(54): (طبرانی: حسنہ العراقی: معارف القرآن: 452/7)

(55): (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ: تنجیم7 معارف القرآن: 451/7 حاشیہ ابن عابدین 30/1)

(56): (آپ کے مسائل اوران کا حل: 31/1)

(57): (الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ: مادہ:تنجیم، فقرہ7)

(58): (آپ کے مسائل اوران کا حل: 371/1)

(59): (فتاویٰ محمودیہ:389/19)

(60): (آپ کے مسائل اوران کا حل: 371/1 بتغییر)

(61): (بخاری: طب، جذام، رقم:5707)

(62): (مجالس الابرار: مجلس38، آپ کے مسائل اوران کا حل: 221/1)

(63): (بخاری: طب، لاعدویٰ، رقم:5773)

(64): (بخاری: طب، الجذام، رقم:5705)

(65): (مجالس الابرار: مجلس38)

(66): (ابوداؤد: ادب، فی قتل الحیات، رقم:5249، ماہِ صفر اور توہم پرستی:90)

(67): (ماہِ صفر اور توہم پرستی بتغییر:104)

(68): (امداد الفتاویٰ: 4/502-501 بتصرف، ماہِ صفر اور توہم پرستی:102)

(69): (عمدۃ القاری: کتاب الطب بالجذام، مرقاۃ: طب والرقی، باب الفال والطیرۃ)

(70): (تبرید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر:24)

(71): (امداد الفتاویٰ: 387/5، ماہِ صفر اور توہم پرستی:101)

(72): (ماہِ صفر اور توہم پرستی:118)

(73): (ماہِ صفر اور توہم پرستی:118)

(74): (ماہِ صفر اور توہم پرستی:117)

(75): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 116)

(76): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 138)

(77): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 141)

(78): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 130)

(79): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 129)

(80): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 115)

(81): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 119)

(82): (فتاویٰ محمودیہ: 29/20، ماہِ صفر اور توہم پرستی: 101)

(83): (شرح فقہ اکبر: 183، ماہِ صفر اور توہم پرستی: 96 بتغییر، الموسوعة الفقهية الكويتيه، تفاؤل، فقرہ 4)

(84): (فتاویٰ محمودیہ: 80/20، ماہِ صفر اور توہم پرستی: 96 بتغییر، الموسوعة الفقهية الكويتيه، العرافہ، امداد الفتاویٰ 381/5)

(85): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 95 بتغییر)

(86): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 94)

(87): (ماہِ صفر اور توہم پرستی 95 بتغیر، فیروز اللغات، 462,718 الموسوعة الفقهية الكويتيه، قیافہ، فقرہ 7)

(88): (ماہِ صفر اور توہم پرستی 95 بتغیر، فیروز اللغات، 967، الموسوعة الفقهية الكويتيه، قیافہ، فقرہ 7)

(89): (ماہِ صفر اور توہم پرستی 95 بتغیر، فیروز اللغات، 51)

(90): (ماہِ صفر اور توہم پرستی: 100)

(91): (ماہ صفر توہم پرستی: 98)

(92): (آپ کے مسائل اور ان کا حل 34/1)

(93): (آپ کے مسائل اور ان کا حل 35/1، فتاویٰ رحیمیہ 55/3)

(94): (آپ کے مسائل اور ان کا حل 34/1 فتاویٰ عثمانی 252/1، رحیمیہ 3/56-54 بتغیر، معلمۃ زاید للقواعد الفقهيه، رقم القاعدة: 2018، قواعد الادلة/قیاس)

(95): (آپ کے مسائل اور ان کا حل 34/1 فتاویٰ عثمانی: 252/1 بتفسیر)

(96): (صحيح بخاری، التوحید، قوله الله عالم الغيب فلايظهر علی غيبه احداً، رقم: 7380،

مشکوٰۃ:50، اختلاف امت اور صرط مستقیم:42-40)

(**97**):(گلدستۂ تفاسیر 1/81-80)

(**98**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:109)

(**99**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:109)

(**100**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:110)

(**101**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:110)

(**102**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:111)

(**103**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:111)

(**104**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:112)

(**105**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:113)

(**106**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:113)

(**107**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:113)

(**108**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:113)

(**109**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:114)

(**110**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:114)

(**111**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:127)

(**112**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:128)

(**113**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:127)

(**114**): (ماہ صفر اور توہم پرستی:135)

(**115**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:137)

(**116**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:127)

(**117**):ماہ صفر اور توہم پرستی:139)

(**118**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:134)

(**119**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:134)

(**120**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:137)

(**121**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:138)

(**122**):(ماہ صفر اور توہم پرستی:140)

(123):(ماہ صفر اور توہم پرستی:53)
(124):(مجالس الابرار۔مجلس39:304)
(125):(ماہ صفر اور توہم پرستی:126)
(126):(ماہ صفر اور توہم پرستی:133)
(127):(ماہ صفر اور توہم پرستی:139)
(128):(ماہ صفر اور توہم پرستی:129)
(129):(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ تطیر، فقرہ5)
(130): (بخاری شریف، الطب، لاھامۃ، رقم: 5757، مسلم، السلام، لاعدوی ولاطیرہ، رقم:5788، ماہ صفر اور توہم پرستی:19)
(131): (مسلم، السلام، تحریم الکھانۃ واتیان الکھانۃ، رقم:5813، ماہ صفر اور توہم پرستی: 56)
(132):(مسند احمد، رقم:7045)
(133):(الدعا للطبرانی، رقم:1172)
(134):(ابوداؤد، الطب، فی الطیرۃ، رقم:3919)
(135):(ماہ صفر اور توہم پرستی:58تا61)
(136):(ماہ صفر اور توہم پرستی:61)
(137):(ابن ماجہ، الطب من کان یعجبہ الفال ویکرہ الطیرۃ، رقم:3536)
(138):(بخاری، الطب، الفال، رقم:5755)
(139):(ترمذی، السیر، ماجاء فی الطیرۃ، رقم:1616)
(140):(ماہ صفر اور توہم پرستی:63)
(141):(ماہ صفر اور توہم پرستی:64)
(142):(فتح الباری:159/10، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، عین، فقرہ:1)
(143): (تفسیر القرطبی: 255/20، تفسیر ابن کثیر: 485/3، فتح الباری: 103/10، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، عین، فقرہ:4، تعویذ، فقرہ:17)
(144):(فتح الباری:203/10)
(145):(مسلم، السلام، الطب والمرض والرقی، رقم:5702)
(146):(حلیۃ الأولیاء، لابی نُعیم الأصبھانی:191/3)
(147):(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی:5748)
(148):(ترمذی:الطب، ماجاء فی الرقیۃ من العین، رقم:2059)
(149):(فتح الباری:201/10، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، تعویذ، فقرہ:19)

(150):(رواہ امام مالک فی المؤطاء،رقم:3459)

(151):(مجمع الزوائد:109/5)

(152) : (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،عین،فقرہ: 5،شرح الموطألل زرقانی: 148/4،حاشیہ العدوی علی کفایۃ الطالب:392/2)

(153):(ترمذی،الطب،ماجاءفی الرقیۃبالمعوذتین،رقم:2058)

(154):(ماہ صفر اور توہم پرستی:148)

(155) : (ابوداؤد/اجارہ/کسب الاطباء،رقم: 3418،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ،فقرہ: 14، محمودیہ:74/20)

(156):(بخاری،احادیث الانبیاء،قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا،رقم:3371)

(157):(شرح الزرقانی علی المؤطأ:151/4)

(158):(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،عین،فقرہ:6)

(159):(فتح الباری:190/10)

(160):(فتح الباری:190/10)

(161):(الطب النبوی للذھبی:276)

(162):(بدائع الفوائد لابن القیم:246/2،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،عین،فقرہ:7)

(163):(فتاویٰ محمودیہ:81/20)

(164):(فتاویٰ محمودیہ:82/20)

(165):(مستدرک حاکم:214/4)

(166):(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ،فقرہ:18)

(167):(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ،فقرہ:21)

(168):(ابوداؤد/طب/الادویۃ المکروھۃ:رقم:3376)

(169):(فتاویٰ محمودیہ:63/20)

(170) :(احکام القرآن للجصاص: 51/5، تکملہ: 318/4،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، تعویذ،فقرہ:14-15)

(171) :(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، تعویذ ، فقرہ : 10 ، مسائل بہشتی زیور: 279، خیر الفتاویٰ: 342/1-348، أحسن الفتاویٰ: 256/8،فتاویٰ عثمانی: 278/1، کفایت المفتی: 79/9، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،رقیہ،فقرہ:2، تجلیات صفدر:510/3)

(172):(مسلم، السلام،لابأس بالرقی مالم یکن فیہ شرک،رقم:5732،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، رقیہ،فقرہ:2)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(**173**) : (مسلم، السلام،استحباب الرقیۃمن العین والنملۃ،رقم: 5731، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،رقیہ،فقرہ:2)

(**174**) : (تجلیات صفدر: 516/3، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: 253/16-255، أحسن الفتاویٰ: 256/8،فتاویٰ محمودیہ:74/20)

(**175**): (الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،تعویذ،فقرہ:11/رقیۃ/2، ابن عابدین:232/5، فتح القدیر: 459/8،فتاویٰ محمودیہ:63/20،أحسن الفتاویٰ:256/8، فتاویٰ عثمانی:278/1)

(**176**): (مسائل بہشتی زیور:278/2، معارف القرآن:280/1)

(**177**) : (مسائل بہشتی زیور: 278/2، امدادالمفتیین: 219/2، شامیہ: 429/6، الموسوعۃ الفقھیۃالکویتیہ،تعویذ،فقرہ:16)

(**178**): (الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،تعویذ،فقرہ:13، فتاویٰ عبادالرحمٰن:236/1)

(**179**): (الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،ذھب،فقرہ:17-10، مسائل بہشتی زیور:279/2)

(**180**): (مسائل بہشتی زیور:278/2)

(**181**) : (فتاویٰ محمودیہ: 20/66-65، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: 275/16، کفایت المفتی:76/9)

(**182**): (مسائل بہشتی زیور:279/2)

(**183**): (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:256/16)

(**184**): (مسائل بہشتی زیور:278/2)

(**185**) : (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ،فقرہ: 23،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: 256/16، کفایت المفتی:77/9)

(**186**): (مسائل بہشتی زیور:279/2)

(**187**): (فتاویٰ اسلامیہ دار السلم:47/1-53)

(**188**) : (أحسن الفتاویٰ: 256/8، تجلیات صفدر 538/3،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، تعویذ: 23)

(**189**) : (مصنف ابن ابی شیبہ: 39/8، فتاویٰ ابن تیمیہ: 64/19، تکملہ: 317/4، فتاویٰ عبادالرحمٰن: 127/1)

(**190**): (سنن بیہقی:35/9، تجلیات صفدر:516/3)

(**191**): (تجلیات صفدر:522/3، تکملہ:317/4)

(**192**) : (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ:10، مصنف ابن ابی شیبہ: 28/8، تجلیات صفدر: 522/3)

(**193**): (کنز العمال،ابن ابی شیبہ:27/8، تجلیات صفدر:522/3)

(**194**): (تجلیات صفدر:522/3)

(**195**): (ابو داؤد/طب/تعلیق التمائم،رقم:3883)

(**196**): (مسند احمد:156/4)

(**197**):(مسنداحمد:154/4)

(**198**):(نسائی،المحاربۃ،الحکم فی السحرۃ،رقم:4084،مسنداحمد)

(**199**):(مسنداحمد:310/4)

(**200**):(مسنداحمد،ابو داؤد،الخاتم،ماجاءفی خاتم الدھب،رقم:4222)

(**201**):(ترمذی،الطب،ماجاءفی الرقیۃبالمعوذتین،رقم:2058)

(**202**):(الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،تمیمۃ،فقرہ:3،فتاویٰ عثمانی:278/1)

(**203**):(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ،23-22-10تداوی:13،تجلیات صفدر:507/3)

(**204**):(الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،تعویذ،فقرہ:10)

(**205**):(ابن عابدین:232/5، الشرح الصغیر:769/4، الفتاوی الحدیثیہ:120، الانصاف:352/10، کشاف القناع:182/6، عمدۃ القاری:253/5، القرطبی:258/20، الزواجر:155/1،نیلالاوطار:214/8،الدین الخالص:232/2-234)

(**206**):(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ،فقرہ:12،رقیہ،فقرہ:2۔بخاری،الطب،من لم یرق، رقم:5752۔مسلم،الایمان،الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ،رقم:524، تجلیات صفدر:513/3)

(**207**):(الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،تعویذ،فقرہ:14)

(**208**):(فتاویٰ محمودیہ:77/20، امدادالمفتیین:220/2،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، تعویذ،فقرہ:10)

(**209**):(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ،تعویذ،فقرہ:26)

(**210**):(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:256/16)

(**211**):(فتاویٰ محمودیہ:72/20،فتاویٰ عثمانی:274/1)

(**212**):(الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،تعویذ،فقرہ:27،فتاویٰ محمودیہ:71/20)

(**213**):(تفسیرقرطبی:10/16-315،الشرح الصغیر:768/4، نیل الأوطار:215/8، الأذکار:119 طبع الحلبی،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، تعویذ،فقرہ:14، مسائل بہشتی زیور:279،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:254//6ط:حقانیہ،تجلیات صفدر:528/2-535)

(**214**):(خیر الفتاویٰ:346/1)

(**215**):(الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،سحر،فقرہ:9-10)

(**216**):(فتاویٰ فریدیہ:448/1وقایۃ الانسان من الجن و الشیاطین للجزائری:65،الموسوعۃ الفقھیۃالکویتیہ،جن،فقرہ:12)

(**217**):(امدادالمفتیین:213/2،الموسوعۃالفقھیۃالکویتیہ،سحر،فقرہ:14)

(218):(ترمذی،الطب،ماجاءفی الرقیۃبالمعوذتین،رقم:2058)
(219):(فتح الباری:287/4ط،سلفیہ)
(220):(مسلم،استحباب الصلوٰۃالنافلۃفی بیتہ،رقم:1824)
(221) :(فتح الباری، 9/55ط:سلفیہ،ترمذی، فضائل القرآن ، ماجاء فی آخر سورۃ البقرۃ، رقم:2881)
(222):(ترمذی،فضائل القرآن،ماجاءفی آخرسورۃالبقرۃ،رقم:2882)
(223):(ترمذی،فضائل القرآن،ماجاءفی سورۃالبقرۃوآیۃالکرسی،رقم:2879)
(224):(ترمذی،فضائل قرآن،رقم:2922)
(225):(مسلم،الذکروالدعا،فضل التھلیل والتسبیح والدعا،رقم:6842)
(226):(ترمذی،الادب،ماجاءفی مثل الصلوٰۃوالصیام والصدقۃ،رقم:2863)
(227):(فضائل اعمال/ذکر:430)
(228):(مسلم،الصلوٰۃ،فضل الاذان وھرب الشیطان عندالسماع،رقم:858)
(229):(مسلم،اشربۃ،اداب الطعام والشراب،رقم:5259،مشکوٰۃ،اطعمۃ: 4236-4159)
(230) : (بخاری،الدعوات،مایقول اذااتی اھلہ،رقم: 6388، مسلم،النکاح، مایستحب أن یقولہ عندالجماع،رقم:3533)
(231) : (ابوداؤد،الادب،المولودیؤذن فی اذنہ،رقم: 5107،مشکوٰۃ،الطب والرقی، الفصل الاول،رقم:4563)
(232) : (ابوداؤد،الادب، مایقول اذاخرج من بیتہ ،رقم: 5094، ترمذی، الدعوات، مایقول اذخرج من بیتہ،رقم:3426)
(233) : (بخاری،الوضوء، مایقول عندالخلاء،رقم: 139،مسلم، الطھارۃ، اذاأرادد خول دخول الخلاء،رقم:831)
(234):(موطأمالک)
(235):(موطأمالک)
(236):(الترغیب والترھیب:13/2)
(237):(ابوداؤد،الادب،مایقال عندالغضب،رقم:4784)
(238):(ابوداؤد/صلاۃ/باب تشدیدفی ترک الجماعۃ،رقم:547)
(239):(مسلم،ایمان،بیان اطلاق اسم الکفرعلی من ترک الصلوٰۃ،رقم:244)
(240):(مجمع الزوائد:63/8)
(241):(وقایۃالانسان من الجن والشیطان:298)

(**242**): (ترمذی/ایمان/ماجاءفی حرمت الصلاۃ، رقم:2616)

(**243**): (مسلم، اللباس، تحریم تصویر صورۃ الحیوان، رقم:5511)

(**244**): (فتح الباری:607/10، وقایۃ الانسان من الجن و الشیطان:332)

(**245**): (الترغیب و الترھیب:260/5)

(**246**): (أحسن الفتاویٰ/مفھوم:545/1)

(**247**): (امداد الأحکام:47/1)

(**248**): (فتاویٰ محمودیہ:414/4، أحسن الفتاویٰ:547/1)

(**249**): (تسھیل بھشتی زیور:150/1)

(**250**): (أحسن الفتاویٰ:448/1)

(**251**): (تسھیل بھشتی زیور:150/1)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

"فہم صفر المظفر کورس"

نام____________ دستخط____________ تاریخ____________

کچھ اپنے بارے میں

(1) مجھے فائدہ ہوا، مسائل کے اعتبار سے________________________

____

(2) مجھے احساس ہوا صفر کے مہینے کو قیمتی بنانے کے اعتبار سے________________

____

____

(3) صفر المظفر کے حوالے سے میرے طرز عمل/سوچ میں یہ تبدیلیاں آئیں__________

____

____

(4) میرا آئندہ کا عزم، دینی علوم سیکھنے کا________________________

____

____

(5) اس کورس کی بہتری کے لیے میری رائے________________________

____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{مفتی منیر احمد صاحب کی تالیفات ورسائل}

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

’’فہم صفر المظفر کورس‘‘ میرے سامنے ہے جس میں ماہِ صفر کا تعارف، اعمال، کوتاہیوں، توہمات، نحوست کی حقیقت، آفات وبلیات کے نزول کے اکیس (21) حقیقی اسباب اور ان سے بچنے کے آٹھ موثر طریقے بتائے گئے ہیں۔ مسائل کی تسہیل وتفہیم اور طرز تحریر کا انفرادی انداز، ایک ماہر اور شفیق اتالیق کی قلمکاری کا غماز ہے۔

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی، حضرت مفتی عبد المنان صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

موصوف نے اور بھی قابل قدر مختصر کورسز مثلاً فہم دین کورس، فہم قربانی کورس وغیرہ مرتب فرمائے ہیں، مولانا کا اسلوب تحریر بہت آسان اور عام فہم ہے........ یہ کورس لوگوں میں بہت مقبول ہیں، جن سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے مزید یہ کہ ائمہ وخطباء حضرات اپنے علاقوں میں حسب موقع دینی تعلیم اور تربیت کے لیے ان قابل قدر اور مختصر کورسز کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer